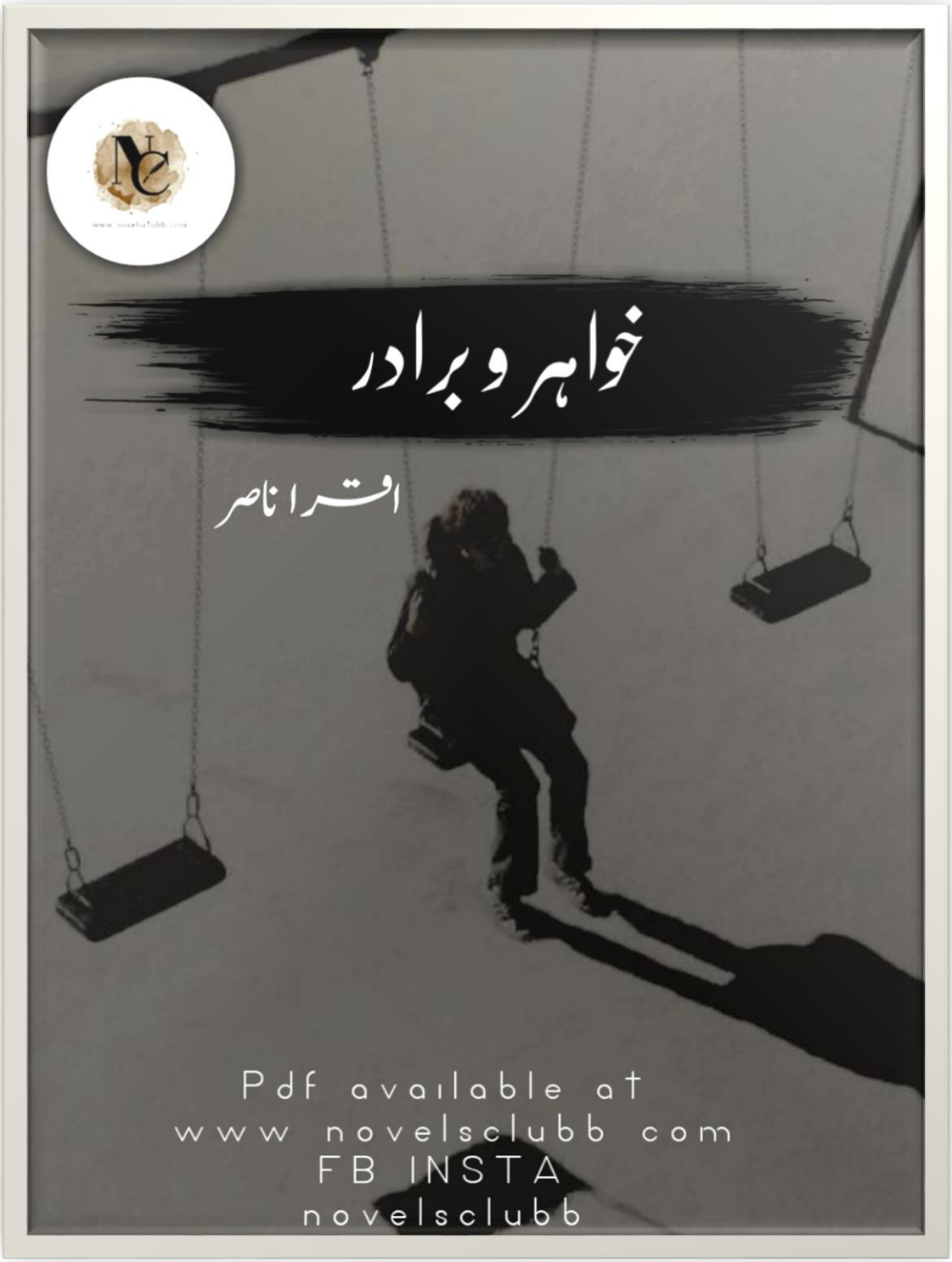
خواہر و برادر
اقرا ناصر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

خواہر و برادر

از

اقرا ناصر

www.novelsclubb.com

گرمی کے موسم کی وہ ایک حبس زدہ دوپہر تھی۔ گرمی اپنے جوبن پر تھی۔ ہر ذی روح گرمی سے نڈھال تھی۔ اسلام آباد کی سڑکوں پر ٹریفک رواں دواں ہے۔ ہر کوئی اپنے کام میں مصروف نظر آتا تھا۔ بلاضرورت کوئی بھی گھر سے باہر نہیں نکل رہا تھا۔ ایک سڑک کے کنارے بنے پارک میں آؤ تو وہ بھی سنسان تھا۔ اگر غور سے دیکھو تو اس کے کنارے پر تم کو ایک لڑکی بنچ پر بیٹھی دکھائی دے گی۔ پورے پارک میں اس کے علاوہ کوئی دکھائی نہیں دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے گرمی اُس پر اثر ہی نہ کر رہی ہو۔ سورج کی جھلسا دینے والی دھوپ اس کے سر اور کمر پر پڑ رہی تھی لیکن وہ اِن سب سے بے نیاز کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔ اس کی رنگت سفید تھی۔ اس کی سنہری آنکھیں اور وجیہہ

نقش اس کو حسین دکھا رہے تھے۔اس نے چہرے پر ہلکا میک اپ کیا ہوا تھا جس نے اس کے حسن میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔اس کے بھورے لمبے بال کمر پر گر رہے تھے۔اس نے کالے رنگ کی سٹائلش فراک اور کالے رنگ کا ہی پاجامہ پہنا ہوا تھا۔اس کے چہرے پر بے یقینی واضح دکھائی دیتی تھی۔اس کو دیکھ کر ایسا لگتا جیسے وہ کسی شاک میں ہو۔

وہ غیر ارادی طریقے سے اپنی بائیں ہاتھ میں پہنی انگوٹھی کو گھما رہی تھی۔اس کی سنہری آنکھیں انگھوٹھی پر ٹکی ہوئی تھی۔وہ اس کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا اس انگوٹھی میں اتنی طاقت ہے کہ یہ میرے رشتے کو بچا سکے؟ بلکل نہیں۔ پھر ہم رشتے بناتے وقت انگوٹھی کیوں پہناتے ہے؟ اگر ہم اپنے رشتوں کی

شروعات اپنے آپ سے اس رشتے کو وفا اور عزت سے نبھانے کا وعدہ لے تو کیا یہ زیادہ اچھا نا ہو گا؟"

اس نے اب اپنی نظریں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔اس کے اندر پچھتاوے کی لہر اٹھی "کاش میرے ساتھ اتنا برا نہ ہوتا! کاش میں نے سب کی بات مان لی ہوتی! میرے ساتھ محبت کے نام پر اتنا بڑا دھوکا نا کھیلا جاتا۔ لیکن کیا واقعی میں دھوکا صرف محبت کے رشتے سے کھیلا گیا تھا؟ اس کے ساتھ تو دھوکا دوسرے رشتوں کے نام پر بھی کھیلا گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اس کی سوچیں ہنوز جاری تھی۔

****

ہر سو اندھیرا چھایا ہوا تھا. رات کے اندھیرے میں اسلام آباد کی سڑکیں اور گلیاں سنسان تھی۔اسی طرح اسلام آباد کے ایک کالونی میں آؤ تو وہاں بھی رات کا اندھیرا ہر سُو پھیلا دکھائی دیتا تھے۔اس میں بنے ایک بنگلے میں داخل ہو تو وہاں سناٹا چھایا تھا شاید گھر کے مکین اپنے بستروں پر لیٹے خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے، لیکن ایک بیڈ روم میں سے سسکیوں کی آوازیں ابھر رہی تھی۔یہ سسکیاں گھر کی مقدس خاموشی کو توڑنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کمرے میں جھانکوں تو ایک لڑکی زمین پر بیٹھی بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔وہ کچھ اس طرح بیٹھی تھی کہ بیڈ کی پائنتی سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔اس کے چہرے کا

رخ اوپر کمرے کی چھت کی جانب تھی۔وہ چھت پر کسی غیر مرئی نقطہ کو دیکھ رہی تھی۔بیڈ کے پاس پڑے ٹیبل لیمپ کی روشنی لڑکی کے منہ پر پڑ رہی تھی جو اس کے نقوش کو واضح کر رہی تھی۔اس کی سنہری آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے سوجی ہوئی تھے۔اس کی رنگت گندمی تھی، چہرے پر انگلیوں کے لال نشان واضح تھے۔ اس کے صاف نقوش تھے۔اس کے لمبے کالے بال آبشار کی مانند بیڈ کے گدے پر گرے ہوئے تھے۔گلابی رنگ کی شلوار قمیض پہنے وہ غمگیں تھی۔ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کب سے رو رہی تھی۔

وہ کب سے اسی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کا جسم درد کرنے لگ گیا تھا۔وہ سیدھی بیٹھی اور بڑی بے دردی سے اپنے آنسوؤں کو رگڑا۔پھر وہ ہمت کرتی ہوئی اٹھی اور کمرے کے ایک کونے میں آگئی جدھر ایک موبائل ٹوٹ کر بکھرا ہوا تھا۔اس کے ٹکڑے بہت بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔وہ گھٹنوں

www.novelsclubb.com

کے بل بیٹھی اور انہیں ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا اٹھایا جو موبائل کی اسکرین کا لگتا تھا۔اس نے وہ ٹکڑا اٹھایا اور دوبارہ کھڑی ہو گئی۔اب اس کا رخ باتھ روم کے دروازے کی جانب تھا۔اس نے باتھ روم کا دروازہ کھولا اور لائٹ آن کیں۔پورا باتھ روم روشنی سے نہا گیا۔اس کی نظر واش بیسن کے اوپر لگے آئنے پر تھی۔اس کو اپنا عکس واضح دکھائی دے رہا تھا۔وہ آہستہ آہستہ آگے آئی اور آئنے کے بلکل سامنے جھک کر اپنے چہرے پر لگا تھپڑ کا نشان دیکھنے لگی۔پھر اس نے ایک نظر اپنی بند مٹھی کو دیکھا جس میں موبائل کا ٹکڑا تھا اور دوبارہ اپنے چہرے کو دیکھا۔

وہ اپنا موزانہ اس ٹکڑے سے کرنے لگی۔غصے پر اس پر بھی ہاتھ اٹھایا گیا تھا اور موبائل کو بھی دیوار سے مارا گیا تھا۔موبائل بھی ٹوٹا تھا اور وہ بھی اندر سے ٹوٹی تھی۔وہ بہت بری طرح بکھری تھی۔موبائل بھی ٹوٹ کر بکھرا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ شدید ذہنی تناؤ کا شکار تھی۔اس کے کانوں میں ماضی کی آوازیں گونجنے لگی۔ سنہری آنکھوں میں کرب اترنے لگا۔اس نے زور سے اپنی مٹھی بند کی۔ ٹکڑا اس کے ہاتھوں میں چبھ رہا تھا لیکن وہ اس نے مزید سختی سے مٹھی بند کیں۔آوازیں بند نہیں ہو رہی تھی۔اس نے مٹھی کھول کر اپنے ہاتھ کانوں پر رکھ دیا۔لیکن آوازیں تھی کہ دم توڑنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔وہ آہستہ واش روم کے فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔ہاتھوں سے کانوں کو ڈھانپے وہ اپنا سر نفی میں ہلا رہی تھی۔

لبوں سے بس یہی نکل رہا تھا"خاموش ہو جاؤ،خدا کے لیے،اللہ کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

****

***

رات ہو رہی تھی۔ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ کھڑکی سے گلی میں لگے سٹریٹ پولز کی روشنی نے کمرہ کو کچھ دیکھنے کے قابل کیا ہوا تھا۔ اس دھیمی روشنی میں کمرے کی حالت بکھری لگتی تھی۔ ہر چیز اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی تھی۔ کمرہ اس طرح بکھرا ہوا تھا جیسے کچھ دیر پہلے طوفان آیا ہو۔ طوفان تو آیا تھا جس نے اس کسی کی زندگی کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔ ایسے میں کمرے کے وسط میں رکھے سنگل بیڈ پر کوئی لیٹا ہوا تھا۔ وہ کوئی لڑکی تھی۔ اس نے اسکن کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا جس پر ملٹی کلر سے کام ہوا ہوا تھا۔ بیڈ کے پاس اسکن ہیل کی جوتی بھی پڑی تھی۔ جوتی آڑی ترچھی پڑی تھی جیسے اس کو رکھا نہیں بلکہ پھینکا گیا ہو۔

www.novelsclubb.com

لڑکی کچھ اس طرح لیٹی ہوئی تھی کہ اسکی کمر بیڈ پر جبکہ اس کے پاؤں لٹک رہے تھے۔وہ اپنے ڈوپٹے کے اوپر لیٹی ہوئی تھی جو ابھی تک اس کے بالوں پر اٹکا ہوا تھا۔

اس کی آنکھیں بند تھی۔کھڑکی سے آتی گلی کی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی جو اس کی سانولی رنگت کو مزید سانولا دکھا رہا تھا۔اچانک اس نے آنکھ کھولی تو اس کی بھوری آنکھیں روشنی کی وجہ سے چمک گئی۔

چند لمحے وہ کمرے کی چھت پر دیکھتی رہی۔پھر اس نے اپنے آپ کو اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دیکھا اور اس نے اپنے پاؤں کمرے کے فرش پر رکھا۔پھر وہ اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف قدم قدم آگے بڑھی۔یہاں تک کہ اس کا سراپا ڈریسنگ ٹیبل کے

www.novelsclubb.com

سامنے کھڑا تھا۔اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر لگے آئینے کے اندر جھانکنے کی کوشش کی۔ گلی سے آتی روشنی کی وجہ سے اس کا عکس بمشکل دکھائی دے رہا تھا۔

وہ خود کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اس نے میک اَپ کیا ہوا تھا جو اب خراب ہو چکا تھا۔اس کا مسکارا اور آئی میک اَپ اس کے رونے کی وجہ سے بری طرح پھیل چکا تھا۔اس کی نظر اپنے ڈوپٹہ پر گئی جو ابھی تک اس کے بالوں میں اٹکا ہوا تھا۔اس نے اپنے دوپٹے کو کنارے سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھینچ لیا۔ڈوپٹہ تھوڑا سا پھٹ گیا تھا لیکن فکر کس کو تھی؟

www.novelsclubb.com

اس نے ڈوپٹہ زمین پر پھینک دیا۔اب اس نے اپنے بالوں میں سے ہیئر پن اتاری جو اس کے بالوں کو اسٹائل دینے کے لیے بیوٹیشن نے لگائی تھی۔کچھ دیر بعد وہ ساری

ہیئر پن اتار چکی تھی۔اسکے بال کسی بھی قسم کے اسٹائل سے آزاد تھے۔اس کے بھورے کھلے بال بمشکل کندھوں تک آتے تھے۔

پھر اس نے اپنے کانوں میں لگے سنہری رنگ کے ائیر رنگز پر ہاتھ پھیرا اور اس نے ان کو اتارا اور جارہانہ انداز میں پھینک دیا۔ایئر رنگ کمرے کے اندھیرے میں گم ہو گئے۔

اب اس نے اپنے گردن میں پہنے سنہری رنگ کے نیکلس پر انگلیاں پھیری۔پھر بے دردی سے اس کو کھینچ کر نکال دیا۔اس کی گردن میں خراش آئی تھی۔اس کا نیکلس بھی ٹوٹ گیا تھا لیکن پرواکس کو تھی!

-

اس نے اب آئینے میں اپنی لپ اسٹک دیکھی وہ گہری لال لگی تھی۔اس نے اپنا ہاتھ ہونٹوں پر لگایا اور ہاتھ کو لپ اسٹک لگے ہونٹوں پر بے دردی سے رگڑ دیا۔اس کی لپ اسٹک اس کے چہرے پر پھیل رہی تھی لیکن اس کا ہاتھ نہیں رک رہا تھا۔وہ یہ سب کرتی نارمل نہیں لگ رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد اس کا اپنے ہونٹوں کو رگڑتا ہاتھ رک گیا۔اس نے اپنا ہاتھ دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے اس کے ہونٹوں پر کاروائی کر رہا تھا۔اس پر لپ اسٹک لگی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ لال لگ رہے تھا جیسے خون سے نہایا ہو۔

www.novelsclubb.com

اس نے اب دوبارہ اپنے سراپے کو دیکھا۔اس کو دیکھ کر صرف ایک لفظ ذہن میں آتا تھا"اجڑنا"۔وہ اپنے عکس کو دیکھتی عجیب طریقے سے مسکرائی۔

اپنے عکس کو دیکھتے دیکھتے جب وہ تھک گئی تو اس نے ڈریسنگ سے منہ موڑ لیا اور سارا وزن ڈریسنگ پر ڈال کر کمر کا سہارا لیتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی۔اس نے ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگالی۔چھوٹے بالوں والی لڑکی نے اپنے پاؤں کو فولڈ کر کے اپنے سینے سے لگالیا اور سر گھٹنوں پر رکھ دیا۔اس کا منہ چھپا ہوا تھا لیکن سسکیاں ابھرنے کی آواز آرہی تھی۔وہ رو رہی تھی۔سسکیوں کی آواز آہستہ آہستہ تیز ہو رہی تھی۔یہاں تک کہ اس کی آواز کمرے سے باہر بھی جانے لگی۔کمرے سے باہر لوگ گزرتے ہوئے باآسانی اس کی آواز سن سکتے تھے اور شاید کسی نے سن بھی لی ہو۔لیکن بات وہی ہے کہ پروا کس کو تھی؟

www.novelsclubb.com

****

صبح کی ٹھنڈی ہوا اپنی راحت اور ٹھنڈک بکھیرتی ہر سو پھیل رہی تھی۔ یہ ہوا مختلف علاقوں سے ہوتی ہوئی اسلام آباد کے ایک پوش علاقے، جہاں امیر طبقے کی رہائش تھی، سے بھی گزری۔ انہی بنگلوں میں بنے ایک بنگلہ تھا جس کی بلڈنگ باہر سے سفید تھی اور اس کا مین گیٹ گولڈن رنگ کا تھا۔ گیٹ سے اندر کی طرف قدم ہی رکھو تو سامنے پورچ تھا جس کا فرش چپس کا تھا۔ پورچ میں اس وقت دو گاڑیاں کھڑی تھی۔ جبکہ بائیں طرف لان تھا۔ جس میں مختلف قسم کے پھول اور پودے کناروں پر جبکہ درمیان کے حصے میں سبز گھاس اگی ہوئی تھی۔

گاڑیوں سے ذرا آگے ائے تو سامنے گھر کے اندر داخل ہونے کے لیے گولڈن کلر کا درمیانے سائز کا دروازہ لگا ہوا تھا۔

اس میں داخل ہو تو راہداری تھی جس کے دیوار اور فرش سفید رنگ سے رنگے ہوئے تھے۔راہداری سے چلتے ہوئے دائیں طرف ایک دروازہ تھا جس میں داخل ہو تو سامنے ڈائننگ ہال تھا۔اس کے فرش پر سفید رنگ کی چمکتی ہوئی ٹائلز لگی ہوئی تھی۔دیواروں پر سفید رنگ کا پینٹ ہوا تھا۔ڈائننگ ہال کے درمیان میں ڈائننگ ٹیبل رکھی ہوئی تھی۔جو گولڈن کلر کی تھی۔اس کے ساتھ رکھی کرسیوں کا رنگ بھی گولڈن تھا۔ڈائننگ ٹیبل کے عین اوپر جھومر لگا ہوا تھا۔جس میں گولڈن کلر کے موتی لڑیوں کی صورت میں لٹکے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ڈائننگ ٹیبل کی سربراہی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی جن کی عمر پچاس کے لگ بھگ لگتی تھی، بیٹھے دکھائی دیتے تھے۔ وہ اخبار پڑھ رہے تھے۔ وہی اس وقت اس گھر کے مکینوں میں سب سے زیادہ پر سکون لگتے تھے۔ انہوں نے سفید رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس پر بلو رنگ کی دھاریاں تھی۔ اس کے اوپر انہوں نے ایک کالے رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا جو ان پر بہت اچھا لگ رہا تھا۔ ان کے نقوش اپنی جوانی جیسے وجیہہ تھے۔ ان کے بال مکمل طور پر سرمئی تھے۔ سیدھے ہاتھ میں گھڑی پہنی ہوئی تھی۔ وہ اس عمر میں اتنے وجیہہ تھے تو جوانی میں یقیناً خاندان کے حسین لڑکوں میں شمار ہوتے ہوں گے۔

www.novelsclubb.com

وہ اشفاق احمد تھے۔

ٹیبل پر ان کے سامنے خالی پلیٹیں پڑی ہوئی تھی ان کا ناشتہ ابھی تیار نہیں ہوا تھا۔ ڈائننگ روم کے دائیں جانب ایک دروازہ تھا جو کچن کا تھا۔ کچن میں سے کھانا پکنے کی خوشبو پورے ڈائننگ ہال میں پھیلی ہوئی تھی۔

ایسے میں ایک اٹھارہ سالہ لڑکی ڈائننگ روم میں داخل ہوئی۔ اس نے لال رنگ کی فراک اور اسکن کلر کا پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ گردن پر اس نے اسکن کلر کا ڈوپٹہ لٹکایا ہوا تھا۔ اس کی رنگت گہری سانولی، پرکشش نین نقش اور آنکھیں براؤن تھی۔ اس کے بال کندھوں تک بامشکل آتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کے کندھے پر بیگ اور ہاتھ میں چند کتابیں تھی۔ وہ اشفاق صاحب کی بائیں جانب والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اس نے پہلے ٹیبل کو دیکھا جس میں خالی پلیٹیں پڑی تھی اور پھر اشفاق صاحب کو، اس کے بعد اونچی طنزیہ آواز میں بولا

"پرانے وقتوں میں جب شوہر کھانا کھانے کے لیے میز پر بیٹھتے تھے تو اگلے ہی لمحے میں اِن کی بیویاں اپنے شوہر کے سامنے دس طرح کے کھانے رکھ دیا کرتی تھی اور آج کل کی عورتوں سے تو دو وقت کی ہانڈی ہی نہیں پکتی۔"

لڑکی کی آواز کچن میں پہنچ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پرانے زمانے کی مائیں اپنی بگڑی ہوئی اور بد تمیز اولاد کو سدھارنے کے لئے ان کے سر پر بیلن کی مالش کرتی تھی اور ابھی میرے ہاتھ میں بیلن بھی ہے کہو تو لے آؤ تم پر پرانا زمانہ!"

لڑکی کی بات پر کچن سے کسی عورت کی طرف سے جواب آیا۔

لڑکی نے اپنا ہاتھ سینے سے لگایا اور اشفاق صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے صدمے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"بابا! دیکھ رہے ہیں آپ! آج آپ کے سامنے آپ کی بیوی مجھے دھمکی دے رہی ہے۔ سوچے آپ جب کام پر جاتے ہو گے تو میرا کیا حال ہوتا ہو گا!"

اس کی ڈرامائی شکایت سن کر اشفاق مسکرائے۔ وہ خاموش طبیعت انسان تھے۔ وہ کم ہی بولتے اور مسکراتے تھے۔ اگر وہ زیادہ بولتے بھی تو صرف غصے میں بولتے تھے۔ اس لیے ان کی مسکراہٹ ایک غنیمت تھی۔

"اپنی ماں کو تنگ نہ کرو، جائی یانہ!" اشفاق نے لڑکی کو ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

جس پر جائی یانہ منمنائی "میں نے کیا کیا ہے؟"

اتنی دیر میں کچن سے ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی باہر نکلی۔اس نے ایپرن پہنا ہوا تھا۔اس کی رنگت گندمی تھی اور وجیہہ نقوش تھے۔کالے بال چٹیا میں گوندھے ہوئے تھے۔

اس کے ہاتھ میں آملیٹ کی ایک پلیٹ تھی جو اس نے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے اشفاق صاحب کے سامنے رکھ دی۔

اشفاق صاحب نے اخبار پڑھتے ہوئے اس کو بغیر دیکھے بولے "شکریہ! عزاہ بیٹا"

www.novelsclubb.com

عزاہ یہ سن کر مسکرائی اور بنا کچھ کہے مڑ گئی۔جائی یانہ نے اسے پیچھے سے آواز دی۔

"میرا بھی ناشتہ لا دئیں بجو!! کب سے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔اب تو ایسا لگ رہا ہے میرے پیٹ میں دوڑتے چوہے بھی بھوک کی شدت سے ہلاک ہو گئے ہے۔"اس نے آخری بات اپنا پیٹ پکڑ کر بولی۔

"لا رہی ہوں تمہارا ناشتہ،اتنا بے صبرا پن اچھا نہیں ہوتا!"عزاہ بغیر مڑے بولتی دوبارہ کچن میں چلی گئی۔

"آج یونیورسٹی کا پہلا دن ہے آپ کا۔کیسا لگ رہا ہے جناب کو؟"اشفاق صاحب اخبار پڑھتے ہوئے سرسری سا پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تو بہت ایکسائیٹڈ ہو۔رات سے اس بارے میں سوچ رہی ہو۔آج میرے بی بی اے کے فرسٹ سمیسٹر کا پہلا دن ہے۔آپ تو جانتے ہے مجھے بزنس کا کتنا شوق ہے!"

"دن میں ہزار دفعہ تو سب کو اپنے شوق کے بارے میں بتاتی ہو۔بھلا کوئی انجان ہو سکتا ہے؟"عزاہ کچن میں سے آتی بولی۔اس کے ہاتھ میں ڈبل روٹی اور مکھن تھے۔

"اس بات سے تو میں بھی ایگری ہو"اشفاق صاحب نے بھی بیچ میں لقمہ دیا۔عزاہ نے ٹیبل پر سامان رکھا اور ایک فاتحانہ نظر جائی یانہ پر ڈالی اور واپس کچن کی طرف مڑ گئی جبکہ جائی یانہ تلملا اٹھی۔

"بابا آپ بھی بجو کا ساتھ دے رہے ہے!" جائی یانہ کو اشفاق صاحب کا یوں اپنی بہن کی سائیڈ لینا برا لگا۔

"ایک تو میں نے آواز لگا کر آپ کی بیگم کو ہوش دلایا کہ ان کا ایک عدد شوہر بھی ہے اور ابھی ڈائننگ میں اپنے ناشتے کا انتظار کر رہا ہے ورنہ آپ کو آج کی تاریخ میں ناشتہ نہ ملتا۔ جائے میں آپ سے ناراض ہوں" جائی یانہ نے آخری بات کہہ کر اپنا چہرہ موڑ لیا۔

"اچھا آپ ناراض تو نہ ہو۔ میں تو مزاق کر رہا تھا." اشفاق صاحب نے جائی یانہ کو منانے کی ایک ناکام کوشش کی۔

جائی یانہ منہ پھلائے میز پر سے ڈبل روٹی کا ایک سلائس اور مکھن اٹھانے لگی۔اس نے اشفاق کی بات سنی ان سنی کر دی۔

ایسے میں فربہی عورت کچن میں سے نکلتی ڈائننگ روم میں داخل ہوئی ان کی آنکھیں سنہری، رنگ گندمی اور چہرے پر جھریاں واضح دکھائی دیتی تھی۔

وہ نوال تھی، اشفاق احمد کی بیوی۔

www.novelsclubb.com

ان کے ہاتھ میں ٹرے جس میں ٹی پاٹ اور کھانے کے دوسرے لوازمات تھے۔ انہوں نے اسے ٹیبل پر رکھا اور جائی یانہ کو حکم دیا" جاؤ جائی یانہ، عالیہ کو اٹھا کر لے

کر آؤ۔ غضب خدا کا کہنے کو سب سے بڑی ہے لیکن مجال ہے کوئی بڑی بیٹیوں جیسی زمہ دار ہو۔"

"اماں میں کھا رہی ہو۔ کسی اور کو کہہ دے" وہ ڈبل روٹی کے سلائس پر مکھن لگاتی ہوئی منہ پھلائے بولی۔

اس کی ماں نے اس کے ہاتھ سے سلائس لیا اور بولی "اب تو نہیں کھا رہی نا کچھ۔ چلو جاؤ بڑی بہن کو بلا کر لاؤ! سنا نہیں تم نے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کا پہلے منہ کھلا رہ گیا۔ پھر وہ غصے سے اٹھی اور پیر پٹختے ہوئے بڑبڑاتی ہوئی اپنی بہن کو بلانے کے لیے چل دی۔ "اس گھر میں تو سکون سے ناشتہ بھی نہیں کر سکتے!"

"اسے ساتھ لے کر آنا ورنہ جب تک وہ نہیں آئے گی تمہیں ناشتہ نہیں ملے گا" نوال نے جائی یانہ کو پیچھے سے آواز لگائی۔

"جی جب تک بڑی بیٹی نہیں آئے گی تب تک کوئی سکون کے دو نوالے کیسے توڑ سکتا ہے؟" جائی یانہ کو مزید تپ چڑھ گئی۔ وہ غصے سے ڈائننگ سے باہر چلی گئی۔

اشفاق نے جائی یانہ کے جانے کے بعد نوال کو دیکھ کر سرزنش کی "آپ کو لڑکیوں کو سمجھانا چاہیے کہ کھانے کے وقت ڈائننگ روم میں لازمی ہو۔گھر میں کھانے کے وقت تو کم از کم سب ساتھ ہی بیٹھے ہو اور ساتھ کھانا کھائے۔"

"میں سمجھاتی تو ہوں ان کو۔عالیہ ذرا نیند کی کچی ہے۔اس لیے ناشتے میں تھوڑی دیر سے اٹھتی ہے "نوال اپنے دفاع میں بولی۔

اب اشفاق صاحب نوال سے کسی اور متعلق بات کر رہے تھے۔ان کو چھوڑ کر اگر ہم گھر کی دوسری منزل پر جائے تو سیڑھیوں کو چڑھتے ہوئے سامنے راہداری تھی۔راہداری پر چلو تو تھوری ہی دور ایک کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔

اس کمرے کے اندر داخل ہو تو کمرے کے بلکل درمیان میں ایک سنگل بیڈ رکھا ہوا تھا۔اس پر کوئی سویا ہوا تھا۔پورا جسم چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔

بیڈ کے کراؤن کے پاس سونے والے کے عین سر پر جائی یانہ کھڑی تھی۔اس نے سوئے ہوئے نفوس کو اپنے ہاتھوں سے ہلایا اور ساتھ بولی "عالیہ آپی! اٹھ جاؤ۔امی بلا رہی ہے اور بابا بھی آپ کا پوچھ چکے ہے۔"

"جائی یانہ چلی جاؤ یہاں سے۔تھوری دیر اور سونے دو مجھے۔" چادر کے اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"تو آپ نہیں اٹھے گی!" اس نے ہلاتے کو پوچھا۔لہجہ تنبیہ والا تھا۔

"نہیں" چادر منہ پر ڈھکے بڑے سکون سے جواب دیا گیا.

اب جائی یانہ کا ہلاتا ہوا ہاتھ رک گیا۔وہ سیدھی کھڑی ہو کر کچھ دیر چپ چاپ چادر سے لپٹے وجود کو گھورا۔اس کے ذہن میں اچانک ایک ترکیب سوجھی۔

"آپ کو پتہ ہے آج ناشتے میں بجواماں کی مدد کروا رہی ہے کیونکہ نسرین (ملازمہ) آج چھٹی پر ہے۔ایسے میں اگر آپ نہیں آؤ گی تو آپ کا ہی امپریشن خراب ہو گا بابا کے سامنے۔"اس بات پر سوئے ہوئے نفوس نے چادر اپنے منہ سے اتاری۔لیکن وہ مڑی نہیں۔اس کی جائی یانہ کی طرف پیٹھ تھی۔

www.novelsclubb.com

"اگر آپ سونا چاہتی ہو پھر آپ کی مرضی ہے۔میرا کام تو تھا صرف بتانا جو میں نے بتا دیا میں چلی جاتی ہو اور اماں کو یہ بات بتا دیتی ہو۔ہیپی سلیپنگ" جائی یانہ اپنی بات کر لینے کے بعد کمرے کے دروازے کی طرف چل دی۔ابھی اس نے دروازے کی چوکھٹ پر قدم ہی رکھا تھا کہ اسے پیچھے سے آواز سنائی دی۔

"رکو!"

جائی یانہ آواز سن کر مسکرائی (آخر کار میری ترکیب کام آئی۔)۔اپنی مسکراہٹ دبا کر وہ مڑی اور لڑکی کو دیکھا جو بستر پر بیٹھی ہوئی تھی۔اس کی چادر اتر چکی تھی۔اس کی آنکھیں سنہری تھی اور رنگ سفید تھا۔اس کے نقوش وجیہہ تھے اور بھورے لمبے بال بکھرے ہوئے تھے۔

جائی جانہ نے اس کو دیکھ کر بڑی تابعداری سے کہا "جی عالیہ آپی! آپ نے بلایا؟"

"رو کو میں منہ ہاتھ دھولو۔ میرے ساتھ چلنا۔" عالیہ نے یہ بولا اور بیڈ پر سے اٹھ گئی۔ کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنے اس کا قد دراز لگتا تھا۔ وہ منہ پر بیزاری لیے باتھ روم کی طرف چل دی۔

"شکر کھانا تو سکون سے کھا پاؤ گی اب" عالیہ کے واشروم چلے جانے کے بعد اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے شکر ادا کیا۔

www.novelsclubb.com

****

احمد اور حسن بھائی تھے۔ان کا تعلق ایک متوسط گھرانے سے تھا۔وہ اسلام آباد کے ایک سفید پوش علاقے میں قیام پذیر تھے۔ان کے والد انور صاحب کی کریانے کی دوکان اسی محلے میں تھی جس جگہ ان کا گھر تھا۔انور صاحب ایک عزت دار اور شریف انسان تھے۔ان کی شرافت کی گواہی پورا محلہ دیتا تھا۔وہ بس غصے کے تیز تھے۔اس لیے ان کے دونوں بیٹے ان سے دب کر رہتے تھے البتہ ان کی والدہ قدسیہ بیگم نرم مزاج عورت تھی۔دونوں بھائی اپنی اکثر ضروریات اور باتیں اپنی والدہ کے ذریعے انور صاحب تک پہنچاتے تھے۔

حسن اور احمد کے علاوہ ان دونوں کا کوئی دوسرا بہن بھائی نہ تھا۔احمد حسن سے ایک سال بڑے تھے۔اس لیے دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔ایک دوسرے سے ہر بات کا ذکر کرنا ان دونوں پر لازم تھا۔

www.novelsclubb.com

میٹرک کرنے کے بعد ان دونوں کی انور صاحب نے ان کی پڑھائی چھڑوا کر اپنی دوکان پر بٹھا دیا۔احمد کی تو پڑھائی سے ویسے ہی جان گھبراتی تھی اس لیے وہ تو اپنے ابا کے اس فیصلے پر خوش تھے۔البتہ حسن کو پڑھائی کا شوق تھا اور وہ مزید آگے پڑھنا بھی چاہتے تھے۔جب انہوں نے اپنی یہ خواہش اپنے ابا کے سامنے پیش کی تو اپنے چھوٹے بیٹے کی یہ خواہش سن کر انور صاحب طیش میں آ گئے۔انہوں نے حسن سے گرج دار آواز میں پوچھا"کیا کر لینا ہے مزید آگے پڑھ کر؟کون سا کوئی افسر لگ جانا ہے۔چپ چاپ میری دوکان پر بیٹھو اور اب اس متعلق گھر میں کوئی بات نہیں ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

انور نے اپنا فیصلہ سنا دیا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔حسن جانتے تھے ابا کا فیصلہ پتھر پر لکیر ہوتا ہے۔اس لیے انہوں نے اپنا دل مار کر انور صاحب کی دوکان پر بیٹھنا شروع کر دیا۔

کچھ عرصے بعد ان کے ابا نے اپنے دونوں بیٹوں کی شادی اپنے چھوٹے بھائی کی بیٹیوں سے کروادی۔ احمد کی شادی بڑی بہن پروین سے جبکہ حسن کی شادی چھوٹی بہن مریم سے ہوئی۔ جس پر ان دونوں بھائیوں کی طرف سے کوئی اعتراض نہ سامنے نہ آیا۔ ویسے بھی اگر وہ کچھ بولتے تو ان کی کونسی سنی جاتی؟

ان کی زندگیوں کی گاڑی یونہی رواں دواں رہی۔ اپنے بیٹوں کی شادی کے دو ماہ بعد ہی قدسیہ بیگم کا انتقال ہو گیا۔ ان کے انتقال کے بعد انور صاحب بہت بیمار رہنے لگے۔ ان کا غصہ اور دبدبہ بلکل ختم ہو گیا۔ انہوں نے پورا کاروبار اپنے بیٹوں کے حوالے کر دیا اور خود زیادہ تر وقت گھر میں اپنے کمرے گزارنے لگے۔

کچھ عرصے بعد احمد اور ان کی بیگم پروین کو اللہ نے بیٹے کی نعمت سے نوازا جس کا نام انور صاحب نے اشفاق رکھ دیا۔ان کو اپنے پوتے سے ایک خاص ہی لگاؤ تھا جو پیار انہوں نے اپنے بیٹوں کو کبھی نا دیا وہ ان کے پوتے کے نصیب میں لکھا تھا۔وہ اپنے پوتے کے ساتھ ہی مگن رہنے لگے۔

پانچ سال تک حسن بے اولاد رہے۔پھر اللہ نے ان کو ایک بیٹی دی جس کا نام نوال تھا لیکن انور صاحب اپنی پوتی کو دیکھنے کے لیے زندہ نہ رہے تھے۔ان کا انتقال نوال کی پیدائش سے ایک سال پہلے ہی ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک سال بعد حسن کے ہاں دوبارہ ایک بچی کی پیدائش ہوئی جس کا نام ام ہانی رکھا گیا۔حسن نے دو بیٹیوں کی پیدائش پر ناشکری نہیں کی اور نا ہی کبھی مریم کو بیٹا نہ ہونے پر طعنہ دیا بلکہ اپنی دونوں بیٹیوں کو اللہ کی رحمت سمجھا۔

وقت یونہی گزرتا گیا لیکن دونوں بھائیوں کا پیار کم نہ کر سکا۔ان دونوں نے شادی کے بعد بھی الگ گھر نہ کیا بلکہ سب ساتھ ہی رہے۔پروین اور مریم شادی کے بعد بھی اپنے بہن کے رشتے کو قائم رکھا۔ان کا گھر گھریلو جھگڑوں اور سیاست سے پاک تھا۔ان کا گھر صحیح معنوں میں امن کا گہوارا تھا لیکن ان کے گھر کو پتا نہیں کس کی نظر لگ گئی۔

اشفاق جب آٹھ سال کے ہوئے تو ان کی والدہ پروین ایک دفعہ پھر حاملہ ہو گئی۔ اس بات کو آٹھ ماہ گزر گئے تو احمد کے ایک دوست کی شادی آ گئی۔وہ احمد کے بچپن کے دوست تھے اس لیے احمد کی شادی میں شرکت لازمی تھی۔ان کے ساتھ پروین بھی گئی تھی۔اشفاق کی طبیعت خراب تھی اس لیے وہ ان کے ساتھ نہ گئے اور اپنی چچی مریم کے پاس رک گئے۔

شادی سے واپسی پر احمد اور پروین کی بائیک کی ٹرک سے ٹکر ہو گئی۔ان دونوں کو بری طرح چوٹیں لگی تھی۔ٹرک ڈرائیور رات کے اندھیرے میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔حادثے کے قریب موجود لوگوں نے ان کو ہسپتال پہنچایا۔

حسن کو جب حادثے کی خبر ملی تو ان پر تو گویا آسمان ٹوٹ گیا۔انہوں نے مریم کو بتایا تو ان کا بھی یہی حال تھا۔انہوں نے ہسپتال جانے کے لیے چادر اوڑھی۔گھر پر بچوں کے پاس انہوں نے پڑوسن کو ٹھہرا دیا اور ہسپتال کے لیے نکل گئے۔راستے میں دونوں کے دلوں میں عجیب و غریب خیالات آ رہے تھے جسے وہ جھٹک رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

تھوڑی ہی دیر بعد عالیہ اور جائی یانہ ڈائننگ میں داخل ہوئی۔ڈائننگ ٹیبل پر سب بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا انتظار کر رہے تھے۔جائی یانہ نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ایک نظر اپنی ماں کو اور پھر اپنی دونوں بڑی بہنوں عالیہ اور عزاہ کو دیکھا۔

اس کی دونوں بڑی بہنیں اپنی ماں پر گئی تھی۔عالیہ اور عزاہ بہت زیادہ اپنی ماں سے مشابہت رکھتی تھی۔ان دونوں نے سنہری آنکھیں اپنی ماں سے لی تھی۔نین نقش میں بھی نوال کی مشابہت آتی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اپنی ماں اور بہنوں پر نہیں گئی تھی۔وہ سب سے منفرد تھی۔اشفاق اکثر کہتے تھے کہ جائی یانہ اپنی دادی پر گئی ہے۔اس کے نین نقش اور رنگت بلکل اشفاق صاحب کی ماں پر گئے تھے لیکن اس کو لگتا تھا کہ بابا اس کا بس دل رکھنے کے لیے کہتے ہے۔

جائی یانہ نے دل ہی دل میں شکوہ کیا"اللہ پاک مجھے بھی اپنی ماں جیسا لگنا تھا۔مجھے بھی ان جیسی سنہری آنکھیں چاہیے۔آپ نے یہ سب آپی اور بجو کو ہی کیوں دے دیا؟"

www.novelsclubb.com

اس کو چھوڑ کر اگر تم نوال کی طرف آؤ تو وہ عالیہ،جو جائی یانہ کے برابر بیٹھی تھی،کو گھور رہی تھی۔اس کے بال ابھی تک بکھرے ہوئے تھے۔نوال کو اس کے بکھرے بال ایک آنکھ نہیں بھا رہے تھے۔

"انسان جب کمرے سے نکلے تو اسکے بال تو اچھے سے بنے ہونے چاہیے۔" نوال نے عالیہ ٹوک دیا۔

"اماں آج دیر سے انکھ کھلی تھی۔بس اس لیے بال نہیں بنا پائی۔" عالیہ نے بیزاری سے بولا۔(لیکچر شروع!)

"تو جلدی اٹھ جایا کرو نا۔ کس نے کہا ہے کہ اتنی دیر سے اٹھو۔جب سے تمہارے تیسرے سمیسٹر کے پیپر ختم ہوئے ہے۔سونے سے تو فرصت ہی نہیں ملتی۔" نوال نے دوبارہ اس کو جھڑکا۔

www.novelsclubb.com

"عزاہ بھی تو لڑکی ہے جب سے اس کے پیپر ختم ہوئے ہے، میرے ساتھ کچن میں کھڑی کام کراتی ہے۔ جلدی اٹھ جاتی ہے۔ کمرے سے نکلتی ہے تو حلیہ سدھار کر نکلتی ہے۔ اس سے کچھ سیکھ لو۔ کہنے کو بڑی ہو لیکن بڑوں جیسی زمہ دار نہیں بنی۔" نوال کے منہ سے عزاہ کا نام سن کر عالیہ کی برداشت ختم ہو گئی۔

"اماں آپ تو بس مجھ میں ہی سو عیب دکھائی دیتے ہے صاف صاف بولے نا" اس نے غصے سے بولا۔

پھر وہ عزاہ کی طرف دیکھ کر بولی "تمہیں تو چین مل گیا ہو گا نا امی کے سامنے مجھے یوں ذلیل کروا کر!"

عزاہ جوان سب سے لاتعلق بنی ناشتہ کر رہی تھی۔عالیہ کی بات سن کر اس نے حیرانگی سے پوچھا"میں نے کیا کیا ہے؟مجھے کیوں گھسیٹ رہی ہو ان سب میں؟"

"تمہاری ہی وجہ سے یہ سب کچھ ہوتا ہے اماں کے سامنے اپنے نمبرز بڑھاتی رہتی ہو۔سب کو یہ دکھاتی ہو کہ تم ایک اچھی سگھڑ لڑکی ہو اور اپنی ماں کی ہر وقت مدد کرتی رہتی ہو۔مجھے ہر وقت ڈی گریٹ کرتی رہتی ہو"عالیہ پھنکاری۔

"میں کوئی نمبرز نہیں بڑھاتی ہو۔بہتر ہو گا مجھے ان سب سے دور رکھے۔بات تمہاری اور اماں کی ہیں تو بہتر ہو گا آپ دونوں ہی اس میں محدود رہے۔"اس بار عزاہ بھی چلائی۔

اس سے پہلے عالیہ مزید جواب میں کچھ کہتی اشفاق صاحب کی گرج دار آواز پورے ڈائننگ روم میں گونجی۔

"بس! خاموش! میں مر نہیں گیا جو تم اپنی ماں سے یوں بات کرو اور کتے بلیوں کی طرح آپس میں لڑو!"

اشفاق نے غصے سے کہا تھا۔ان کو غصہ کم ہی آتا تھا لیکن جب آتا تھا تو کسی کی بھی ہمت نہیں ہوتی تھی، منہ سے زبان نکالنے کی۔اس وقت بھی جب ان کے بولنے سے سب کی زبان پر تالے لگ گئے۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے عزاہ کو گھورا اور اٹھ کر چلی گئی۔ عزاہ بھی خاموشی سے ڈائننگ ٹیبل سے اٹھ گئی۔

ان کا یوں اپنے باپ سے معافی نہ مانگنا اور ناشتہ چھوڑ کر چلا جانا نوال کو بہت برا لگا وہ ان دونوں کا دماغ درست کرنے کے لیے ان کے پیچھے جانے کے لیے کرسی سے کھڑی ہوئی تو اشفاق نے ان کو روکا "رک جائے، بیٹھ کر ناشتہ کریں۔ اس کے بعد کمرے میں آئے گا میں نے آپ سے بات کرنی ہے۔"

نوال چپ چاپ بیٹھ گئی اور حلق سے نوالے اتارنے لگی۔

www.novelsclubb.com

جائی یا نہ اس سارے معاملے میں خاموش رہی وہ جانتی تھی کہ اب بابا امی کو کمرے میں جا کر ایک اچھی کلاس لے گے۔اس وقت اس کے بابا صرف اس کی موجودگی کا لحاظ کر رہے تھے۔

****

حسن اور مریم جب ہسپتال پہنچے تو ریسیپشن کی طرف تقریباً بھاگتے ہوئے جانے لگے۔ابھی وہ کچھ دور ہی تھے کہ اچانک ان کی نظر ایک اسٹریچر پر پڑی۔اسٹریچر پر پڑے انسان کی شکل کو دیکھ کر حسن کا رنگ فق ہو گیا۔وہ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔

اسٹریچر پر پڑا وجود احمد کا تھا۔ان کا جسم بلکل بے جان پڑا تھا۔چہرہ سفید پڑا ہوا تھا۔

حسن نے احمد کے بے جان وجود کو ہلایا اور بولے "احمد! میرے بھائی! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟اٹھو!"

اسٹریچر کو لے جاتے وارڈ بوائے رک گئے۔ان میں سے ایک نے پوچھا "کیا آپ ان کے اٹینڈر ہے؟

www.novelsclubb.com

"یہ میرا بھائی ہے۔اس کو کیا ہوا ہے؟"حسن کی نظریں ابھی بھی اپنے بھائی پر ٹکی ہوئی تھی۔

"ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا زیادہ خون بہنے اور گہری چوٹوں کی وجہ سے ہم ان کو بچا نہیں پائے۔" وہ حسن کو بلکل مشینی انداز میں بتا رہا تھا۔اس کے لہجے میں کسی قسم کا افسوس نہ تھا۔

مریم جو حسن کے پیچھے کھڑی تھی یہ سن کر اس کے پاؤں کی جان نکل گئی۔اس نے دیوار کا سہارا لے کر خود کو سنبھالا۔انہیں ایسا لگ رہا تھا کہ اگر انہوں نے دیوار چھوڑی تو منہ کے بل گر جائے گی۔

www.novelsclubb.com

حسن کا تو بدن کاٹوں تو لہو نہ نکلے۔ان کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ بھائی جو ابھی کچھ گھنٹے پہلے ان کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا اب اس دنیا میں نہیں رہا۔

"آپ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں!" حسن کی آواز کھائی میں سے آئی۔ انہوں نے ایک نظر ان وارڈ بوائز کو دیکھا اور پھر اپنے بھائی کی لاش کو دیکھا۔ وہ احمد صاحب کے اوپر جھک گئی۔

وہ اپنے بھائی کے بے جان وجود سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر روتے بولے "احمد میرے بھائی یہ بول رہے ہے کہ تم مر گئے ہو۔ خدا کے لیے اٹھو ورنہ یہ ہم دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دے گے۔ اٹھو!"

www.novelsclubb.com

ایک نرس ان کے پاس آئی اور ان سے پوچھا "ان کے ساتھ ایک عورت بھی آئی تھی۔ کیا آپ ان کے بھی رشتے دار ہے؟"

حسن نے اس کی بات نہ سن پائے۔انہیں ہوش ہی کہا تھا مگر مریم نے نرس کی بات سن لی تھی۔وہ فوراً نرس کے پاس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بولی "میں اس کی بہن ہو۔کہاہے وہ؟"

نرس نے اسے دیکھا اور اشارہ کیا کہ اس کے پیچھے آئے۔مریم غائب دماغی سے اس کے پیچھے جانے لگی۔نرس کسی کمرے کے اندر چلی گئی جبکہ مریم کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑی رہی۔تھوڑی ہی دیر میں نرس اپنی گود میں ایک بچی اٹھائے باہر نکلی۔اس نے وہ بچی مریم کو دی اور بتانے لگی "آپ کی بہن یہاں آئی تو ان کی حالت بہت نازک تھی۔ہم نے ان کا بروقت آپریشن کرنا مناسب سمجھا۔اس آپریشن میں ان کی بچی تو بچ گئی لیکن آپ کی بہن۔۔۔!"

"میری بہن کو کیا ہوا؟"

"ان کی حالت پہلے ہی بہت زیادہ نازک تھی۔وہ اپنی بیٹی پیدا کرنے کے بعد ہی دم توڑ گئی"

مریم نے صدمے سے نرس کو دیکھا۔نرس نے اپنا ہاتھ مریم کے کندھے پر رکھا اور آگے چلی گئی جبکہ مریم گود میں بچی تھامے کب تک کھڑی رہی۔ ان کا دماغ مکمل طور پر ماؤف ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

بچی نے رونا شروع کیا تو مریم اپنے حال میں آئی اس نے خالی آنکھوں سے اپنے گود میں پکڑی بچی کو دیکھا۔بچی بہت کمزور تھی۔اس کو دیکھتی مریم بولی"

تمہاری ماں مر چکی ہے،زینب"

وہ غائب دماغی میں اس کو نام دے چکی تھی۔اس کو اٹھائے وہ راہداریوں سے گزرتے اپنے شوہر کے پاس جانے لگی۔

****

ناشتہ کر لینے کے بعد اور نوال سے "بات" کر لینے کے بعد اشفاق جائی یانہ کو یونیورسٹی چھورنے گئے۔ وہ یونیورسٹی پہنچ گئے تھے۔ جائی یانہ ابھی تک اشفاق سے عزاہ کی حمایت لینے کی وجہ سے ناراض تھی لیکن صبح کے ہنگامے کے بعد اس نے اپنی ناراضی اس وقت نہ جتانا بہتر سمجھا۔ وہ صبح والے کپڑوں میں ہی تھی لیکن سر پر دوپٹہ اچھی طرح سیٹ ہو چکا تھا۔

وہ اپنی طرف سے دروازہ کھول کر اپنا ایک پاؤں نیچے رکھا ہی تھا کہ اس کو اپنے باپ کی پیچھے سے آواز آئی۔ "معاف نہیں کرو گی اپنے بابا کو؟" یعنی وہ جانتے تھے کہ وہ ابھی تک ناراض تھی۔

www.novelsclubb.com

"بلکل نہیں" وہ جو نیچے اترنے والی تھی، دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ کر دروازہ بند کر دیا اور سنجیدہ منہ بنائے سامنے دیکھے گئی۔

"اچھا چلو نہیں کرو گا آئندہ ایسا کچھ۔ ہمیشہ تمہارا ساتھ دو گا" منانے کی ایک اور کوشش کی گئی۔

"ایسے خالی معافی سے کام نہیں چلے گا۔ مجھے ناراض کرنے کا جرمانہ بھی ادا کرانا ہو گا۔" ایک ہاتھ ان کی جانب بڑھایا۔ لیکن نظریں ابھی تک سامنے ہی تھی۔

"اچھا! کتنے کا جرمانہ مجھ غریب پر عائد ہوا ہے؟" اشفاق اس کے اس انداز پر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"پانچ سو روپے!" سنجیدہ لہجے میں بتایا۔

اس کی یہ بات سن کر اشفاق مسکراتے ہوئے جیب میں سے اپنا والٹ نکالا اور اس میں سے ہزار روپے نکالتے ہوئے جائی یانہ کی طرف بڑھایا۔

"اب مجھے معافی ملے گی؟"

"چلے آپ بھی کیا یاد رکھے گے کس سخی سے پالا پڑا تھا" اندر ہی اندر وہ خوشی سے مچل رہی تھی کہ پانچ سو کے مطالبے پر ہزار روپے مل گئے تھے لیکن باہر سے اس نے اپنے آپ کو سنجیدہ بنائے رکھا۔اس نے نوٹ لیتے ہوئے اپنی معافی کا اعلان کیا۔

www.novelsclubb.com

اشفاق نے اس کی بات سن کر سکھ کا سانس لیا۔

"اللہ حافظ، بابا!" یہ کہہ کر وہ گاڑی کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔

اس نے دوبارہ دروازہ بند کیا اور انگلی اٹھا کر اشفاق کو تنبیہ دی۔

"اگر آپ نے اپنا جرمانہ ادا کرنے والی بات کسی کو بتائی خاص طور پر اماں کو تو میں اگلی دفعہ دو ہزار روپے لوگی!"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے اپنے ہونٹوں پر انگلی پھیری جیسے زپ لگالی ہو۔"کون سے پانچ سو روپے کس نے دیے پانچ سو روپے؟ میں تو تمہیں چھوڑنے آیا ہو۔یہ تم کس طرح کی باتیں کر رہی ہو؟ میں تو کچھ نہیں جانتا ہوں۔"

"اب لگے نہ آپ میرے بابا!" جائی یانہ نے چہک کر بولا۔

پھر وہ گاڑی سے اتر گئی اور یونیورسٹی کے دروازے کی طرف جانے لگی۔دروازے کے احاطے میں پہنچ کر وہ مڑی اور اشفاق کو دیکھا۔اشفاق گاڑی میں بیٹھے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔اس نے ہاتھ ہلا کر اپنے بابا کو اللہ حافظ کیا۔اشفاق نے بھی جواب میں ہاتھ ہلایا۔

جائی یا نہ مسکراتے ہوئے مڑ گئی اور یونیورسٹی کے اندر چلی گئی۔اشفاق اس کو تب تک دیکھتے رہے جب تک وہ ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔اس کے بعد انہوں نے اپنی گاڑی کا سٹارٹ کی اور دفتر کے راستے پر گاڑی چلا دی۔

****

"یہ ابھی تم دونوں نے کیا کیا ہے؟"نوال لاونج کے صوفے پر بیٹھی اپنے سامنے کھڑی دونوں سنہری آنکھوں والی لڑکیوں کو سنا رہی تھی۔نوال کو کمرے میں اشفاق نے بہت ڈانٹا تھا۔

"اماں آپ صبح ہی شروع ہو گئی تھی!" عالیہ نے اپنی صفائی پیش کی۔

"ہاں تو وہ کوئی حلیہ تھا۔ لڑکیاں جب اپنے کمرے سے نکلتی ہے تو اپنا حلیہ سدھار کر نکلتی ہے۔" اماں نے اسے دوبارہ جھڑکا۔

"اماں اچھا اب آپ اتنا غصہ تو نہ کریں!" عالیہ نے اپنی ماں کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ایک بات بتاؤں میں نے تو عزاہ کا بس نام لیا تھا اس کا نام سن کر تمہیں کون سا کرنٹ لگتا ہے؟"

ان کی یہ بات سن کر عالیہ کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی۔اس نے ایک نظر اپنے ساتھ کھڑی عزاہ کو دیکھا جو اس کی نظروں کو محسوس کرتی ناگواری سے دوسری طرف چہرہ موڑ لیا تھا۔

"اماں پلیز آپ میری باتوں میں اس کو نا لایا کریں۔" عالیہ مے عزاہ کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔

نوال نے تاسف سے ان دونوں کو دیکھا۔اب جب وہ بولی تو ان کا لہجہ کچھ نرم تھا۔"تم دونوں یوں تو نہیں لڑتی تھی پہلے؟اب ایک دوسرے کا نام سن کر ہی تم دونوں کے چہرے پر ایسی ناگواری کیوں پھیل جاتی ہے؟"

وہ ان دونوں کو سمجھانے لگی "آخر مسئلہ کیا تم دونوں کے درمیان؟ کس چیز نے تم دونوں کو اتنا بدگمان کر دیا ہے؟ مجھے بتاؤں تاکہ میں یہ روز روز کی لڑائیوں کو جڑ سے ختم کروں۔"

"اماں آپ کو جو کچھ پوچھنا ہے، اپنی اس بیٹی سے شوق سے پوچھے!" عالیہ نے نفرت بھری نگاہ سے عزاہ کو دیکھا جو ابھی بھی ناگواری سے اپنے چہرے کا رخ دوسرے جانب کیے ہوئے تھی۔ اس کے بعد عالیہ کمرے سے نکل گئی۔

عزاہ نے چہرہ موڑ کر عالیہ کو نفرت بھری نگاہ سے کمرے میں سے باہر نکلتے دیکھا اور ناگواری سے گردن جھٹکی۔ نوال ان دونوں کی حرکتیں دیکھ چکی تھی۔

"عزاہ وہ تمہاری بڑی بہن ہے اسی کا لحاظ کر لیا کرو!" اماں نے اسے سمجھانا چاہا۔

"میں لحاظ کرتی ہوں اس لیے ابھی کچھ نہیں بولی ورنہ میں اسے اچھا خاصا سنا سکتی تھی۔ لیکن یہ خود ہی مجھ سے لڑنے کے بہانے تلاش کرتی رہتی ہے۔" عزاہ بولی۔

"تم اس کی باتوں کو نظر انداز کر لیا کرو!"

www.novelsclubb.com

"اکثر وہی کرتی ہوں لیکن آخر انسان کب تک نظر انداز کریں۔"

"تم مجھے بتاؤ آخر کیا مسئلہ ہے، بیٹا!"

"کوئی مسئلہ نہیں ہے اس کی عادت ہو گئی ہے اور کچھ نہیں۔"

یہ کہہ کر عزاہ بھی لاؤنج سے باہر چلی گئی۔ نوال صوفے پر بیٹھی لاؤنج میں تنہا رہ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

میت کو ایمبولینس کی مدد سے گھر پہنچایا گیا۔ احمد اور پروین کی میت گھر کے برآمدے میں رکھی ہوئی تھی۔ گھر رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے بھرا ہوا تھا۔

کسی کو بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ یوں اچانک احمد اور پروین انہیں چھوڑ کر اس دنیا سے چلی جائے گے۔ میت کے پاس بیٹھی عورتوں کی بین کی آواز گھر کے باہر جا رہی تھی۔ مریم اس چارپائی سے سر ٹکائے بیٹھی تھی جس پر پروین کی میت کو لٹایا ہوا تھا۔ مریم کی گود میں زینب تھی۔ زینب اتنے شور کے باوجود سکون سے سو رہی تھی۔ مریم دوسری عورتوں کی طرح بین نہیں کر رہی تھی بلکہ وہ بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔

مردوں کے بیٹھنے کا انتظام گھر سے باہر گلی میں کیا گیا تھا۔ حسن ایک کونے کی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اپنے بھائی کی اچانک موت نے ان کو بری طرح توڑ دیا تھا۔ ماں باپ کی وفات کے بعد احمد نے ہی انہیں سنبھالا تھا۔ اب اپنے بڑے بھائی کے جانے کے بعد کوئی ایسا نہ رہا تھا جو ان کو سنبھال سکے۔ تعزیت کے لیے جو کوئی بھی آتا انہیں حوصلہ دیتا اور صبر کی تلقین دیتا۔

www.novelsclubb.com

حسن ان سب سے تنگ آ گئے تھے۔انہیں آج پوری دنیا زہر لگ رہی تھی۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ لوگوں کو بتائے کہ ان کے افسوس بھرے جملے ان کو حوصلہ دینے کی بجائے دکھ پہنچا رہے تھے۔

جنازے کو لے جانے کا وقت آیا تو ان کے عزیز ان کو حوصلہ دیتے ہوئے گھر کے اندر لے کر آئے۔مردوں کو جنازہ لے جانے کے لیے آتا دیکھ کر عورتوں کی بین کرتی آواز میں اضافہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

حسن نے اپنے بھائی کا مردہ چہرہ دیکھا۔ان کے دل کو کچھ ہونے لگا انہوں نے اپنی نظریں اپنے بھائی کے چہرے سے ہٹالی۔

نعرہ تکبیر کی صدائیں بلند ہوئی۔دونوں جنازے اٹھا لیے گئے۔

عورتوں کے بین کی آواز پس منظر میں مزید بلند ہو گئے۔مریم گود میں زینب کو اٹھائے جنازے کے پیچھے پیچھے جانے لگی۔گھر کے صدر دروازے پر وہ کھڑی ہو گئی اور جنازے کو تب تک جاتا دیکھتی رہے جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہ ہوا۔

وہ دروازے کی چوکھٹ پر ہی بیٹھ گئی۔عورتیں اس کے پاس آ کر جھک کر حوصلہ دینے لگی۔کوئی پانی کا گلاس اس کے لبوں پر لگا رہا تھا تو کوئی اس کو کندھے سے سہارا دے کر اٹھا رہا تھا لیکن وہ ان سب سے بیگانہ تھی۔

****

جائی یانہ یونیورسٹی کی راہداریوں سے گزرتی اپنی مطلوبہ کلاس ڈھونڈ رہی تھی۔ اسکے سمیسٹر کا پہلا دن تھا۔اس لیے ابھی اس کو یونیورسٹی کے متعلق کچھ زیادہ نہیں پتا تھا۔اس کو یہ بھی ڈر تھا کہ پہلا دن ہے، کہیں کوئی اس کے ساتھ پرینک ہی نہ کر دے۔اگر کسی عام سٹوڈنٹ سے پوچھو کہ وہ اپنی زندگی میں کس دن زیادہ خوار ہوا ہے تو 95٪ اپنے کالج اور یونیورسٹی کے پہلے دن کو کہے گے۔

www.novelsclubb.com

آخر کار وہ یونیورسٹی میں چوتھی دفع گھوم لینے کے بعد اپنی مطلوبہ کلاس میں پہنچ ہی گئی۔زیادہ تر سٹوڈنٹ بیٹھ گئے تھے اور کچھ اپنی جگہ بنا رہے تھے۔جائی یانہ بھی اپنے بیٹھنے کے لیے جگہ تلاش کر رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر اپنے سامنے تھوڑی دور

رکھے ایک بینچ پر پڑی۔اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس نے کالے رنگ کی چادر سے خود کو مکمل طور پر ڈھکا ہوا تھا۔وہ کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔

اس نے اس بینچ کی طرف قدم بڑھائے یہاں تک کہ وہ اس چادر اوڑھے لڑکی کہ بلکل سامنے سر پر کھڑی تھی۔

جائی یانہ نے چادر اوڑھے لڑکی کو بلایا"ایکسکیوزمی!"

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی متوجہ ہوئی اور اس نے جائی یانہ کو دیکھا۔اس نے اپنی چادر سے چہرہ کو ڈھکا ہوا تھا۔وہ بولی"جی"

"کیا میں ادھر بیٹھ سکتی ہوں؟" جائی یانہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

اس لڑکی نے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور اجازت دی "بیٹھ جائیں"

اس کے ساتھ اپنا بیگ اپنی طرف کر لیا جائی یانہ نے اپنا بیگ بینچ پر رکھ دیا۔ ابھی وہ اپنے ساتھ والی لڑکی سے بات ہی کرنا چاہتی تھی کہ وہ دوبارہ کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں کلاس میں ایک ادھیڑ عمر پروفیسر داخل ہوئے۔ انہوں نے ایک کالے رنگ کا گاون بھی پہنا تھا جو اکثر لیکچرار پہنتے ہے۔ کلاس میں ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ اس کی پہلی کلاس شروع ہو چکی تھی۔

****

کالونی میں بنے ایک بنگلے کے کچن میں سے برتن اٹھانے کی آوازیں آرہی تھی اس میں داخل ہو تو اس میں ایک لڑکی چولہے پر برتن رکھے اپنے لیے چائے بنا رہی تھی۔ چائے میں پتی، دودھ، چینی سب ڈالی جا چکی تھی۔ بس اس کے ابلنے کا انتظار کیا جا رہا تھا۔

اس لڑکی کو دیکھوں تو اس کی رنگت صاف، خوبصورت نقوش اور کالی آنکھیں تھی۔ وہ بلاشبہ بہت حسین تھی۔ س نے پیلے رنگ کی شلوار قمیض پہنی تھی

اس نے اپنے شہد رنگ کے بال (جن کو اس نے ڈائی کروایا تھا) کیچر کی مدد سے ڈھیلے جوڑے میں باندھا ہوا تھا۔

چائے میں ابالا آ گیا تھا۔ چولہے کی آنچ ہلکی کر کے سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے دو لال رنگ کے چائے کے مگ برتن کے سٹینڈ میں اٹھا کر لائی اور چولہے کے پاس رکھ دیے۔ پھر چولہے کی آنچ بجھا کر چائے دونوں مگ میں ڈال دی۔ چائے ڈالنے کے بعد وہ دونوں مگ ایک ٹرے میں رکھے جس میں پہلے ہی بریڈ، مکھن اور کھانے کے دیگر لوازمات پڑے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

سیاہ آنکھوں والی لڑکی اپنی ٹرے اٹھا کر کچن میں سے نکلی اور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر کی منزل میں پہنچی۔ چلتے چلتے راستہ ختم ہو گیا تھا اور اس کے سامنے بھورے رنگ کا ایک دروازہ تھا۔ وہ کچھ پل دروازے کو دیکھے گئی پھر اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس

کے چہرے پر فکر مندی واضح تھی۔اندر سے کوئی جواب نہ آیا جس کی لڑکی کو توقع تھی وہ خود ہی دروازہ کھولتی اندر داخل ہو گئی۔

کمرے کا منظر کچھ یوں تھا کہ پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا کھڑکیوں پر پردے لگے تھے جو باہر کی روشنی کو اندر آنے سے روک رہے تھے۔کمرے میں رکھے صوفے کی گدیاں زمین پر گری ہوئی تھی۔ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا کاسمیٹک اور میک اَپ کا سامان بکھرا ہوا تھا اور کچھ زمین پر پڑا اپنی ناقدری بیان کر رہا تھا۔کمرے کی درمیان میں ایک بیڈ تھا جس پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔اس نے اپنے گھٹنے سینے سے لگائے ہوئے تھے۔اس نے اپنا سر بیڈ کے کراؤن پر ٹکایا ہوا تھا۔ان کی آنکھیں بند تھی۔سیاہ آنکھوں والی لڑکی کمرے کے اندر آئی اور صوفے کے سامنے رکھی میز پر ٹرے رکھی۔

www.novelsclubb.com

پھر کھڑکیوں کی طرف بڑھی اور پردے پرے دھکیلے۔سورج کی کرنیں چھن چھن کرتی بیڈ پر بیٹھی اس عورت پر پڑی تو اس نے چہرے پر ہاتھ رکھ دیا۔ان کی آنکھیں اچانک سورج کی ڈائرکٹ روشنی پڑنے پر چندھیا گئی۔

"کھڑکیوں پر پردے ڈالوں۔نمرہ!"عورت نے تیز آواز میں حکم دیا۔ان کے لہجے میں بیزاریت بھی شامل تھی۔

نمرہ نے عورت کی بات کو سنی ان سنی کر دیا۔اس نے زمین پر پڑی گدیاں اٹھا کر واپس صوفے پر رکھی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے سنی نہیں میری بات!!" ایک دفعہ پھر اس کو بلایا گیا لیکن اس نے دوبارہ کان نہ دھرے اور اپنے کام میں لگی رہی۔ اب وہ ڈریسنگ کا حلیہ سدھار رہی تھی۔

جب اس نے کمرہ ایک حد تک سمیٹ لیا تو وہ صوفے پر بیٹھ گئی اور میز پر پڑی ڈبل روٹی کا ایک سلائس لے کر مصروف انداز میں پوچھنے لگی "ماما بریڈ پر جیم لگاؤں یا مکھن؟"

"مجھے نہیں کھانا کچھ بھی۔ لے جاؤ یہ سب!" اب بیڈ پر بیٹھی عورت کی آنکھیں روشنی میں دیکھنے کی عادی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے رات سے خود کو بند کیا ہوا ہے۔پلیز کچھ کھا لے "نمرہ نے اب فکر مندی سے اس عورت کو دیکھا۔

سورج کی کرنوں میں اب عورت کے نقوش واضح تھے۔ان کی رنگت سفید اور آنکھیں سیاہ تھی۔ عمر کوئی تینتالیس برس تھی۔ بڑھتی عمر کے باوجود انہوں نے خود کو کافی فٹ رکھا ہوا تھا۔وہ ابھی تک کافی سمارٹ تھی۔ان کی اسکن پر بڑھتی عمر کے اثرات دوسری عورتوں کے مقابلے میں اتنے زیادہ نہیں تھے۔وہ بلکل سامنے صوفے پر بیٹھی لڑکی سے ملتی تھی۔ایسا لگتا تھا کہ وہ ماں بیٹی نہیں بلکہ بہنیں ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ زینب عمر تھی۔

وہ تھکی تھکی دکھائی دے رہی تھی۔وہ بیزاری سے بولی "مجھے بھوک نہیں لگی۔ جب لگے گی تو کھالو گی۔"

"ماماشایان بھائی اور میں نے بھی رات سے کچھ نہیں کھایا۔بھائی کچھ کھائے بغیر ہی آفس چلے گئے۔آپ آجائے ہم دونوں مل کر ناشتہ کرتے ہے تاکہ بھائی بھی آفس میں کچھ کھالے۔"نمرہ نے ان کو دوسری طرح کنوینس کرنے کی کوشش کی۔

"تم بہن بھائی نے مجھے بہت تنگ کیا ہوا ہے۔کھانا رکھ کر چلی جاؤ۔میں تھوری دیر میں میں کھانا کھاتی ہو۔شایان کو فون کر کے بتادو تاکہ کچھ کھالے اور خود بھی کھا لو۔"زینب نے بڑی خشکی سے یہ بات بولی۔

نمرہ خاموشی سے اٹھ گئی۔وہ جانتی تھی کہ اس کی ماں اب ناشتہ کر ہی لے گی۔اس لیے وہ آرام سے اٹھ گئی۔

جاتے جاتے وہ ایک نظر ڈریسنگ کے ساتھ لگی تصویر پر دیکھا۔اس میں زینب اور ان کے ساتھ کرخت نقوش کا مرد کھڑا تھا۔زینب نے لال رنگ کا عروسی لباس پہنا ہوا تھا جبکہ اس مرد نے کالے رنگ کی شیروانی پہنی ہوئی تھی۔دونوں فوٹو میں مسکرا رہے تھے۔

نمرہ نے یاسیت سے تصویر میں کھڑے اس مرد کو دیکھا اور دل میں سوچا۔"کاش آپ اتنی جلدی ہم سب کو چھوڑ کر نہ جاتے۔کاش آپ ہمارے ساتھ ہوتے تو امی کا یہ حال نہ ہوتا۔کاش!!"اس کے بعد وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

کاش یہ لفظ 'کاش' صرف ایک لفظ ہوتا۔ان تین حروف میں لوگوں کے احساسات نہ ہوتے ہوتے۔یہ بس ایک عام الفاظ ہوتا اور عام باتوں میں استعمال ہوتا۔کاش!!

****

اشفاق کا گھر صبح کے مقابلے میں اب پر سکون تھا۔ صبح ہونے والی تفتیش اب ختم ہو چکی تھی۔اگر ان کے کچن میں آؤ تو سارا کچن تمہیں سفید رنگ سے نہایا ہوا لگے گا کیونکہ کچن کی دیوار، کیبنیٹ، سلپ اور درازے سب سفید تھی۔کچن پر لگی ٹائلز سفید اور پلین تھی اس کا دروازہ اور کھڑکیاں بھی سفید تھی۔اس کچن کے سامنے کی دیوار پر سلپ تھی جس کے درمیان میں چولھا نصب تھا اس کے ساتھ ایک مائیکرو ویو

www.novelsclubb.com

اوون رکھا تھا جبکہ چولہے کے نیچے ایک اوون فٹ تھا۔کچن کے بلکل درمیان میں ایک میز اور پانچ کرسیاں رکھی ہوئی تھی۔ان کا رنگ بھی سفید تھا۔سفید رنگ کا یہ کچن آنکھوں کو بھلا محسوس ہوتا تھا۔

انہیں کرسیوں میں سے ایک پر عزاہ بیٹھی تھی۔میز پر مختلف قسم کے پھل پڑے تھے۔وہ پھل کاٹ رہی تھی۔اس کے سامنے ایک باؤل تھا جس میں وہ کٹے ہوئے پھل ڈال رہی تھی۔

ابھی وہ سیب کاٹنے میں مصروف تھی کہ نوال کچن میں آئی اور پوچھا"عزاہ یہ پھل کیوں کاٹ رہی ہو؟"

"اماں میں نے سوچا آج کسٹرڈ بناؤ۔ بابا کو بہت اچھا لگتا ہے نا اس لیے۔ آج ڈنر میں سب مل کر کھالے گے۔" اس نے مصروف انداز میں کہا۔

عزاہ کو کوکنگ کا شوق تھا۔ اس کا بس چلتا تو وہ ہر وقت کچن میں بیٹھی کچھ نا کچھ بناتی رہتی۔ ایک طرح سے وہ یہ کام کر بھی رہی تھی۔ جب جب وہ پیپرز سے فارغ ہوتی تو پھر وہ ہوتی اور اس کا کچن۔

"تو تم رات کو بھی تو پکا سکتی تھی نا! اس وقت پکانے کی کیا حاجت تھی؟" امی کو اس کا بے وقت پکانا اچھا نہیں لگا۔

www.novelsclubb.com

"اماں ابھی کوئی کام بھی نہیں تھا اور رات کو کھانا بھی پکانا تھا۔ سوچا فارغ ہو یہ ہی کر لو"

"پتہ نہیں تم کس طرح کی لڑکیاں ہو ایک کو فیشن سے دوسری کو کھانے پکانے سے اور تیسری کو کتابوں سے فرصت نہیں ملتی۔ اپنے ان کام کے علاوہ کسی اور قسم کے کام میں ہاتھ ڈالنا تو جیسے حرام ہو ان پر" ان کی بیٹیاں ان کی سمجھ سے باہر تھی۔

"تو ہم تینوں کے یہ شوق برے تو نہیں۔" عزاہ کو برا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شوق تم لوگوں کی ٹھیک ہے۔اکثر لڑکیوں کے ایسے شوق ہوتے لیکن تم تینوں نے اپنے شوق کو سر پر سوار کر لیا ہے۔اس وجہ سے بعض اوقات یہ شوق تم لوگوں کا جنون لگتا ہے" عزاہ ان کی بات پر الجھ گئی۔

اس نے نا سمجھی سے اپنی ماں کو دیکھا "جنون؟"

نوال نے سر اثبات میں ہلایا "ہاں! جنون۔عالیہ تمہارے سامنے ہے۔تمہاری بڑی بہن ہر وقت اسی پریشانی میں رہتی کہ وہ،اس کے کپڑے،اس کا میک اَپ وراس کی اوور آل ڈریسنگ ویسی ہو جو اس وقت کا ٹرینڈ ہے۔وہ گھنٹوں اپنا وقت انسٹا گرام اور یوٹیوب پر ضائع کر دیتی ہے صرف یہ دیکھنے کہ کیا چیز اِن ہے۔لڑکیوں کے فیشن کے میں خلاف نہیں لیکن اس کو اپنی ساری زندگی کا محور بھی تو نہیں بنایا جا سکتا۔ہر وقت اس بارے میں سوچتے رہنا کہ میرا کپڑے ایسے ہو۔اس طرح سے ان کا

ڈیزائن ہو۔میرے جیسے کپڑے، جیولری اور جوتے کسی اور کے پاس نہ ہو۔اس کے بارے میں اتنا سوچنے اور اپنا فارغ وقت اور پیسہ اس پر خرچ کرنے سے بہتر ہے کہ انسان کچھ ایسا کریں جو اس کے لیے فائدے مند ہو تا کہ آپ کا وقت ضائع ہونے کی بجائے کسی اچھی جگہ انویسٹ ہو گا"

"لیکن جائی یا نہ تو ایک بک ریڈر ہے اس کا زیادہ کتابیں پڑھنے کا شوق تو برا نہیں ہے۔یہ تو ایک اچھی عادت ہے۔"عزاہ کی الجھن ختم نہ ہوئی تھی بلکہ مزید بڑھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے ساتھ بیٹھی فربہی عورت نے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

"تم ٹھیک کہتی ہو اس کا کتابوں کا شوق واقعی اچھا ہے۔"

انہوں نے بات جاری رکھی۔"اس کا یہ شوق بہت زیادہ اچھا ہے اسی وجہ سے وہ پوزیشن ہولڈر رہے۔ لیکن وہ اپنی سوشل لائف کی طرف توجہ صرف کالج کی حد تک دیتی ہے۔ وہ رشتے داروں اور دوستوں کی طرف بہت کم جاتی ہے۔ اسی طرح وہ اپنا خیال بھی نہیں رکھتی۔ وہ کتاب پڑھنے کے دوران اپنے کھانے پینے اور باقی دیگر چیزوں کا خیال نہیں رکھتی ہے۔ اس کے لیے دن میں ایک پوری کتاب پڑھنی لازمی ہے بھلے اس کے سر میں درد ہو رہا ہو یا طوفان آ رہا ہو۔"

نوال نے ایک گہری سانس لی اور عزاہ کی طرف دیکھا جو ان کے بولنے کا انتظار ہی کر رہی تھی۔ انہوں نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔"جہاں تک تمہارا معاملہ ہے تم ہر وقت کوکنگ کے لیے تیار رہتی ہو۔ ادھر کسی نے تمہیں کھانا پکانے کے لیے کہا تو دوسرے لمحے تم کچن میں دکھائی دو گی۔ تمہارا کھانا پکانا میں مانتی ہو کہ تمہیں آگے

آنے والی زندگی میں فائدہ دے گا۔ لڑکیوں کو گھر داری آنی چاہیے لیکن تم اس کام کے دوران اپنا بلکل بھی دھیان نہیں رکھتی۔ اگر تمہیں چھوڑی سے کٹ لگ جائے یا ہاتھ جل جائے تم اس وقت تک دوائی یا بینڈیج نہیں لگاؤ گی جب تک اپنے کھانے کو مکمل تیار نہ کر لو۔ سخت سے سخت گرمی میں بھی تم چولہے کے آگے کھڑی ہو جاتی ہو لیکن سن بلاک نہیں لگاتی ہو حالانکہ سن بلاک سورج میں اور چولہے کا کام کرتے وقت انتہائی ضروری ہے۔ اس لیے تم اسکن پرابلمز کا شکار رہتی ہو۔ تم اکثر اپنی پڑھائی کو اپنے اس شوق کی وجہ سے نظر انداز کرتی ہو اس وجہ سے ایک تم ایک ایورتیج سٹوڈنٹ ہو۔ پچھلے دنوں جب تمہارے پیپرز تھے تم تب بھی اپنے میتھ کے پیپر میں کچن میں بیٹھی کھیر پکا رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن اماں کھانا پکانا میری عادت بھی بن چکی ہے۔جب تک انسان وہ کام نہ کرے جو اس کی عادت ہو اس کو سکون نہیں ملتا۔" عزاہ نے اپنی طرف سے ایک مضبوط دلیل دی۔

نوال نے ایک گہرا سانس لیا اور کہا "تم اپنی عادت کی غلام بن گئی ہو۔عادت چاہے اچھی ہو یہ بری جب آپ اس کے غلام بن جاتے ہو تو یہ کسی نہ کسی طرح انسان کو نقصان ضرور پہنچاتی ہے۔انسان کے پاس اتنی will power تو ہونی چاہیے کہ وہ خود کو "ناں" کہہ سکے اگر وہ کوئی کام جو بھلے ایک اچھا کام ہو لیکن نہیں کرنا چاہتا ہے اور اس وقت وہ اتنا ضروری بھی نہیں بلکہ اسے اس وقت نہ کرنا بہتر ہے تو آپ اس کو نہ کریں۔خود پر جبر کر کے اس کام کو کرنے میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ آپ خود کو ہی ہرٹ کر رہے ہوتے ہو۔"

www.novelsclubb.com

ابھی نوال کچھ اور بھی کہتی کہ عالیہ کال پر بات کرتی اندر آ گئی۔ عزاہ کا چہرہ اس کو دیکھ کر سپاٹ ہو گیا۔ عالیہ دوسری طرف سے کسی کی بات سنتی فریج کی جانب آئی۔ اس نے فریج کا دروازہ کھول کر پانی کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھولا۔ اس کے منہ سے صرف "اچھا" نکلا۔ اس کے بعد دوسری طرف سے پھر کوئی اپنی کہانی لے کر بیٹھ گیا۔

عالیہ بوتل منہ سے لگا کر پانی پینے لگی اور اس کی بات بھی سنے گئی۔ نوال کا اس کا یوں بوتل سے منہ لگا کر پانی پینا ان سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کو اٹھا کر کچھ دے مارے۔ وہ بس عالیہ کے فون کال کا لحاظ کر رہی تھی۔ (گلاس میں پانی نکال کر پینے سے تو ہاتھ ٹوٹ جائے گے ان نواب زادیوں کے!!)

www.novelsclubb.com

وہ ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے کال پر بات کرتی بولی "ہاں ٹھیک ہے۔ میں آجاؤ گی تم ایڈریس سینڈ کر دو اور سب ٹائم پر پہنچ جانا اور سب کو تم ہی بتا دینا آنے کا۔"

دوسری طرف سے کوئی بات پوچھی گئی جس کا جواب دیا گیا "چھ بجے ک ٹائم رکھ لیتے ہے۔"

دوسری طرف سے الوداعی کلمات ادا کیے گئے جس کا عالیہ نے جواب دیا "اوکے اللہ حافظ!"

www.novelsclubb.com

اس نے کال کاٹی اور بوتل فریج میں رکھنے لگی کہ اس کی ماں نے جھڑکا "خبردار! جو منہ لگی بوتل فریج میں رکھی تم نے!"

"اوکے" عالیہ نے بڑے آرام سے بوتل سلپ پر رکھی۔اس کا یوں آرام سے بوتل رکھنا نوال کو مزید اشتعال دلا گیا "شرم تو آتی ہی نہیں تمہیں!"

"کیوں؟اب تو میں نے بوتل سلپ پر رکھ دی ہے۔کیا سلپ پر چیز رکھنے کے بعد شرم بھی کرنی چاہیے؟" آخری بات کہتے ہوئے اس نے آنکھیں ٹپٹپائی۔

نوال نے باقاعدہ اس کو لعنت بھیجی۔وہ کچن سے باہر جا رہی تھی۔ابھی وہ چوکھٹ پر ہی تھی کہ نوال کے دماغ میں بات کلک کی۔

انہوں نے عالیہ کو روکا "رکو ذرا یہ تم کس سے بات کر رہی تھی؟"

www.novelsclubb.com

عالیہ جو کچن سے باہر جانے ہی والی تھی، ان کی بات سن کر وہ مڑی اور ان کو بتایا" فاطمہ کی کال تھی۔ وہ بول رہی تھی کہ اتنے دن ہو گئے ہے ہم ملے نہیں اس لیے اس نے کہا کہ کسی ریسٹورنٹ میں اکٹھے مل کر کھانا کھاتے ہے۔ ایک دوسرے سے مل بھی جائے گے اور آوٹنگ بھی ہو جائے گی۔ میں نے ہاں کر دی"

"میں کیا مر گئی ہو جو تم یوں میری اجازت کے بغیر اب باہر نکل رہی ہو؟" نوال غصے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں آپ تو سامنے بیٹھی ہے" اس نے اپنی ماں کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

"بکواس بند کرو اپنی! اپنی دوست سے معزرت کر لو۔ کہہ دو کہ تم نہیں آسکتی۔ کوئی صدیاں نہیں بیتی جو ایک دوسرے سے ملنے کے لیے تڑپ رہی ہو۔" نوال بولی۔

"ایک ہفتہ تو ہو گیا ہے نا۔"

عالیہ نے معصومیت سے بولا۔ پھر اپنی ماں کے پاس آ کر جھک کر ان کے کندھوں سے لگ گئی "پلیز مان جائے نا۔ اب تو میں نے اس کو ہاں کر دی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہٹو میرے اوپر سے عالیہ ورنہ میں جھاڑو سے ماروں گی تم کو" نوال کو الجھن ہو رہی تھی۔

"پہلے ہاں کریں ورنہ میں نہیں ہٹ گی۔" عالیہ نے کسی ضدی بچے کی طرح بولا۔

"میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ لیکن میرے اوپر سے ہٹو۔"

"تھینک یو اماں" اس نے اپنی ماں کے گال کو چوما اور کچن سے باہر چلی گئی۔ عالیہ جانتی تھی کہ اس کی ماں کو اس طرح چپکنے سے الجھن ہوتی ہے۔ اس لیے اس نے یہ طریقہ آزمایا۔

www.novelsclubb.com

نوال نے اپنا گال صاف کیا اور کرسی پر سے اٹھ گئی۔ جبکہ عزاہ جوان سارے معاملے سے لاتعلق بیٹھی تھی جلدی جلدی پھل کاٹ رہی تھی البتہ چہرے کے تاثرات ابھی تک سپاٹ تھے۔

****

یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں اس وقت خوب رونق تھی۔ اکثر اسٹوڈنٹ کافری پیریڈ تھا سو وہ کالج گراؤنڈ میں ہی بیٹھے دکھائی دے رہے تھے۔ اسٹوڈنٹ ٹولیوں کی صورت چھاؤں کی طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ گراؤنڈ کے ایک طرف جائی یا نہ ایک خالی بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی جس کی وہ ورق گردانی کر رہی تھی۔ سر پر دوپٹہ اچھے سے ٹکا ہوا تھا۔ اس کا بیگ اس کے ساتھ ہی بینچ پر رکھا تھا۔ جب وہ بینچ پر بیٹھی تھی تو دھوپ نہیں تھی لیکن اب

دھوپ اس جگہ پڑنا شروع ہو گئی تھی۔ دھوپ سیدھی اس کے اوپر پڑ رہی تھی۔ ستمبر کی دھوپ اسلام آباد میں اگر اتنی تیز نہ تھی تو اتنی ہلکی بھی نہ تھی کہ اس میں بیٹھ جایا جائے۔ وہ کتاب کا مطالعہ کرتی اپنے اوپر پڑتی دھوپ سے بے نیاز تھی۔ اس کے لیے کتاب زیادہ اہم تھی نا کہ خود پر پڑتی دھوپ۔ کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے وہ آس پاس سے بلکل بے خبر تھی کہ اچانک اس کے چہرے پر پڑتی دھوپ کے راستے کو روک کر کوئی اس کے سامنے کھڑا ہوا۔

اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو اس کو ایک لڑکا دکھائی دیا۔ وہ اس کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔ اس پر پڑتی دھوپ کے راستے وہ حائل تھا۔ اب دھوپ اس لڑکے کی اس کی کمر پر پڑ رہی تھی۔ دیکھنے میں اس کی عمر کوئی انیس بیس سال ہی تھی۔ گندمی رنگت--- بھوری آنکھیں---- گھنگرالے بھورے بال اور صاف

www.novelsclubb.com

نقوش۔اس نے جینز کی پینٹ پر وائٹ کلر کی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔اس لڑکے کے گھنگرالے بال اس کو وجیہہ دکھاتے تھے

جائی یانہ کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اس نے اپنا سیدھا ہاتھ سامنے کیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک موبائل تھا۔وہ جائی یانہ کا موبائل تھا۔

"آپ کا فون کلاس میں ہی رہ گیا تھا!" ہاتھ سامنے بڑھا کر بس اتنی ہی وضاحت دی گئی۔اس کی بات پر جائی یانہ کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پڑا۔(اوہ میرے اللہ! میں اتنی غیر زمہ دار کیوں ہوں۔)

www.novelsclubb.com

ایک نظر لڑکے کو دیکھا پھر اپنا موبائل اس کے ہاتھ سے لے کر گرفت مضبوط کی۔

"شکریہ"

اس نے اپنے موبائل کو دیکھتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔ لڑکا کچھ بھی کہے بغیر واپس جانے کے لیے مڑ گیا۔ وہ جانے ہی لگا تھا کہ اس نے ایک نظر دوبارہ جائی یانہ کو دیکھا۔ سورج کی دھوپ دوبارہ جائی یانہ پر پڑنے لگی تھی۔ وہ ابھی بھی دھوپ کو نظر انداز کیے اپنے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔ اس کو کھول لگر چیک کر رہی تھی۔

"آپ دھوپ میں کیوں بیٹھی ہے؟" اسے دھوپ میں بیٹھا دیکھ کر اس کے منہ سے بے ساختہ سوال نکلا۔ اگلے ہی لمحے وہ اپنی اس حرکت پر پچھتا رہا تھا۔

جائی یانہ نے اس کا سوال سن لیا تھا۔ اس کو غصہ آیا لیکن لحاظ کرتے ہوئے خاموش ہو گئی۔ اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا "آپ مجھ سے بات کر رہے ہیں؟"

لڑکے نے نفی میں سر ہلایا اور چلا گیا۔ جائی یانہ اس لڑکے کو گھورتی رہی جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا۔ اس کو اس لڑکے میں بہت کچھ عجیب لگا۔

"ایک موبائل دینے پر شکریہ کیا کہہ دیا۔یہ تو فری ہی ہو گیا۔"اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

لڑکے کی دھوپ پر توجہ دلانے سے اسے بھی اب گرمی محسوس ہونے لگی۔اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور یونیورسٹی کی عمارت کی طرف جانے لگی۔اب اس کا یونیورسٹی کی لائبریری میں جا کر اپنی کتاب پڑھنے کا ارادہ تھا۔

****

www.novelsclubb.com

تدفین کے بعد مغرب کے وقت حسن اپنے گھر واپس آئے تھے۔وہ اپنے آپ کو بہت زیادہ تھکا ہوا محسوس کر رہے تھے۔پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔حسن دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ کل جس گھر میں زندگی آباد تھی آج اس گھر میں قبرستان جیسا سناٹا چھایا ہوا تھا۔

وہ اپنے بوجھل قدم اٹھاتے برآمدے میں پہنچے تو انہوں نے سامنے اشفاق کو کھڑا دیکھا۔اشفاق اسی جگہ کھڑے تھے جس جگہ تھوڑی دیر پہلے احمد کی میت رکھی تھی۔اشفاق امید بھری نگاہوں سے حسن کو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

حسن کے دل کا بوجھ مزید بڑھ گیا۔انہوں نے اپنی نظریں چرا لی۔ اشفاق آہستہ آہستہ چلتے اپنے چچا کے سامنے کھڑے ہو گئے۔اشفاق نے سر اٹھا کر اپنے چچا کو دیکھا۔

"میرے بابا آپ کے ساتھ گئے تھے نا؟" معصومیت سے پوچھا گیا

"وہ آپ کے ساتھ واپس کیوں نہیں آئے؟"

"وہ آجائے گے۔" حسن کو اپنی آواز کھوکھلی لگی۔ شاید دل میں کہی خود کو دلاسہ دلایا گیا تھا۔ وہ ابھی بھی آٹھ سالہ اشفاق سے نظریں چرائے ہوئے تھے۔

ایک دم سے اشفاق چہرے کا تاثر بدلا۔ معصومیت کی جگہ غصے نے اور آنکھوں میں امید یک دم ختم ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔عالیان (اشفاق کے دوست) نے کہا تھا کہ بابا جا چکے ہے۔ حسن چاچو ان کو ہمیشہ کے لیے زمین کے اندر دفنا آئے ہے۔میں نے اسے کہا تھا کہ آپ میرے بابا کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جائے گے لیکن آپ انہیں اکیلا چھوڑ کر آ گئے۔اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گے۔ کبھی بھی نہیں آئے گے۔" اشفاق کا یوں چلاتے ہوئے چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

حسن کی آنکھوں میں ایک دفعہ پھر نمی آ گئی۔سامنے کا منظر دھندلا ہو گیا۔وہ خاموشی سے اپنے آٹھ سالہ بھتیجے کے سامنے بیٹھ گئے جو ابھی بھی روتے ہوئے چلاتے ہوئے کچھ بول رہا تھا لیکن حسن کو اس کی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی۔ان کو تو اپنے سامنے بس ایک بچہ دکھائی دے رہا تھا جو اپنے باپ کے پاس جانے کے لیے بے چین ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

حسن خالی نظروں سے اسے دیکھتے رہے پھر ایک دم سے اشفاق کے گرد اپنی باہیں حائل کر دی۔اشفاق جو رو رہے تھے، چلا رہے تھے وہ ساکت ہو گئے۔اشفاق کو اپنی کمر پر آنسو گرتے محسوس ہوئے۔ان کی قمیض بھیگ رہی تھی۔

حسن اشفاق کو گلے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ان کی سسکیاں بلند ہوتی جا رہی تھی۔وہ روتے ہوئے اشفاق کو یہی کہہ رہے تھے "میں ہی اب تمہارا باپ ہوں اشفاق۔میں ہی تمہارا باپ ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے پہلی دفعہ اپنے چچا کو یوں روتا دیکھا تھا۔

****

نمرہ اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی وارڈروب ٹھیک کر کے فارغ ہوئی تھی کہ اس کے فون پر کسی کی کال آنے لگی۔اس نے سکرین پر دیکھا اس پر لکھا ہوا تھا" فاطمہ کالنگ"۔

اس نے کال اٹھالی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ابھی دوسری طرف سے حال احوال پوچھا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نمرہ اس کی کال سنتی سیڑھیاں اترنے لگی۔سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کو نیچے لاؤنج میں سے اپنی ماں کی آواز آئی۔وہ کال پر بات کرتی لاؤنج میں جھانکا تو اس نے

صوفے پر زینب کو بیٹھے دیکھا۔وہ اپنے سامنے کھڑی ملازمہ کو ہدایات دے رہی تھی۔

زینب صبح والے حلیے سے بلکل مختلف دکھائی دے رہی تھی۔سیاہ آنکھوں میں چھائی اداسی اب دکھائی نہیں دے رہی تھی۔وہ بلکل فریش دکھائی دے رہی تھی۔انہوں نے لان کا برینڈڈ سوٹ پہنا ہوا تھا۔صوفے پر بیٹھی ٹانگ پر ٹانگ رکھے کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ صبح یہ عقت کتنی بکھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔نمرہ نے اپنی ماں کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔(شکر کمرے میں بند رہنے کی قسم تو ٹوٹی)

www.novelsclubb.com

فون کان پر لگائے نمرہ بھی لاؤنج میں آگئی اور سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔فاطمہ اب اپنے کال کرنے کی وجہ پر آئی تھی۔

"اچھا باہر کا پلان ہے!" نمرہ نے چہکتے ہوئے بولا۔

"کون کون آرہا ہے؟"

دوسری طرف کی بات سن لینے کے بعد نمرہ نے پوچھا "عالیہ بھی آرہی ہے؟"

اب وہ صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔ دوسری طرف سے کچھ ایسا پوچھا گیا جس نے سیاہ آنکھوں میں فکر ڈال دی۔ "میں.. میں سوچ کر بتاتی ہوں!۔ مجھے آج ویسے بھی بہت سارے کام ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس کا لہجہ ٹالنے والا ہو گیا۔اس نے غیر ارادی طور پر ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا جو سامنے صوفے پر بیٹھی اسی کو دیکھ رہی تھی۔ملازمہ کو وہ بھیج چکی تھی۔اب ان کی ساری توجہ نمرہ پر ہی تھی۔انہیں ساری بات سمجھ آ گئی تھی۔

زینب اپنی جگہ سے اٹھی اور نمرہ کے قریب آ گئی۔نمرہ کی جانب تھوڑی سی جھکی اور نرمی سے اس کے ہاتھوں سے موبائل لیا اور اپنے کانوں میں لگایا"السلام و علیکم بیٹا۔میں نمرہ کی امی زینب بات کر رہی ہو۔"

پھر وہ تھوڑی دیر ٹھہری شاید دوسری طرف سے سلام کا جواب دیا گیا تھا۔

اس کے بعد زینب بولی "نمرہ آپ لوگوں کے ساتھ آجائے گی۔آپ لوگ فکر نہ کریں۔"

نمرہ جو اپنی ماں کے یوں اس سے موبائل لینے پر منہ کھول لیا تھا۔ان کی باتیں سن کر کرنٹ کھا کر اٹھی۔

نمرہ نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ زینب نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔اس کی ماں نے فون پر کہا "اب میں فون رکھ دیتی ہو۔مجھے نمرہ سے کچھ بات کرنی ہے۔باقی کی ڈیٹیلز آپ نمرہ کو بعد میں بتا دینا۔"

یہ کہہ کر انہوں نے کال کاٹ دی اور نمرہ کے ہاتھ میں فون تھما دی۔ نمرہ غصے سے اپنی ماں کو گھور رہی تھی۔

زینب صوفے پر دوبارہ بیٹھ گئی اور میگزین پکڑ کر اس کے صفحے پلٹنے لگی جیسے نمرہ کے گھورنے کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

نمرہ یوں نظر انداز ہونے پر مزید غصے میں آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ بتائے گی کہ آپ نے کس وجہ سے میری طرف سے حامی بھری ہے؟" دبے دبے غصے میں وہ بولی۔

"بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔" دوسری طرف سے وہی بے نیازی تھی۔

"آپ جانتی ہے نا کہ پچھلے ایک ہفتے سے آپ کی طبیعت کتنی خراب ہے۔ میں اگر چلی گئی اور آپ کی پیچھے سے طبیعت خراب ہو گئی تو بتائے آپ کیا کر لے گی۔ آپ جانتی۔۔۔" زینب نے نمرہ کی بات کاٹی۔

"میری طبیعت کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ملازمہ کو اپنے پاس رکھ لو گی جب تک شایان نہیں آجاتا۔ ویسے بھی کچھ دیر پہلے میری شیان سے بات ہوئی تھی تو وہ کہہ رہا تھا کہ آج وہ گھر جلدی آجائے گا۔ اس لیے مجھے تو لگتا ہے ملازمہ کو روکنے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔"

شایان کا نام سن کر نمرہ کو ایک اور پریشانی لاحق ہوئی "شایان بھائی مجھ پر بہت غصہ کریں گے اگر انہیں پتا چلا کہ میں باہر جا رہی ہوں وہ تو فوراً انکار کر دیں گے اور مجھ سے ناراض بھی ہو جائے گے۔"

"شایان کو میں سمجھا دو گی۔ تم اس کی فکر نہ کرو اور اپنے جانے کی تیاری کرو۔"

"ڈرائیور بھی تو گھر پر نہیں ہے۔ اس نے بھی چھٹی لی ہوئی ہے۔ میں جاؤ گی کس طرح؟" نمرہ کے مسئلے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

"عالیہ جا رہی ہے؟"زینب نے میگزین پر نظر جمائے پوچھا۔

"جی، فاطمہ نے بتایا تھا کہ وہ آ رہی ہے۔"نمرہ نے جواب دیا۔

"عالیہ کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ جاتے ہوئے تمہیں پک کر لے۔ واپسی پر وہ ہی تمہیں چھوڑ دے گی۔وہ مان جائے گی اگر نہ مانے تو کہہ دینا کہ پھپھو کہہ رہی ہے۔"

نمرہ ابھی بھی راضی نہ تھی وہ کسی صورت نہیں جانا چاہتی تھی لیکن زینب کوئی بہانہ سننے کو تیار نہ تھی۔ابھی وہ کوئی اور بہانہ تلاش کر ہی رہی تھی کہ زینب نے س کو جانے کا کہہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"نمرہ پلیز! اب کمرے میں چلی جاؤ۔اپنا کوئی نیا مسئلہ نہ سنانے بیٹھ جانا۔"

نمرہ نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا اور لاؤنج میں سے باہر نکل آئی۔وہ اپنی ماں سے بہت زیادہ خفا تھی۔وہ جانتی تھی مزید بحث اب بے معنی ہے۔ اس لیے وہ چپ چاپ کمرے میں جا کر اپنا سوٹ ڈیسائڈ کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

****

عالیہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے عکس کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔وہ جانے کے لیے بلکل تیار تھی۔اس نے نیوی بلو کلر کی جارجٹ کی قمیض پہنی تھی۔اس پر سفید کلر کے پھولوں کے ڈیزائن کے بٹن درمیان میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لگے ہوئے تھے۔اس نے وائٹ کلر کے فلیپرز پہنے ہوئے تھے۔بھورے بال آبشار کی مانند کمر پر گر رہے تھے۔ہلکا میک اَپ اس کو مزید حسین دکھا رہی تھی۔وہ بلکل تیار تھی۔

وہ آئینے کے سامنے سے ہٹی اور اپنی وارڈروب کے پاس آئی۔وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی اور نیچے کے خانے کو کھولا جہاں پر جوتیوں کے ڈبے سلیقے سے رکھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک کالے رنگ کا ڈبہ نکالا اور خانے کو بند کیا۔ زمین پر رکھ کر اس نے ڈبے کا ڈھکن کھولا تو ڈبے کے اندر نیوی بلو کلر کی پینسل ہیل کی خوبصورت سینڈل رکھی ہوئی تھی۔ اس نے سینڈل کو اس کے اسٹریپس سے پکڑا اور کمرے میں سنگل صوفے پر بیٹھ گئی اور سینڈل پہننے لگی۔ سینڈل پہنتے ہوئے اسے پرانی باتیں یاد آنے لگی۔ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ اس نے بلکل ایسی سینڈل شاپنگ مال میں دیکھی تھی لیکن وہ بہت زیادہ مہنگی تھی اس لیے وہ نا لے پائی۔ اس کے اگلے ہی مہینے اس کو یہ سینڈل اشفاق نے تحفے میں دی تھی اس کی سالگرہ پر۔

وہ مسکراتے ہوئے سینڈل پہننے لگی۔ سینڈل پہننے کے بعد اس نے اپنا وائٹ کلر کا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اپنا موبائل اس میں ڈالنے لگی کہ اچانک موبائل بجنے لگا۔ اسکرین پر "نمبر کالنگ" لکھا آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے کال اٹینڈ کی اور بولا "ہیلو!"

"عالیہ تم نے میرا میسج پڑھ تو لیا تھا نا!؟" نمرہ نے ڈائریکٹ یہی بات پوچھی۔

"ہاں بھئی پڑھ لیا تھا میسج۔ کر لو گی تمہیں پک۔" عالیہ نے اسے تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا! تو کب پک کرنے آؤ گی؟"

"میں تو گھر سے نکلنے والی ہوں۔ تمہاری تیاری تو مکمل ہے نا؟"

"تم بے فکر رہو۔جب تک تم آؤ گی میں تمہیں تیار ملو گی۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔میں کال رکھتی ہوں۔تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔" یہ کہہ کر عالیہ نے کال کاٹ دی۔

عالیہ کمرے سے نکل کر نچلی منزل میں جانے لگی۔ابھی وہ پورچ کی طرف جا ہی رہی تھی کہ پیچھے سے نوال کی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"کہاں جا رہی ہو تم؟"

وہ مڑ گئی اور اپنی ماں کو دیکھا۔ سر پر دوپٹہ اوڑھے اور ہاتھ میں تسبیح لیے وہ درود شریف پڑھ رہی تھی۔

"آپ کو صبح بتایا تو تھا کہ دوستوں کے ساتھ ریستوران میں جانا ہے۔ وہی جا رہی ہوں"

نوال کے چہرے پر ایک دم ناگواری پھیل گئی۔

www.novelsclubb.com

"اس حلیے میں جاؤ گی! ڈوپٹہ کہاں ہے تمہارا؟"

"اس قمیض پر دوپٹہ اچھا نہیں لگتا۔اس لیے میں نے لیا نہیں۔" عالیہ نے صفائی پیش کی۔واقعی میں وہ سوٹ ایسا ہی تھا کہ اس پر ڈوپٹہ اچھا نہ لگتا تھا۔

"تو کس نے کہا تھا یہ سوٹ لینے کو کوئی اور لے لیتی۔" عالیہ کی بات سن کر نوال مزید غصے میں آگئی۔

"اب ڈوپٹے کے چکر میں میں اتنی پیاری قمیض چھوڑ تو نہیں سکتی تھی۔" عالیہ روہانسی ہو کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"عورت کے لباس کی خوبصورتی اس میں موجود ڈوپٹے سے ہوتی تھی۔لباس جتنا حیادار ہو گا عورت اتنی ہی پیاری لگے گی لیکن تم آج کل کی لڑکیاں ایسی باتیں کہا سمجھو گی۔"

"اماں آپ کا لیکچر میں بعد میں آکر سن لو گی۔ابھی مجھے نمرہ کو بھی اس کے گھر سے پک کرنا ہے۔"عالیہ نے عجلت میں کہا۔

"آئندہ تم مجھے یہ سوٹ پہنے دکھائی نہ دینا۔ورنہ میں تمہیں اور اس سوٹ دونوں کو آگ لگا دو گی۔"نوال نے عالیہ کو دھمکی دی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ ان کی دھمکی کو خاطر میں نہیں لائی اور پورچ میں اپنی گاڑی کی جانب بڑھنے لگی۔

"عالیہ اپنی پھپھو سے میری طرف سے طبیعت بھی پوچھ لینا اور یہ بھی پوچھنا کہ وہ ایک ہفتے سے گھر کیوں نہیں آئی" نوال نے پیچھے سے آواز لگائی

"اچھا۔ ٹھیک ہے۔ پوچھ لوں گی۔" عالیہ نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی اور گاڑی مین گیٹ سے باہر نکال کر باہر جانے لگی۔

****

عالیہ کی گاڑی ایک بنگلے کے باہر رکی ہوئی تھی۔وہ اس گھر کے پورچ میں سے ہوتے ہوئے بنگلے کے اندر جا ہی رہی تھی کہ اچانک اسے گھر کے لان میں سے کسی نے اس کو نام سے پکارا۔

اس نے چہرے کا رخ آواز کی سمت پر کیا تو اسے اپنے سامنے ایک عورت آتی دکھائی دی۔صاف رنگت۔۔۔وجیہہ نقش۔۔۔۔۔۔سیاہ آنکھیں۔ لان کا برینڈڈ تھری پیس سوٹ پہنے۔وہ بہت گریس فل لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ ان کو دیکھ کر مسکرائی اور ان کے پاس چلی گئی۔ سیاہ آنکھوں والی عورت وہی رکے سنہری آنکھوں والی لڑکی کو اپنے پاس آتا دیکھتی رہی۔

عالیہ ان کے پاس آئی اور ان کے گلے لگ کر سلام کیا "السلام علیکم، زینب پھپھو!"

"وعلیکم اسلام، پھپھو کی جان" زینب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ ان سے الگ ہوئی تو زینب نے کہا۔

"چلو اندر چلتے ہے۔ شام کی چائے آج تمہارے ساتھ پیتے ہے۔"

"نہیں پھپھو میں تو نمرہ کو پک کرنے آئی ہوں۔ پھر جانا بھی ہے۔ انشاءاللہ کسی اور دن صحیح۔"

عالیہ نے انہیں بڑی خوش اخلاقی سے منع کیا۔

وہ دونوں لان میں ہی ٹہلنے لگ گئی۔ سورج کی مدھم پڑتی دھوپ ان دونوں کے بائیں جانب پر پڑ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زینب عالیہ کی قمیض کو دیکھتی ستائشی لہجے میں بولی۔

"تمہاری ڈریس تو ماشاءاللہ بہت پیاری ہے۔ کہاں سے لی تھی؟"

"نمرہ کے ساتھ ہی گئی تھی مال میں شاپنگ کرنے ادھر ہی یہ پسند آئی تو خرید لی۔"

"اس کا کلر بڑا پیارا ہے۔ نیوی بلو کلر ویسے بھی تم پر بہت اچھا لگتا ہے۔" زینب نے دوبارہ تعریف کی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی بھابھی کو لیکن یہ قمیض بلکل بھی اچھی نہیں لگی۔" عالیہ کے لہجے میں کسی قسم کی کوئی شکایت نہ تھی۔ وہ بس عام سے انداز میں ان کے ساتھ بات شیئر کر رہی تھی۔

"کیوں؟ کیا برائی ہے اس میں؟" زینب نے حیرانی سے پوچھا۔

"وہ اس کے ساتھ ڈوپٹہ اچھا نہیں لگ رہا تھا تو میں نے نہیں پہنا۔ اسی بات پر مجھے کھڑی کھڑی سنائی۔ ان کا لیکچر شروع ہو گیا تھا میں تو جلدی سے گھر سے نکل آئی۔" آخری بات کہتے ہوئے عالیہ ہلکا سا مسکرائی۔

"ایک تو بھابھی کی مجھے سمجھ نہیں آتی اسٹیس اوپر ہو گیا لیکن ان کی سوچ ابھی تک وہی پرانی ہی ہے۔ انہیں سمجھنا چاہیے کہ اب وہ دور ختم ہو گئے ہے جب عورت چادر لیے بغیر گھر سے باہر نکلتی ہی نہیں تھی اب دور بدل گیا ہے۔"

عالیہ کو اپنی ماں کی برائی سن کر برا لگا۔اس لیے اس نے بات ہی بدل دی۔

"اچھا۔سب چھوڑیں۔آپ پچھلے ہفتے ہمارے گھر کیوں نہیں آئی؟ اماں بھی آپ کا پوچھ رہی تھی۔"

زینب کی مسکراہٹ پھیکی پڑی۔

www.novelsclubb.com

"بس کچھ طبیعت خراب تھی اسی لیے۔انشاءاللہ ایک دو دن میں گھر کا چکر لگاتی ہوں۔"

عالیہ ان کی طبیعت خراب ہونے کی بات سن کر پریشان ہو گئی۔

"کیا ہوا تھا آپ کو؟ آپ نے ہمیں بتایا کیوں نہیں؟"

زینب بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ عالیہ کی بات کا پیچھے سے کسی نے جواب دے گیا۔

"ہونا کیا ہے؟ ڈیپریشن کا شکار ہو گئی تھی تمہاری پھپھو۔"

www.novelsclubb.com

زینب اور عالیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو نمرہ انہی کی طرف آ رہی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ پر گلابی رنگ کی فراک پہنی تھی۔ بیگ کا اسٹریپ کندھے پر

لٹکائے ہوئے وہ کچھ قریب آئی تو اس کی سیاہ آنکھوں پر لگا کاجل واضح ہوا۔ وہ اپنی ماں کے برابر میں کھڑی ہو گئی اور زینب کی طرف دیکھتے دوبارہ بولنے لگی۔

"تمہاری پھپھو کو پتا نہیں کیوں پرانی باتوں کو دل سے لگائے رکھنے کا بڑا شوق ہے۔ اس لیے خود بھی پریشان ہوتی ہے لیکن کسی کو اپنے لیے پریشان ہوتا دیکھ نہیں سکتی ہے۔"

ماحول میں تناؤ پیدا ہو گیا۔ زینب نے نمرہ کا ہاتھ دبایا اور گھورا تو وہ خاموش ہو گئی لیکن ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ زینب بے اختیار نظریں چرا لی۔

عالیہ کو اس اسیچویشن میں اپنا آپ مس فٹ لگ رہا تھا۔ وہ تینوں ماحول کے تناؤ کو محسوس کر رہی تھی کہ اچانک گیٹ پر ہارن بجنے کی آواز سنائی دی۔

چوکیدار نے گیٹ کھولا تو ایک سیاہ رنگ کی گاڑی گھر کے اندر آئی اور پورچ میں رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا گیا اور نووارد دکھائی دیا۔ اس نے پہلے لان میں دیکھا جہاں وہ تینوں اسی کی طرف متوجہ تھی۔ پھر گاڑی کا دروازہ بند کرتا انہیں کی جانب آنے لگا۔ تھری پیس ڈنر سوٹ پہنے۔۔۔۔ معمولی نقوش۔۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ مرد ان کے پاس آیا۔ اس کے پاس آنے پر عالیہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس کی سنہری آنکھوں نے اس مرد کی سیاہ آنکھوں کو دیکھا۔ وہ آدمی بھی اسی کی طرف متوجہ تھا۔ اس مرد نے عالیہ کو یوں اپنی طرف دیکھتا پایا تو اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔ وہ زینب کے پاس آ کر ان کے سامنے سر جھکایا تو زینب نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

www.novelsclubb.com

"شایان بھائی آج آپ اتنی جلدی؟" نمرہ نے بے اختیار پوچھا۔

"ہاں مما نے کہا تھا کہ میں گھر آج جلدی آجاؤ تو میں آگیا۔ ویسے بھی آج آفس میں اتنا کام نہیں تھا۔" شایان نے بتایا تو نمرہ کو اچانک اپنی ماں کی دوپہر والی بات یاد آگئی۔

"ویل!! آپ تین عورتیں لان میں کھڑی کون سی راز و نیاز کی باتیں کر رہی ہے۔ کیا میں جان سکتا ہوں؟" شایان نے ان تینوں سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں بیٹا۔ عالیہ اور نمرہ اپنی دوستوں سے ملنے جا رہی تھی۔ بس میں انہیں سی آف کرنے والی تھی کہ تم آگئے۔"

زینب کی بات سن کر شایان کے تاثرات لمحے بھر کے لیے تبدیل ہوئے لیکن وہ مسکرا کر چھپا گیا۔

"ہم تو اسی آس میں رہ جائے گے کہ عالیہ کبھی ہمارے گھر آئے اور ہمارے ساتھ کچھ دیر وقت گزارے۔" شایان نے "ہمارے" پر زور دیا۔

عالیہ اس طرح ڈائریکٹ پوچھے جانے پر سٹپٹا گئی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! ایسی تو کوئی بات نہیں ہے آپ ہی مصروف رہتے ہے۔ میں تو اکثر گھر آتی ہوں آپ ہی گھر میں موجود نہیں ہوتے۔"

شایان عالیہ کا جواب سن کر مسکرایا مگر بولا کچھ نہیں۔ وہ عالیہ کو کچھ لمحے دیکھتا رہا تو عالیہ کنفیوز ہو گئی۔ اس نے نمرہ کو دیکھ کر بولا چلے۔ نمرہ جو زینب کے ساتھ پتا نہیں کونسی باتوں میں لگی ہوئی تھی۔ وہ بولی "ہاں چلو"

اس نے پھپھو کو اللہ حافظ کہا اور گیٹ کی جانب بڑھ گئی۔ نمرہ بھی اس کے پیچھے پیچھے جانے لگی۔ زینب گھر کے اندر چلی گئی۔ جبکہ شایان گیٹ کی طرف ہی دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

****

"تمہیں پھپھو سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔" عالیہ نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

"میں خود بھی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن وہ ہمیشہ مجبور کرتی ہے۔ میں آج جانا بھی نہیں چاہتی تھی لیکن انہوں نے مجھے زبردستی بھیجا ہے۔ میں نے منا کرنے کی بھر پور کوشش کی لیکن وہ نہیں مانی۔" نمرہ سامنے سڑک پر نظر جمائے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

پھر عالیہ کی جانب منہ کر کے بولی "وہ ہر بات میں اپنی چلاتی ہے۔ تم ہی بتاؤ میں کیا کرو؟ وہ کوئی ایک بات تو ہماری مان ہی سکتی ہے۔ ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی پچھلے ہفتے۔ ان کو ڈیپریشن کے اٹیک ہوا تھا جو کہ اب معمول

ہے۔جب جب اٹیک ہو گا تو وہ کئی دنوں تک اپنے آپ کو بیڈ روم تک محدود کر دے گی۔میں اور شایان بھائی ساری ساری رات جاگتے جاگتے گزار دے گے۔ان کے دروازے کے باہر کھڑے اندر سے توڑ پھوڑ کی آوازیں سنتے رہے گے۔ہم بہت زیادہ تکلیف میں ہوتے ہے ان کی تکلیف دیکھ کر۔تم بتاؤ ہم کیا کریں؟"

نمرہ کی آواز بولتے بتے بہت بلند ہو گئی تھی۔روانی سے بولنے کی وجہ سے اسے سانس بھی چڑھ گیا تھا۔اس نے کچھ لمحے خاموش ہو کر گہری سانسیں لی۔پھر پیسنجر سیٹ پر سر لگا کر اپنی بات کا دوبارہ آغاز کیا۔اب کی دفعہ بولی تو لہجہ شکشت خوردہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"ماما کو اب یہ بات مان لینی چاہیے کہ سالوں پہلے ایک طوفان آیا تھا۔جس کی لپیٹ میں ہمارا خاندان آیا تھا۔کہتے ہے نا کہ غم کی پانچ مراحل ہوتے ہے۔

انکار، غصہ، سودا بازی، ڈیپریشن اور قبولیت۔ لوگ آہستہ آہستہ ان مراحل کو پار کرتے ہے۔ ماما نے شروع کے تین مراحل پار کر لیے ہے۔ مگر ڈیپریشن میں وہ پھنس گئی ہے اور وہ اس میں پھنسے رہنا چاہتی ہے۔ ہم دنوں بہن بھائی نے انہیں اتنا سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ وہ سائکاٹرسٹ کے پاس جا کر اپنا چیک اپ کروائے مگر ان کو لگتا ہے کہ ہم انہیں پاگل کہہ رہے ہیں۔ وہ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتی ہے۔ ہماری زندگی بلکل ابنارمل بن گئی ہے۔ میری، شایان بھائی اور ماما ہم تینوں ایک نارمل لائف گزار سکتے ہے۔ اگر وہ کوشش کریں تو۔۔۔۔"

نمرہ کے سامنے منظر دھندلانے لگا۔ اس کی آنکھوں میں نمی اترنے لگ۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کو اسے یوں دیکھ کر بے اختیار ہمدردی ہوئی۔ کچھ دیر بعد عالیہ نے دوبارہ پوچھا "تم پھپھو کو قبول کرنے کے لیے بول رہی ہو لیکن کیا تم وہ سب قبول کر چکی ہو؟"

سیاہ آنکھوں میں مزید کرب اترا۔ اس نے آنکھیں میچ لی۔ پھر آہستہ سے آنکھیں کھولی۔ پھر جب اس نے جواب دیا تو اس کی آواز میں تکلیف واضح تھی "ہاں میں وہ سب قبول کر چکی ہو۔ جو ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن وہ "ہو چکا" ہے۔ قبول کرنے کے سوا میرے پاس کوئی دوسرا آپشن نہ تھا۔ مجھے لگتا تھا اس حقیقت کو قبولیت کے مرحلے کے بعد آپ اپنے غم کے ساتھ بلکل ٹھیک رہو گی، وہ آپ کو کبھی یاد نہیں آئے گا۔ مگر ایسا نہیں تھا۔ اس واقعے کا ایک ایک منظر مجھے یاد ہے جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا بس فرق یہ پڑا کہ ایک بوجھ دل پر سے ہٹا

www.novelsclubb.com

ورنہ اس کو یاد کر کے مجھے آج بھی اتنی ہی ازیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے جتنا پہلے دن کرنا پڑا تھا۔"

اس کے بعد وہ پھر خاموش ہوئی۔اس کے بعد بولی تو صرف اتنا ہی بولا "پلیز ہم اب کچھ دیر کے لیے خاموش رہے۔"

عالیہ نے سر اثبات میں ہلایا اور ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

****

"آپ نے آج نمرہ کو باہر جانے کی اجازت کیوں دی؟"

شایان غصے میں لاؤنج میں اپنی ماں کے سامنے کھڑا تھا۔زینب اپنے مخصوص صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔وہ اپنے بیٹے کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی جو ان سے سوال مانگ رہا تھا۔

"پہلی بات تو یہ اس نے مجھ سے اجازت نہیں مانگی میں نے اسے بھیجا۔ دوسری اور اہم بات یہ ہے کہ تم کون ہوتے ہو مجھ سے پوچھ گچھ کرنے والے؟ نمرہ میری بیٹی ہے اس کو کہاں بھیجنا اور کب بھیجنا ہے یہ مجھے تم نہیں بتاؤ گے۔" زینب نے متوازن مگر دوٹوک لہجے میں اپنی بات باور کروادی۔

www.novelsclubb.com

شایان اپنے بالوں پر انگلیاں پھرتا ہوا گہرے سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔اب جب وہ بولا تو اس کا لہجہ تھوڑا دھیما ہوا تھا۔

"میں آپ ہی کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ پچھلے ایک ہفتے سے آپ کمرے میں خود کو بند کیے بیٹھی تھی۔اتنے دنوں بعد تو آپ کمرے سے نکلی تھی تو بس ویسے ہی نمرہ کے یوں جانے پر تھوڑا غصہ آ گیا۔"

شایان بات کرتا ہوا سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔اتنے میں ملازمہ دو کپ چائے رکھ کر چلی گئی۔زینب نے اپنا چائے کا مگ ہاتھ میں پکڑا اور اسے دیکھتی کسی گہری سوچ میں پڑ گئی۔

شایان اپنی ماں کو دیکھتا رہا۔ وہ اپنی ماں سے کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ ان کے رد عمل سے بھی بخوبی واقف تھا۔ آخر کار اس نے اپنی ساری ہمت مجمع کی اور بات شروع کی۔

"وہ ماما مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔"

زینب نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ ان کا بیٹا ان سے کیا بات کرنے جا رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے شہر کی سب سے اچھی سائکاٹرسٹ سے ٹائم لیا ہے۔ وہ بہت اچھی ہے۔ آپ اس سے اپنا چیک اَپ کروائیں۔ دیکھ لیجیے گا شروع کے دو تین

سیشن میں آپ کا ڈیپریشن ٹھیک ہونا شروع ہو جائے گا۔میں نے بدھ کا ٹائم۔۔۔"زینب کی بس ہو گئی۔انہوں نے شایان کی بات کاٹی۔

"تمہارا مطلب کیا ہے ہاں؟مجھے دنیا کے سامنے پاگل کہلوانا چاہتے ہو۔کیوں تم لوگوں کے سامنے میرا مذاق بنا رہے ہو؟تم چاہتے ہو لوگ تمہاری ماں کو ایک پاگل سمجھے۔یہی چاہتے ہو نا تم۔"زینب حلق کے بل چلا رہی تھی۔

"میں یہ نہیں چاہتا ہوں۔میں بس آپ کا علاج کروانا چاہتا ہوں۔میں بس۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے علاج کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔مجھے کچھ بھی سمجھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں جانتی ہوں مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔بہتر ہو گا تم اپنے کام سے کام رکھو۔"

یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چلی گئی جبکہ شایان تاسف سے انہیں جاتا ہوا دیکھتا رہا۔

****

www.novelsclubb.com

مغرب کی اذان کو ہوئے زیادہ وقت نہیں گزرا تھا۔مسجد سے نمازی اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ میں حاضری دے کر اپنے گھروں اور دنیاوی کاموں کی طرف جا

رہے تھے۔ایسے میں اشفاق صاحب کے گھر میں آؤ تو کچن سے کھانا پکنے کی خوشبو نے نچلی منزل کو مہکایا ہوا تھا۔

عزاہ چولھے کے سامنے کھڑی ہانڈی میں رکھے سالن کی بھنائی کر رہی تھی۔اس کے گندمی رنگت کا چہرہ پر سکون دکھائی دے رہا تھا۔

کچن میں رکھی میز کے پاس کرسیوں میں سے ایک کے پر جائی یانہ بیٹھی تھی۔وہ سلاد بنانے میں مصروف تھی۔میز پر کھیرے، گاجرے، بند گوبھی، ٹماٹر اور سلاد میں استعمال ہونے والی سبزیاں پڑی تھی۔جائی یانہ کے ہاتھ مشینی انداز میں حرکت کر رہے تھے۔

عزاہ نے ہانڈی میں چمچہ ہلاتے ہوئے جائی یانہ کو بولا "جلدی گاجر کاٹو، ابھی اور بھی سبزیاں پڑی ہے۔"

"ہاں تو کاٹ ہی تو رہی ہوں، میں کونسا بیڈ میں لیٹی سو رہی ہو۔" جائی یانہ نے اس کی بات کا برا منالیا۔

اسی وقت نوال کچن کے اندر آئی۔انہوں نے نماز کے لیے ڈوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ ہاتھوں میں تسبیح لیے وہ کوئی ورد پڑھ رہی تھی۔اس کے بعد پہلے جائی جانہ پر پھونک ماری اور پھر عزاہ پر۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ان دونوں سے پوچھا"تم دونوں نے مغرب کی نماز پڑھ لی؟"

جائی یانہ اور عزاہ ایک ساتھ جواب دیا"جی"۔

ان کی بیٹیاں جانتی تھی کہ نماز اور دیگر دینی معاملات میں ان کی ماں ان کی ایک نہیں سنتی تھی۔وہ دین کے معاملے میں انتہائی سختی برتتی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کٹی ہوئی سبزیاں باؤل میں ڈال رہی تھی۔۔نوال ان ہی کٹی سبزیوں میں سے ایک کٹے ہوئے گاجر کے ٹکرے کو اٹھایا اور اس کو گھمایا۔وہ کچھ اس طرح

گولائی میں کٹا ہوا تھا کہ ایک طرف موٹائی زیادہ تھی جبکہ دوسری طرف کم تھی۔

نوال نے جائی یانہ کے منہ کے سامنے گاجر کا ٹکڑا کیا اور پوچھا "یہ کیا ہے؟"

"میری معلومات کے مطابق تو یہ ایک سبزی کا ٹکڑا ہے جسے اردو میں گاجر کہتے ہے اور انگلش میں (carrot) کہتے ہے۔ باقی زبانوں کا گوگل کر کے بتاؤں گی۔"

جائی یانہ نے سبزی کاٹتے ہوئے بڑے آرام سے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس کی یہ بات نوال کو مزید اشتعال دلا گئی۔ "بکواس بند کرو اپنی۔ ابھی تمہاری اردو انگریزی نکالتی ہو۔ ایک ڈھنگ سے گاجریں کاٹنی بھی نہیں آتی تمہیں تو!"

"اماں صرف ایک ہی ٹکڑا ایسے ہوا ہے۔ باقی دیکھے تو صحیح میں نے بلکل ٹھیک کاٹ رہی ہوں۔ آپ تو یونہی غصہ کر رہی ہے۔"

نوال جائی یانہ کی بات پر جل کر بولی "ہاں میرا ہی تو قصور ہے۔ میں ہی بلاوجہ غصہ کرتی رہتی ہوں۔ تم تو کچھ کرتی ہی نہیں ہو۔ تم نے تو زندگی میں کبھی غلطی کی ہی نہیں۔"

"دیکھے امی آپ خود ہی سچ بول رہی ہو۔یہی بات میں بولتی تو ابھی تک آپ مجھ کو جہنمی ڈیکلیئر کر چکی ہوتی۔"

نوال نے جائی یانہ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"مجھ سے باتوں کی بجائے اگر تم اپنا دھیان کام پر کرو تو اچھا ہو گا۔اب اگر تمہاری آواز آئی تو میں تمہارے سر پر بیلن مار دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ بھی ہانڈی پر ڈھکن رکھتے ہوئے جائی یانہ کو تنبیہ دی۔"جائی یانہ میں روٹیاں پکا رہی ہوں۔جب تک میں روٹیاں پکاؤ ساری سبزیاں کٹ کر پلیٹ

میں اچھی طرح سجی ہونی چاہیے اور اب تم نے سبزیاں کاٹتے ہوئے اپنی اڈ لمبی زبان پر قابو نہ رکھا تو اماں کو بیلن میں خود دو گی۔"

جائی یانہ نے یہ بات سن کر پہلے اپنی ماں اور بہن کی شکل پر دیکھا اور منہ بنا کر خاموشی سے سبزیاں کاٹنے لگی۔

کچن میں کچھ دیر خاموشی رہی۔ عزاہ نے روٹیاں پکاتے ہوئے محسوس کیا کہ اس کی ماں کسی سوچ میں گم ہے۔ جب وہ چوتھی روٹی بیلتے ہوئے عزاہ نے اپنی ماں سے پوچھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا امی! کیا سوچ رہی ہے؟"

"ایک کام کا کہنے آئی تھی لیکن اب میں بھول گئی ہوں۔اسی کو یاد کر رہی ہوں۔یہ ہے نا تمہاری بہن الٹی سیدھی باتوں میں لگا کر ضروری بات بھلوا دیتی ہے۔"نوال نے سارا الزام اپنے سامنے بیٹھی جائی یانہ پر لگا دیا۔

جائی یانہ پر جب خاموش اور اپنا کام کرنے کے باوجود الزام لگایا گیا تو اس کا منہ کھلا رہ گیا۔اس نے روٹی پکاتی عزاہ سے اپنی ماں کی شکایت کی۔"بجو،اب میں نے کیا کیا ہے جو اماں مجھ پر یوں الزام تراشی کر رہی ہے۔بھئی بات تو آپ بھولی ہو۔میں تھوڑی نا بھولی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"چپ چاپ کام کرو ورنہ بیلن یاد ہے نا" عزاہ بیلی ہوئی روٹی کو توے پر ڈالتے ہوئے اپنی دی ہوئی تنبیہ دوبارہ یاد دہرائی۔ جائی یانہ کڑھ کر رہ گئی۔

دوسری طرف نوال جائی یانہ کو دوبارہ آڑے ہاتھوں لیا۔ "نہیں بی بی، عزاہ میری ماں لگتی ہے جو اس کو میری شکایتیں لگا رہی ہو۔ ہر بات کا جواب تمہارے پاس موجود ہوتا ہے۔ جب سے موبائل آیا ہے تمہاری بد تمیزی تو عروج پر جاتی جا رہی ہے۔ یہ موبائل ہی تمہیں بگاڑ رہا ہے تمہارے ہاتھ سے وہ چھنتی ہو تو دیکھنا کس لائن پر اتی ہو"

www.novelsclubb.com

"اماں کبھی آپ مجھے درمیان میں لے آتی ہو تو کبھی موبائل کو۔ ابھی تو کسی نے موبائل کا ذکر بھی نہیں کیا ہے۔ اب اس معصوم موبائل کی کیا خطا ہے جو اس کو یوں لے آئی ہو؟" اب کی دفعہ جائی یانہ باقاعدہ احتجاج ریکارڈ کروایا۔

اماں جائی یانہ کو کچھ سخت سنانے ہی والی تھی کہ ان کو اپنی بھولی بات یاد آئی۔وہ عزاہ کی طرف دیکھ کر بولی "عزاہ! عالیہ کو تو کال کرو اور پوچھو کہاں ہے وہ؟ اور اس سے بولو جہاں کہیں بھی ہے فوراً گھر پہنچے۔مغرب بھی ہو گئی ہے۔تمہارے ابو اگر گھر آ گئے اور اسے گھر پر نا دیکھا تو تم جانتی ہو نا کتنا غصہ کریں گے۔"

عزاہ کا روٹی بیلتا ہاتھ سست پڑا

چہرے کے تاثرات سخت پڑے۔"جائی یانہ!! جب یہ سبزیاں کاٹ لو تو اماں کی بات اپنے فون سے کروا دینا" لہجے میں اگر سختی نا تھی تو نرمی بھی نا تھی

"میں نے تمہیں کہا ہے جائی یانہ کو نہیں!"

"ایک دفعہ آپ نے مجھے یوں ہی حکم دیا تھا اور میں نے اس کو کال بھی کی تھی اور آپ کی بات بھی بتائی تھی جس پر مجھے سامنے سے جواب ملا تھا کہ میں اس کی ماں نہ بنو اور نہ اس کی سگی ماں کو اس کے خلاف کروں"

جائی یانہ کے ہاتھ میں آخری کھیرا پڑا تھا۔ایک ہاتھ میں چھری پکڑے دوسرے میں کھیرا۔اس کی نگاہیں ٹینس بال کی طرح کبھی اپنی ماں کی جانب جا رہی تھی تو کبھی اپنی بہن پر۔

عزاہ آخری روٹی چولہے پر ڈالتے ہوئے تھوڑے سخت لہجے میں اپنی بات کو جاری رکھا۔"اسی طرح ایک دن آپ کو عالیہ کو گھر بلانا تھا اور آپ نے میرے موبائل سے کچھ سخت کہہ کر اس کو گھر بلا لیا۔گھر آ کر اس نے مجھ سے کہا

کہ میں خود کال نہیں کرتی تو آپ کو بھڑکا کر کال کروا دیتی ہوں۔اس لیے آپ کو عالیہ کو کال کرنی ہو تو جائی یا نہ یا گھر کے فون سے کال کر لیا کریں۔"

روٹی پک گئی۔عزاہ روٹی کو ہاٹ پاٹ میں ڈالا اور کچن سے باہر چلی گئی۔ اماں نے تاسف سے اس کو جاتا ہوا دیکھا

جائی یا نہ ساری سبزیاں کاٹ چکی تھی۔اس نے پلیٹ پر سلاد کو سجاتے ہوئے اپنی ماں سے سوال کیا"آخر یہ ہر وقت ایک دوسرے کی دشمن کیوں بنی پھرتی ہے؟"

www.novelsclubb.com

اماں نے اس کی بات کا جواب دیا "ایک وقت تھا کہ یہ دونوں ایک دوسرے پر جان چھڑکتی تھی۔ پتا نہیں ایسا کیا ہوا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے اتنی متنفر ہو گئی؟!"

"کیا!! آپ سچ کہہ رہی ہے؟" جائی یانہ واقعی حیران ہوئی تھی کیونکہ جب سے اس نے ہوش سنبھالا اپنی دونوں بہنوں کو یوں ہی لڑتے جھگڑتے ہوئے ہی دیکھا تھا۔

"میں کیوں کہنے لگی جھوٹ؟ جب تم چھوٹی تھی تب تک سب صحیح تھا۔"

"تو آپ نے جاننے کی کوشش نہیں کی کہ ان کے درمیان آخر کیا ہوا ہے؟"

نوال اس کے ہاتھوں سے سلاد کی پلیٹ لے کر جواب دیا۔

"شروع میں تو میں نے نظر انداز کیا۔ مجھے لگا بہنوں میں لڑائی اکثر رہتی ہے۔ لیکن ان دونوں کی لڑائیاں بڑھتی رہی۔ میں نے اس کی وجہ جاننے کی کوشش کی لیکن سب بے کار رہا۔ دونوں نے بات ٹال دی۔"

www.novelsclubb.com

"میں آپی کو کال کروں یا آپ بات کرو گی؟"

جائی یانہ نے کرسی پر سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بس میسج کر دو اور لکھنا کہ اماں کہہ رہی ہے کہ فوراً گھر پہنچو!"

"اچھا" کچن میں سے نکلتے ہوئے وہ بس یہ ہی بولی۔اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔

****

www.novelsclubb.com

عالیہ اور نمرہ بقیہ تمام سفر خاموش رہے۔وہ دونوں فاطمہ کیے سینڈ کیے ایڈریس میں پہنچ گئی۔ریستوران ان کے سامنے تھا۔گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ

دونوں ریستوران کے اندر آئی۔ پورا ریستوران اسکن اور بھورے رنگ کا امتزاج تھا۔ سامنے دیوار اسکن کلر کی تھی جس پر براؤن کلر کا دلفریب ڈیزائن ہوا تھا۔ باقی تمام دیواریں گلاس والز تھی۔ فرش پر اسکن کی ٹائلز جبکہ بھورے رنگ کی کرسیاں اور میزیں بچھی ہوئی تھی۔

فاطمہ اور صوفیہ (ان کی دوست) ابھی تک نہیں آئیں تھیں۔ وہ ایک خالی ٹیبل پر آ کر بیٹھ گئے اور ان کا انتظار کرنے لگے۔ عالیہ کو بیٹھے ہوئے بار بار کسی کی نگاہیں خود پر جمی محسوس ہوتی۔ جب وہ سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھتی تو کوئی دکھائی نہ دیتا۔ وہ اس کو اپنا وہم سمجھ کر نظر انداز کرتی رہی۔

www.novelsclubb.com

ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن ان دونوں کے سوا کوئی نہ آیا۔

"ہمیں بلا کر خود پہنچ نہیں رہی ہے!" عالیہ نے اکتاہٹ سے کہا۔
ڈیڑھ گھنٹے سے وہ دونوں انتظار کر رہی تھی۔

"ایسا کرتی ہوں میں کال کرتی ہوں دونوں کو!" نمرہ یہ کہہ موبائل پر نمبر ڈائل ہی کر رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر سامنے سے آتی دو لڑکیوں پر پڑی۔ دونوں کو دیکھ کر معلوم ہو گیا تھا کہ دونوں کا تعلق ایلیٹ کلاس سے ہے۔

ٹو پس اور جینز میں ملبوس۔ لائٹ میک اپ۔ ہیل کی ٹک ٹک کرتی آواز۔ دونوں لڑکیاں نازک اندامی سے چلتی ان ہی کی ٹیبل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آ گئی دونوں!" نمرہ ان دونوں کا مکمل جائزہ کر لینے کے بعد عالیہ کو بتایا۔ عالیہ کی انکی طرف کمر تھی۔ اس نے نمرہ کی نگاہوں کی سمت دیکھا تو اسے بھی وہ دونوں دکھائی دی۔

"ہیلو عالیہ!"

"ہیلو نمرہ!"

www.novelsclubb.com

فاطمہ اور صوفیہ اپنی کرسیوں پر بیٹھتی ان دونوں سے مخاطب ہوئی۔

"کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ چھ بجے کا ٹائم دے کر ساڑھے سات بجے کون آتا ہے؟" عالیہ نے آتے ہی ان پر چڑھائی کی۔

"اوہ پلیز عالیہ! آتے ساتھ ہی تم سنانے نہ بیٹھ جانا۔ ہم دونوں کو آرام سے بیٹھنے تو دو۔" صوفیہ نے اس کو ٹوکا۔

"نہیں ابھی بتاؤ مجھے" عالیہ نے کسی ضدی بچے کی طرح بولا۔

www.novelsclubb.com

"میری تو کار خراب ہو گئی تھی۔ ڈرائیور میکینک کے پاس گیا تھا بس اسی لیے لیٹ ہو گئی" صوفیہ نے اپنی وجہ بتا کر اپنی جان چھڑوائی۔

"اور آپ محترمہ؟!" عالیہ نے اب فاطمہ سے پوچھا۔

"میں تو بلکل تیار تھی۔ میں جانے ہی والی تھی کہ میں نے دیکھا میرا پرس میری شرٹ سے میچ نہیں ہو رہا۔ اور میں نے وارڈروب میں دیکھا تو کوئی بھی پرس میری ٹی شرٹ سے میچ نہیں کر رہا تھا۔ اس لیے مجھے شرٹ چینج کرنی پڑی۔ جس کی وجہ سے مجھے میک اپ اور جیولری دونوں بدلنا پڑا۔" لہجے میں دنیا بھر کا غم سمیٹے فاطمہ نے اپنی یہ دکھی کہانی اپنی دوستوں کو سنائی۔

صوفیہ نے اس کے اس بہانے پر باقاعدہ سر پکڑ لیا جبکہ عالیہ کلس کر رہ گئی۔

"بندہ بہانہ تو ایسا بنائے جس کا کوئی بھروسہ تو کر سکے۔" عالیہ نے دل میں سوچا لیکن کہہ نہ پائی۔

ابھی عالیہ یہ بھی پوچھنے والی تھی کہ تم دونوں "اتفاق" سے ایک ساتھ کیسے ریستوران پہنچی کہ نمرہ نے اس کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کو مزید بولنے سے روکا اور خود سب کو مخاطب کیا۔ "اب اس تفتیش کو بند کرو اور ویٹر سے مینیو منگواؤ۔ ایک گھنٹے سے بیٹھے ہے ابھی تک کچھ آرڈر نہیں کیا۔ اب تو ویٹر بھی گھور رہے ہیں!" آخری بات نمرہ نے مسکرا کر کی۔

www.novelsclubb.com

"ہم کیا کریں تمہاری کزن ہی کہ سوالات ختم نہیں ہو رہے تھے۔" صوفیہ نے طنز کیا جس پر عالیہ نے آنکھیں گھمائی۔

ویٹر نے آکر ان چاروں کے آگے مینیو رکھا۔عالیہ اپنا آرڈر دے چکی تھی جبکہ وہ تینوں ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ کیا منگوائے اتنے میں اس کے موبائل پر میسج آیا اس نے نوٹیفکیشن دیکھا تو میسج

جائی یانہ کے نمبر سے آیا تھا۔اس نے میسج پڑھا تو جائی یانہ اسے بتا رہی تھی کہ امی غصہ ہے اور اسے فوراً گھر بلا رہی ہے۔

عالیہ نے میسج ٹائپ کیا"امی کو بتا دو کہ ابھی تو ہم آرڈر دے رہے ہیں۔ کھانا کھانا تو ابھی باقی ہے۔"

"اوہ مائی گاڈ! آپ کہہ رہی ہو کہ یہ بات کہ تم ابھی آرڈر دے رہی ہو اور ابھی کھانا باقی ہے۔ یہ بات امی کو بتاؤں۔ کیوں امی کا بی پی شوٹ کروانا ہے؟" فوراً جواب دیا گیا۔

ءجائی یا نہ! جتنا کہا ہے اتنا کرو۔ ورنہ میں آکر تمہیں بتاؤں گی۔"

یہ کہہ کر اس نے میسج سینڈ کر دیا اور موبائل ہینڈ بیگ میں ڈال دیا۔

وہ تینوں اپنا آرڈر لکھوا چکی تھی اور ویٹر ان کا آرڈر لے کر چلا گیا۔

****

ایک گھنٹے بعد اگر دوبارہ ان کی ٹیبل کی طرف واپس آؤ تو ان کی ٹیبل پر پلیٹیں بکھری ہوئی تھی۔ پلیٹوں پر چکنائی اور کھانے کے بچے ہوئے ذرات پڑے ہوئے تھے۔ وہ چاروں اپنا کھانا ختم کر چکی تھی اور جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ عالیہ اپنا موبائل ہینڈ بیگ سے نکالتی کھڑی ہوئی تو فاطمہ کی نظر اس کی سینڈل پر پڑی۔

"سینڈل تو تمہاری بہت پیاری ہے۔"

www.novelsclubb.com

اپنی سینڈل کی تعریف سن کر عالیہ کھل کر مسکرائی۔ اس نے فاطمہ کو بتایا۔

"ابو نے گفٹ کیے تھے۔مجھے میری پچھلی سالگرہ پر"

"لیکن عزاہ جو ماموں نے بریسلٹ دیا تھا۔وہ بھی بہت پیارا تھا۔"نمرہ نے انتہائی ہلکے پھلکے لہجے میں اپنا کمنٹ دیا۔

نمرہ کی بات سن کر عالیہ کی مسکراہٹ پھیکی ہوئی۔وہ جو اپنی سینڈل کی تعریف پر خوش ہوئی تھی۔عزاہ کا نام سن کر اس کا سارا موڈ خراب ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"عزاہ کا ذکر کرنا ضروری تھا کیا نمرہ؟!"وہ کہنا تو یہی چاہتی تھی لیکن جب بولی تو بس اتنا ہی کہا"چلے نو بجے سے پہلے گھر پہنچنا ہے"

نمرہ نے سر ہلایا۔ وہ چاروں صدر دروازے کی جانب بڑھنے لگی۔ فاطمہ اور صوفیہ آگے تھی۔ وہ دونوں کسی بات پر بحث کر رہی تھی۔ نمرہ درمیان میں چلتی کسی گہری سوچ میں گم دکھائی دیتی تھی۔ جبکہ عالیہ ان سب سے پیچھے موبائل پر لگی تھی۔ ایسے میں ایک گھنگرالے بالوں والا ویٹر ان کی مخالف سمت سے آتا دکھائی دیا۔ اس نے ٹرے پکڑی ہوئی تھی جس میں تین کافی کے کپ تھے۔ وہ بڑے آرام سے ان کی دائیں جانب میں سے گزر رہا تھا کہ اچانک اس ویٹر کا توازن بگڑا اور ٹرے اس کے ہاتھوں میں سے چھوٹ گئی۔ عالیہ اس کے سامنے سے گزر رہی تھی ٹرے جب چھوٹی تو کافی عالیہ کے ہاتھ میں گر گئی۔ عالیہ موبائل میں مگن تھی۔ اچانک اپنے ہاتھ پر گرم مائع گرنے پر وہ بلبلا اٹھی۔ اس نے بدحواسی میں پیچھے قدم کیا تو بائیں پاؤں کے سینڈل کی نازک سی ہیل ٹوٹ گئی۔ وہ توازن قائم نہ رکھتے ہوئے گر پڑی۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ عالیہ کو سمجھ میں ہی نا آ پائی۔

www.novelsclubb.com

نمرہ نے عالیہ کو گرا دیکھا تو اس کے پاس آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور اس کا جلا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا۔ فاطمہ اور صوفیہ نے ویٹر کو آڑے ہاتھوں لیا۔ پورے ہوٹل میں بدمزگی پھیل گئی۔ عالیہ ابھی تک سارے معاملے کو پراسس نہیں کر پائی تھی۔

عالیہ کے حواس اس وقت بیدار ہوئے جب اس نے کسی اجنبی شخص کو اپنے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھتے اور نمرہ سے اس کا ہاتھ چھڑاتے ہوئے اس شخص کی گرفت میں محسوس کیا۔ اس نے اس شخص کو دیکھا تو کوئی تینتیس برس کا ایک وجیہہ آدمی تھا۔ وہ ٹو پیس سوٹ میں ملبوس عالیہ کا ہاتھ کو فکر مندی سے دیکھ رہا تھا۔ عالیہ نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی نمرہ کو دیکھا وہ بھی الجھن سے سامنے بیٹھے اس

آدمی کو دیکھ رہی تھی۔اسے فوراً یاد آیا کہ اس کا ہاتھ ابھی تک اس آدمی کی گرفت میں ہے تو اس نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچا۔

اس شخص کے تاثرات بدلے جو بتائے نہیں جا سکتے۔

"آپ کا ہاتھ بری طرح جلا ہے۔میرے پاس دوائی ہے جو جلی ہوئی جلد پر لگاتے ہے آپ کہے تو دے دوں؟"مردانہ گھمبیر آواز عالیہ کے کانوں میں ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے"عالیہ نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ وہ اپنی ہیل دیکھ رہی تھی جو ٹوٹ چکی تھی۔اب وہ بلکل بھی پہنی نہیں جا سکتی تھی۔

"کچھ دیر بعد آپ کے ہاتھوں پر چھالے بن جائے گے۔میں تو آپ کے لیے ہی کہہ رہا ہوں اگر آپ کو نہیں چاہیے تو ٹھیک ہے۔" وہ یہ کہہ کر اٹھ گیا اور جانے کے لیے مڑ گیا۔

عالیہ اس شخص کو نظر انداز کیے اپنے سینڈل کے اسٹریپ اتار رہی تھی کہ اچانک اسے اپنے ساتھ بیٹھی نمرہ کی آواز سنائی دی۔

"آپ ایسا کریں دوائی لادے۔" اس شخص نے ابھی کچھ قدم ہی لیے تھے کہ اسے لڑکی کی آواز اپنے پیچھے سے سنائی دی۔اس نے مڑ کر دیکھا تو نمرہ اسے ہی دیکھ رہی تھی جبکہ عالیہ نمرہ کو گھور رہی تھی۔

"اوکے میں لا دیتا ہوں" یہ کہہ کر وہ شخص رکا نہیں بلکہ آگے چل دیا۔
نمرہ اسے جاتا ہوا ہی دیکھ رہی تھی جب عالیہ نے اس کو کندھے سے جھنجھوڑا۔

"کیا ضرورت تھی کسی بھی راہ چلتے سے مدد مانگنے کی؟"

"میں نے تو تمہارا ہی سوچا تھا۔!"

www.novelsclubb.com

"میرے لیے سوچنے کے لیے ابھی میں موجود ہوں"

"اب تو میں نے کہہ دیا۔اب تو کچھ نہیں ہو سکتا۔"نمرہ نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔عالیہ جل کر رہ گئی۔

عالیہ اپنے دوسرے ہاتھ میں سینڈل اسٹریپ سے پکڑے کھڑی ہوئی تو اس کے بائیں پاؤں میں درد کی لہر اٹھی مگر درد اتنا زیادہ نہ تھا کہ وہ خود چل نہ پائیں۔اس لیے برداشت کر گئی۔

نمرہ اور عالیہ اپنے سامنے فاطمہ اور صوفیہ کو دیکھا جو ویٹر پر برس رہی تھی۔وہ ویٹر کو صفائی دینے کا موقع تک نہ دے رہی تھی۔ان کے ساتھ ریستوران اے مینیجر بھی ساتھ کھڑا تھا جو ہنگامہ سن کر اپنے آفس سے نکلے تھا۔وہ فاطمہ اور صوفیہ کو ٹھنڈا کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا لیکن وہ کسی طرح خاموش نہیں ہو رہی تھی۔

"آپ کا اسٹاف اتنا غیر ذمے دار ہیں کہ آپ کے ویٹر نے میری دوست پر گرم کافی گرادی اور اپنی غلطی ماننے کی بجائے یہ جھوٹے بہانے بنا رہا ہے۔"صوفیہ نے مینیجر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"دیکھے میں جھوٹے بہانے نہیں بنا رہا ہوں وہ تو....."ویٹر نے بولنے کی کوشش ہی کی کہ فاطمہ نے اس کی بات دوبارہ کاٹ دی۔

"ہم بہت اچھے سے جانتے ہے کہ تم کیا کر رہے ہو اور کیا نہیں۔اس لیے ہم پر تمہاری جھوٹی سچی کہانیوں کا کوئی اثر نہیں پڑے گا"

www.novelsclubb.com

ویٹر اپنے بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ مینیجر کی آواز اسے سنائی دی۔

"تم اندر جاؤ۔اب تم سے میں بعد میں ہی بات کروں گا۔"

مینیجر نے جس لہجے میں اپنی بات کہی ویٹر کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بج گئی۔وہ کہنا تو بہت کچھ چاہتا تھا لیکن وہ خاموشی سے بوجھل دل لیے وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

مینیجر اب آرام سے ان دونوں کو سمجھا رہا تھا اور وہ دونوں ان کی بات اب بگڑے تیور مگر خاموشی سے سن رہیں تھیں۔

****

اشفاق کے گھر کی طرف واپس آؤ تو جائی یانہ اپنے سنگل بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بڑے آرام سے ایک کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔اس کے مطالعہ میں خلل اشفاق کی گاڑی کے ہارن بجنے سے ہوا۔جائی یانہ ایک دم سیدھی بیٹھی اور بیڈ کے ساتھ رکھی چھوٹی میز سے اپنا موبائل اٹھایا۔کوئی میسج نہیں آیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا گھر آ چکے ہے، جتنی جلدی ہو سکے گھر پہنچو۔" جائی یانہ نے عالیہ کو میسج کیا اور کتاب بیڈ پر ہی رکھ کر کھڑی ہو گئی۔اپنے کمرے سے نکل کر وہ تیزی

سے سیڑھیاں اترنے لگی۔ابھی دو تین اسٹیپ باقی تھے کہ جائی یانہ نے اشفاق صاحب کو گھر میں داخل ہوتے دیکھا۔انکو دیکھ کر اس نے اپنی رفتار کم کی اور انہیں سلام کیا۔

"السلام علیکم"

"وعلیکم اسلام"

www.novelsclubb.com

اب وہ اشفاق کے ساتھ چل رہی تھی۔ان دونوں کا رخ لاؤنج کی جانب تھا۔

"کیسا گزرا آپ کا دن؟" جائی یانہ نے سوال کیا۔

"مصروف!" اشفاق نے جواب دیا۔ "تمہارا کیسا گزرا؟"

"میرا بھی بہت زیادہ مصروف دن تھا۔" جائی یانہ نے بتایا۔

وہ دونوں لاؤنج میں آکر صوفے پر بیٹھ گئے۔ عزاہ کچن سے پانی کا گلاس لے کر لاؤنج میں آگئی اور اشفاق صاحب کو تھما دیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ جانے لگی تو ایک نظر جائی یانہ کو دیکھا اور طنز کیا "آپ بھی کبھی کھانا لگانے میں مدد کر دیا کریں۔"

"ہاں تو سلاد تو بنا کر دے دیا۔" فوراً جواب دیا گیا۔

"میری سات نسلوں پر احسان کیا آپ نے۔" عزاہ جواب دیتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد نوال نے ڈائننگ ہال سے آواز لگائی کہ کھانا لگ چکا ہے تو اشفاق اور جائی یانہ ڈائننگ ہال میں چلے گئے۔ ڈائننگ ہال میں آتے ہی اشفاق نے عالیہ کا پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ کہاں ہے؟"

ان کی یہ بات سن کر ان تینوں کو سانپ سونگھ گیا۔

نوال نے بات بنانے کی کوشش کی مگر ان سے پہلے ہی عزاہ نے انہیں سچ بتا دیا۔

"بابا وہ دوستوں کے ساتھ کسی ریستوران گئی ہے۔اب تو آتی ہی ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ کی بات سن کر اشفاق کی آنکھوں میں پہلے حیرت اور پھر غصہ جھلکا۔انہوں نے پہلے ڈائننگ ہال کی دیوار پر لگی کلاک کو دیکھا جو پونے نو ہونے کا بتا رہی تھی۔پھر نوال کو دیکھا جو گھبرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"پونے نو ہو رہے ہیں اور بڑی بیٹی آرام سے گھر سے باہر ہے۔یہ بات بھی مجھے تب پتا چلی جب میں نے خود پوچھا ورنہ کسی نے بتانے کی زحمت نہیں کرنی تھی۔"اشفاق صاحب نوال کی طرف دیکھتے ہوئے برہمی سے بول رہے تھے۔

"کب گئی تھی وہ؟"اب کی دفعہ سوال عزاہ سے کیا گیا۔

"پانچ یا ساڑھے پانچ بجے۔"عزاہ نے کنفیوژ ہوتے بتایا۔

"کسی نے اسے کال یا میسج کیا بھی ہے یا اس کی بھی زحمت نہیں ہوئی۔" اشفاق نے طنزاً بولا۔

"میں نے میسج کیا تھا بابا۔ آپی کی دوست کچھ لیٹ پہنچی تھی ورنہ آپی جلدی آجاتی۔ اب تک تو وہ نکل گئی ہو گی۔" جائی یانہ نے ان کو تفصیل سے بتایا۔

"اتنی دیر ہو چکی ہے اور آپ کو کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ آپ کیسی ماں ہے۔ میں نے آپ کو بلکہ بچوں کو بھی بتایا ہوا ہے کہ مغرب کے بعد مجھے اپنے سارے بچے گھر پر ہی ملے۔ لیکن آپ کوئی توجہ دے تو بچے ان باتوں کو سنجیدگی

سے لے گے نا۔"اشفاق نوال کو ڈانٹ رہے تھے۔نوال سر جھکائے خاموشی سے ان کی ڈانٹ سن رہی تھی۔

"اتنی بھی دیر نہیں ہوئی۔ کھانا بھی ٹھنڈا ہو رہا ہے ہم کھانا کھا لیتے ہے۔"جائی یانہ نے ماحول کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔اس کی بات سن کر ڈائننگ ہال میں بیٹھے تمام نفوس نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ اس نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

اشفاق نے ایک سخت نظر نوال پر ڈالی اور ڈائننگ ہال سے باہر نکل گئے۔ان کو باہر جاتا دیکھ کر جائی یانہ بھی ان کے پیچھے چل دی۔

نوال کرسی پر سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"کوئی موقع نہیں چھوڑتی ہو تم تینوں مجھے ذلیل کروانے کا۔"

عزاہ نے ان کے کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

ڈائننگ ٹیبل پر رکھا کھانا ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ایک بات تو یقینی تھی جب تک عالیہ گھر واپس نہیں پہنچے گی تب تک کوئی کھانا نہیں کھائے گا۔

www.novelsclubb.com

****

ریستوران میں دوبارہ سکون قائم ہو چکا تھا۔ کچھ دیر پہلے والا شور اب ختم ہو گیا تھا۔ فرش پر گری کافی صاف ہو گئی تھی۔ ایسے میں عالیہ کونے کی میز کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھی اپنا ہاتھ نمرہ کے سامنے کیے ہوئے تھی۔ نمرہ کے ہاتھ میں ٹیوب تھی جس میں سے وہ کریم نکال کر عالیہ کے جلے ہوئے ہاتھ پر لگا رہی تھی۔ فاطمہ اور صوفیہ ان کے پیچھے کھڑے ان کو دیکھ رہے تھے۔ مینیجر ان کے دائیں طرف کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی۔ اس نے بہت مشکل سے فاطمہ اور صوفیہ کو قابو کیا تھا۔ اسے یہی ڈر تھا کہ وہ دونوں دوبارہ ہنگامہ شروع نہ کر دیں۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کے بلکل سامنے وہ شخص کھڑا تھا وہ عالیہ کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ عالیہ کو پہلے ہی جلن ہو رہی تھی اوپر سے اس شخص کا یوں اسے دیکھنا اسے

زہر لگ رہا تھا۔اس کا دل چاہ رہا تھا اس شخص کا منہ توڑ دے لیکن بمشکل ضبط کیے وہ بیٹھے رہی۔

نمرہ نے جب دوائی لگا دی تو سامنے کھڑے اس وجیہہ شخص کو دیکھ کر مسکرا کر کہا "آپ کا بہت بہت شکریہ"

"شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں" اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا لیکن لہجہ سنجیدہ تھا۔

www.novelsclubb.com

نمرہ نے ٹیوب کا ڈھکن بند کر کے اس شخص کی جانب بڑھا دی جو اس نے لے لی۔ وہ جانے ہی لگی تھی کہ نمرہ نے ایک خیال کے تحت اس سے پوچھا "آپ کا نام کیا ہے؟"

اس شخص نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھی ان دونوں لڑکیوں کو دیکھا۔ سنہری آنکھوں والی لڑکی سارے جہاں کی بیزاری انے اندر سموئے کسی اور جانب دیکھ رہی تھی جبکہ سیاہ آنکھوں والی لڑکی اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"میرا نام آریان جہانگیر ہے۔" یہ کہہ کر وہ رکا نہیں چلا گیا۔

"تم اس کا انٹرویو لے رہی تھی جو اس کا نام پوچھا؟!" عالیہ نے طنزیہ پوچھا۔

"میں نے تو بس یونہی پوچھ لیا، تم تو پیچھے ہی پڑ جاتی ہو۔" یہ کہہ کر وہ اٹھ گئی۔ عالیہ بھی اٹھ گئی۔ اس کے ہاتھ میں اپنے ٹوٹے جوتے تھے۔ وہ ننگے پیر ہی گھر جانے کا سوچ کر شرمندہ ہونے لگی مگر اب کوئی چارہ نہیں تھا۔ اسے یونہی گھر پہنچنا تھا۔

صوفیہ اور فاطمہ نے ان دونوں کو جاتا دیکھا تو ان کے پیچھے چل دی۔ مینیجر اپنی جگہ پر کھڑا ان کو جاتا دیکھ رہا تھا۔ جب وہ نکل گئیں تو اللہ کا شکر ادا کیا اور اپنے آفس کی جانب چلا گیا۔

ریستوران کے کچن میں آؤ تو گھنگرالے بالوں والا ویٹر منہ پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔اس کا ساتھی ویٹر اس کے قریب آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو بتایا "علی صاحب (ریستوران کے مینجر) نے ان لڑکیوں کو یہ کہہ کر خاموش کرایا تھا کہ وہ تمہیں نوکری سے نکال دے گے۔"

گھنگرالے بالوں والے ویٹر نے سر اٹھا کر نم آنکھوں سے اپنے ساتھی ویٹر کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں اسے اپنے لیے ہمدردی دکھائی دی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی میری بات سن ہی نہیں رہا۔سب اپنی کہے جا رہے ہیں۔میری بات بھی تو کوئی سنے۔"

ویٹر کو بے اختیار ہمدردی ہوئی۔ وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر آگے چل دیا۔

گھنگرالے بالوں والے ویٹر نے ایک دفعہ دوبارہ اپنا سر پکڑ لیا۔

****

اشفاق اپنے گھر کے پورچ میں کھڑے بار بار ایک نمبر ڈائل کر رہے تھے لیکن سامنے سے ایک ہی بات بار بار نسوانی آواز میں انہیں بتائی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا ملایا ہوا نمبر اس وقت بند ہے۔ برائے مہربانی کچھ دیر بعد کال کیجئے گا۔"

جائی یانہ گھر کے اندر داخل ہونے والے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی تھی۔وہ ان کو پریشان دیکھ کر خود بھی پریشان ہو رہی تھی۔

"اس لڑکی کا فون کیوں آف ہے؟!"اشفاق صاحب اس کا نمبر دوبارہ ڈائل کرتے ہوئے جھنجھلا کر کہا۔

جائی یانہ آہستہ آہستہ چلتی اشفاق صاحب کے پاس چلی گئی اور انہیں حوصلہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"انشاءاللہ آپی جہاں بھی ہو گی، ٹھیک ہو گی۔دیکھیے گا ابھی کچھ ہی دیر میں ان کا ہارن گیٹ پر بجے گا اور میں بھاگتی ہوئی دروازہ کھولو گی۔"

"اللہ کریں جو تم کہہ رہی ہو، وہی ہو۔"

اتنے میں عزاہ پورچ میں آئی اور اشفاق کو بتایا۔" بابا نمرہ بھی عالیہ کے ساتھ گئی تھی۔ میں نے پھپھو سے پوچھا تو وہ کہہ رہی تھی کہ نمرہ بھی ابھی تک گھر نہیں پہنچی۔"

"تمہیں پہلے نمرہ کو کال کرنی چاہیے تھی۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے پہلے اسے ہی کی تھی لیکن کال تو جا رہی ہے لیکن وہ کال اٹینڈ نہیں کر رہی ہے۔ اسی لیے میں نے زینب پھپھو کو کال کی۔"

"ایک کال نہیں اٹھا رہی تو دوسری نے فون ہی بند کیا ہوا ہے۔ دونوں ہی غیر ذمہ دار ہے۔"

"تم جا کر نمرہ کو کال کرتی رہو۔ میں تب تک عالیہ کے نمبر پر ٹرائے کرتا ہو۔" یہ کہہ کر وہ دوبارہ عالیہ کو کال کرنے لگے۔ عزاہ گھر کے اندر چلی گئی۔ جائی یا نہ دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگی۔

www.novelsclubb.com

****

"یار گاڑی تو آہستہ چلاؤ" نمرہ نے اس کو تیز سپیڈ میں ڈرائیو کرنے پر ٹوکا۔

"مجھے جلد از جلد گھر پہنچنا ہے تم جانتی ہو بابا کتنے غصہ ہو گے۔ مجھے تو سوچتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا ہے۔ آج تو اماں اور بابا کوئی بھی نہیں بخشے گا" عالیہ اپنے ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتے ہوئے بولی۔

"پھر بھی تم پہلے ہی ایک ہاتھ سے ڈرائیو کر رہی ہو۔ میں تو تمہارے لیے ہی بول رہی ہو۔" نمرہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"اس وقت میری فکر نہ کرو اور بس یہ دعا کرو کہ کسی طرح معاملہ سنبھل جائے۔"

"یار ابھی تو نو ہی بجے ہے تم تو یوں کہہ رہی ہو جیسے آدھی رات ہو گئی ہو۔" نمرہ اس کی پریشانی کو بے وجہ سمجھ رہی تھی۔

یہ بات تم مجھے نہیں اپنے ماموں ممانی کو سمجھاؤں۔ وہ تو مغرب کے بعد جانے کو ہی اچھا نہیں سمجھتے۔ آج تو مجھے گھر پہنچتے ہوئے عشاء کا وقت ہو چکا ہے۔"

ان کی گاڑی اس کالونی میں آ گئی تھی جہاں نمرہ کا گھر تھا۔ نمرہ کو اچانک یاد آیا "عالیہ جب تم گری تھی تو تمہارا موبائل بھی گر گیا تھا۔ میں نے تمہارا موبائل اٹھا لیا تھا۔

یہ لو پکڑو"اس نے اپنے پرس میں سے عالیہ کا موبائل نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔

موبائل کے ذکر پر اس کو یاد آیا کہ وہ اپنی آنے کی اطلاع تو گھر والوں کو دے سکتی تھی۔اس نے نمرہ کو کہا"میرے موبائل سے گھر کے نمبر پر میسج تو کر دو کہ میں آ رہی ہو۔"

"تمہارا موبائل آف ہے۔"نمرہ موبائل آن نا ہونے پر بولی۔

www.novelsclubb.com

"یا اللہ!آج ہی سب کچھ ہونا ہے"عالیہ نے بسی سے بولا۔

"ایسا کرو تم اپنے فون سے کال کر دو" عالیہ کے دماغ میں آئیڈیا آیا۔

"میرا بیلنس نہیں ہے۔ میں گھر پہنچ کر ماموں کو کال کر کے بتا دو گی۔ ویسے بھی اب تو تم دس منٹ میں گھر پہنچ جاؤ گی۔" نمرہ نے اس کو اس کا مسئلہ حل کر دیا۔ عالیہ نے کوئی جواب نہ دیا۔

گاڑی نمرہ کے گھر کے گیٹ کے سامنے رکی۔ گاڑی سے اترنے سے پہلے نمرہ نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا "رات ہو رہی ہے۔ اگر تم کہو تو میں شایان بھائی کو کہہ کر انہیں تمہارے ساتھ بھیج دوں؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں رہنے دو تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں دس منٹ میں گھر پہنچ جاؤ گی تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلاوجہ اپنے بھائی کو بھی تکلیف دو گی۔"

دونوں میں الوداعی کلمات کا تبادلہ کیا۔ نمرہ اپنے گھر کے گیٹ کی جانب بڑھ گئی جبکہ عالیہ اپنی گاڑی سٹارٹ کر کے اپنے گھر کی جانب بڑھ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

احمد اور پروین کے انتقال کے بعد حسن صاحب بہت خاموش ہو گئے۔ وہ بس اپنے کام سے کام رکھنے لگے۔ ان کا دنیاداری میں بلکل دل نہیں لگا کرتا۔ ان کا

معمول ہو گیا تھا صبح گھر سے دوکان آنا اور رات دوکان سے گھر۔انہوں نے اپنے دوستوں میں اٹھنا بیٹھنا بلکل ختم کر دیا۔

مریم کچھ عرصے میں سنبھل گئی تھی وہ جانتی تھی کہ اب ان پر دو نہیں بلکہ چار بچوں کی ذمہ داری ہے۔اپنی دونوں بیٹیوں اور اشفاق اور زینب میں انہوں نے کوئی فرق نہ رکھا۔چاروں کو انہوں نے یکساں محبت دی۔

اشفاق پر اپنے ماں باپ کی موت کا بہت اثر پڑا تھا۔آٹھ سال کی عمر میں ہی ان کی طبیعت میں سنجیدگی اور خاموشی آگئی تھی۔وہ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلتے نہیں تھے بلکہ اپنا زیادہ تر وقت پڑھائی میں ہی صرف کرتے۔پڑھائی سے فارغ ہو کر وہ شام کو حسن کی دوکان میں جا کر ان کی مدد کروا دیتے۔ان سب میں سب زیادہ عجیب چیز یہ تھی کہ وہ زینب کے ساتھ نہیں رہتے تھے۔شروع میں تو

کسی نے دھیان نہیں دیا لیکن آہستہ آہستہ جب زینب کچھ بڑی ہوئی تو زینب محسوس کرنے لگی کہ اس کا بھائی اس سے بلکل بھی بات نہیں کرتا۔ وہ اگر اپنے بھائی کے پاس جاتی، تو وہ اٹھ کر چلا جاتا۔

زینب نے یہ بات مریم کو بتائی تو انہوں نے بولا یہ تمہارا وہم ہے وہ تو سب کے ساتھ اس کا رویہ یونہی ہے۔ لیکن زینب یہ دیکھ کر حیران ہوتی کہ ام ہانی اور نوال کے ساتھ ان کا رویہ بلکل نارمل ہے۔ اس کا بھائی اپنی کزنز سے باتیں بھی کرتا اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کبھی کبھار مسکرا بھی دیتے۔

www.novelsclubb.com

زینب کو بلکل بھی سمجھ نہ پائی اگر اشفاق کا رویہ بقول اس کی چچی کے سب کے ساتھ ایک طرح کا ہی ہے تو میرے ساتھ بیٹھ کر میرا بھائی بات کیوں نہیں کرتا۔

ان سب میں کچھ تو عجیب تھا۔بہت زیادہ عجیب!

****

"میں عالیہ کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔"اشفاق لاؤنج میں آکر اپنی گاڑی کی چابیوں کو پکڑتے ہوئے اعلان کیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اسے کہاں ڈھونڈنے گے؟آپ کے پاس تو ایڈریس بھی نہیں ہے جس ریستوران میں وہ گئی ہے۔"نوال ان کی بات سن کر ان کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ان کا لہجہ بھرا ہوا تھا۔

"میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر انتظار بھی نہیں کر سکتا ہوں۔" اشفاق نوال کو اپنے سامنے سے ہٹاتے ہوئے بولے۔

"بابا اتنا وقت تو نہیں ہوا۔ ابھی تو ساڑھے نو ہی ہوئے ہیں۔" جائی یانہ نے بولا۔ اس کو حیرت ہو رہی تھی کہ بابا اتنا ری ایکٹ کیوں کر رہے تھے کیونکہ اتنی زیادہ دیر نہ ہوئی تھی جتنی بابا فکر کر رہے تھے۔

"جی!! آپ کی خاطر میں آدھی رات تک لاونج کے چکر نہیں لگا سکتا۔" اشفاق یہ بولے ہی تھے کہ اچانک گھر کے باہر گاڑی کا ہارن بجا۔ جائی یانہ بھاگتی ہوئی گیٹ کی جانب بڑھی اسے یقین تھا کہ ضرور اس کی بہن آئی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

****

*

EPISODE 02

جب جائی یانہ نے گھر کا داخلی دروازہ کھولا تو اسی وقت چوکیدار نے گیٹ کھولا۔ سرمئی رنگ کی گاڑی گھر میں داخل ہوئی۔ جائی یانہ کے بڑھتے قدم رک گئے کیونکہ وہ گاڑی عالیہ کی نہیں تھی۔ یہ تو کسی اور کی گاڑی تھی۔ اشفاق بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر آ گئے تھے۔

دوسری طرف سرمئی گاڑی پورچ میں رکی۔نووارد گاڑی سے باہر نکلا اوراس نے گاڑی سے کچھ دور کھڑی سانولی لڑکی اوراد ھیڑ عمر آدمی کو دیکھا۔ان کو دیکھ کر وہ شخص ہلکا سا مسکرایااور آگے بڑھا۔پورچ میں لگے بلب کی روشنی میں اس کا سراپا واضح ہوا۔اس کا قد دراز تھا، نقوش معمولی، رنگت صاف اور آنکھیں سبز تھی۔

جائی یانہ کو اس شخص کی شکل کچھ جانی پہچانی لگی لیکن یہ یاد نہ آپایا کہ وہ کون ہے۔البتہ اشفاق اس کو پہچان چکے تھے۔وہ اس شخص کے قریب آئے تو اس شخص نے اپنا ہاتھ اشفاق کی جانب بڑھایا۔

"السلام علیکم انکل!"

اشفاق نے اس کا بڑھے ہاتھ کو تھام لیا۔

"وعلیکم السلام!"

"تم اچانک پاکستان آ گئے عیسیٰ۔ سب خیریت تو ہے؟" اشفاق کے لہجے میں حیرانگی صاف واضح تھی۔ جائیانہ نے اشفاق کے منہ سے جب اس کا نام سنا تو وہ بھی اسے پہچان گئی۔

www.novelsclubb.com

'جی انکل بس بزنس کے سلسلے میں آنا ہوا ہے۔"عیسیٰ نے ہلکے پھلکے لہجے میں بتایا۔

ایسے میں ایک اور گاڑی گھر میں داخل ہوئی۔وہ گاڑی سرمئی گاڑی کے پیچھے کھڑی ہوئی اور اس میں سے ایک لڑکی نکلی۔وہی لڑکی جس کی آنکھیں سنہری تھی اور رنگت صاف تھی۔

پورچ میں کھڑے سب لوگوں کی نگاہوں کا مرکز وہ لڑکی بن گئی تھی۔ پیروں میں جوتی نہیں،ایک ہاتھ جلا ہوا جب کہ دوسرے میں اپنی سینڈل پکڑے ہوئے وہ سب کو حیران کیے ہوئے تھی۔

عالیہ نے اشفاق کو دیکھا تو وہ ان کی طرف بڑھنے لگی تھی کہ اچانک اس کی نظر اشفاق کے ساتھ کھڑے سبز آنکھوں والے لڑکے پر پڑی۔ عالیہ کی سنہری آنکھوں میں اس کو دیکھ کر پہلے الجھن پھیلی، پھر شناسائی کی رمق ابھری لیکن اپنے حلیے کا خیال آنے پر اگلے پل اسے خفت نے آگھیرا۔

اشفاق نے اس کا جلا ہوا ہاتھ اور ننگے پاؤں دیکھے تو فوراً اس کی جانب بڑھے۔

"تمہارا فون کیوں آف تھا؟ تمہارے سینڈل کو کیا ہوا ہے اور یہ ہاتھ کیسے جلا؟" اشفاق نے عالیہ کا جلا ہاتھ احتیاط سے پکڑا اور فکر مندی سے پوچھا۔

"وہ۔۔۔میں۔۔۔۔وہ۔۔"عالیہ ان کے ایک ساتھ اتنے سوال پوچھنے پر کنفیوژ ہو گئی۔

"اچھا چلو اندر چلو"اشفاق اس کا ہاتھ پکڑے عالیہ کو اندر لے گئے۔

جائی یانہ نے ان کو جاتا دیکھا اور پھر عیسیٰ کو دیکھا۔عیسیٰ کے چہرے کے تاثرات چیخ چیخ کر بیان کر رہے تھے کہ اس کو یہ اسیچویشن awkward لگ رہی ہے۔کسی نے اسے اندر آنے کو نہیں کہا تھا اور اشفاق اسے نظر انداز کر کے اندر چلے گئے تھے۔جائی یانہ کو بے اختیار شرمندگی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"تم کھڑے کیوں ہو؟آؤ اندر آ جاؤ۔"جائی یانہ نے مسکرا کر پچھلا تاثر زائل کرنے کی سعی کی۔

"میں اپنا سامان نکال لوں۔" یہ کہہ کر عیسیٰ گاڑی کی ڈگی کی جانب بڑھنے لگا تو جائی یانہ نے اسے منع کر دیا۔

"تم رہنے دو، تم پہلے ہی تھکے ہو گے۔ میں کسی ملازم سے کہہ کر اٹھوا دیتی ہوں۔ تم اندر آ جاؤ۔ ویسے بھی تم اتنے لمبے سفر سے آئے ہو"

www.novelsclubb.com

عیسیٰ نے کچھ نہ کہا بلکہ خاموشی سے اس کے پیچھے چل دیا۔ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی نوال کی ڈانٹنے کی آواز جائی یانہ اور عیسیٰ کو سنائی دی۔

"گھر سے کوئی اتنی دیر باہر رہتا ہے۔ہزار دفعہ کہا ہے کہ مغرب کے بعد گھر سے باہر نہ رہا کرو۔اوپر سے محترمہ نے اپنا موبائل بھی آف کیا ہوا ہے۔ میرے۔۔۔۔۔۔"

جائی یانہ نے عیسیٰ کو دیکھا جو نا سمجھی سے اس کی شکل دیکھ رہا تھا۔جائی یانہ خفت چھپانے کے لیے زبردستی مسکرائی اور پھر اونچی آواز میں گویا اعلان کیا۔

"دیکھے اماں آپ سے ملنے کون آیا ہے!"

www.novelsclubb.com

نوال کی آواز تھم گئی۔وہ عیسیٰ کو لیے لاؤنج میں آئی تو عزاہ اور نوال ایک طرف کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے جبکہ اشفاق صوفے پر بیٹھے فکر مندی

سے عالیہ کا جلا ہاتھ دیکھ رہے تھے۔عالیہ نے سر جھکایا ہوا تھا۔نوال عالیہ کے گھر میں قدم رکھتے ہی اس پر برس پڑی تھی۔عالیہ کو اپنی صفائی کا کوئی موقع نہیں ملا تھا۔ اس کو یہ بات معلوم تھی کہ عیسیٰ نے اماں کی باتیں سن لی ہے۔اس کا چہرہ شرمندگی سے لال تھا۔

نوال نے عیسیٰ کو دیکھا تو ان کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔وہ اس کے پاس آئی اور سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔

"تم کب آئے عیسیٰ؟!"نوال خوشگوار حیرت کا شکار تھی۔

"بس ابھی آیا تھا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کھڑے کیوں ہو؟ چلو شاباش بیٹھو۔" یہ کہہ کر وہ دونوں صوفے پر بیٹھ گئے۔

"جاؤ عزاہ جا کر عیسیٰ کے لیے پانی لے کر آؤ۔" نوال نے عزاہ کو بولا تو وہ چپ چاپ چلی گئی۔

پھر نوال نے عیسیٰ کو دیکھ کر دوبارہ گفتگو کا آغاز کیا۔ "تمہاری ماں ساتھ نہیں آئی؟ اکیلے بھیج دیا اس نے تمہیں؟" آخری بات نوال نے مصنوعی خفگی سے کہی۔

"نہیں آنٹی۔ میں اپنے کام کے سلسلے میں اسلام آباد آیا تھا تو امی ساتھ نہیں آئی۔"

"تمہاری ماں سے پرسوں بات ہوئی تھی، اس نے تو تمہارے آنے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔"

"میں نے انہیں منع کر دیا تھا۔ میں نے سوچا آپ کو سرپرائز دوں۔"

www.novelsclubb.com

"صحیح کیا تم نے ویسے بھی تمہارا اپنا گھر ہے جب دل چاہے ادھر آ کر رکو۔ اشفاق میں صحیح کہہ رہی ہو نا" آخر میں نوال نے اشفاق کی توجہ عیسیٰ کی جانب دلوائی۔

اشفاق نے بھی عیسیٰ کو دیکھ کر کہا" بلکل تمہاری آنٹی صحیح کہہ رہی ہے۔جب تک تمہارا کام ختم نہیں ہو جاتا تم یہی رہو گے۔"

عزاہ ٹرے میں جوس لے کر آئی اور اس کے سامنے پیش کیا۔

"جاؤ عزاہ اور جائی یانہ کھانے کا انتظام کرو۔ عیسیٰ تم کھانا کھالو پھر آرام کر لینا۔لمبے سفر سے آئے ہو، تھک گئے ہو گے۔"عزاہ اور جائی یانہ کو کھانا لگانے کا کہہ کر نوال نے آخر میں عیسیٰ کو تاکید کی جس پر عیسیٰ نے بڑی فرماں برداری سے سر اثبات میں ہلایا۔

****

*

نمرہ عالیہ کے جانے کے بعد اپنے گھر میں چلی گئی۔ وہ بڑے آرام سے گنگناتی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ سیڑھیاں چڑھ کر اس نے ایک نظر زینب کے کمرے پر ڈالی جس کا دروازہ بند تھا۔ تھوڑی دیر کمرے کے بند دروازے کو تکتی رہی پھر اسی کمرے کی جانب رخ کیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو اس کو زینب کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا دکھائی دیا۔ کمرے کے باہر سے آتی روشنی میں اس کو زینب بیڈ پر لیٹی دکھائی دی۔ زینب کے چہرے کا رخ نمرہ کی طرف تھا۔ زینب کی آنکھیں بند تھی اور چہرے پر

سکون واضح تھا۔ نمرہ کو اپنی ماں کو سکون سے سوتا دیکھ کر اطمینان ملا۔ اس نے بڑے احتیاط سے دروازہ بند کیا تاکہ زینب کی نیند میں خلل نہ ہو۔

اب اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔ اس نے ڈور ناب پر ہاتھ رکھا تو اسے اپنے پیچھے سے شایان کی آواز آئی۔

"آخر آپ کو ماں کی یاد آ ہی گئی، نمرہ بی بی؟!" شایان کے طنز پر نمرہ مڑی تو اس کو اپنا بھائی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے اپنے سامنے کھڑا ملا۔

www.novelsclubb.com

"اگر آج دوستوں کو منع کر دیتی تو قیامت نہیں آ جاتی!"

"میں اپنی مرضی سے نہیں گئی تھی، ماما نے مجھے بھیجا تھا۔"

نمرہ نے شایان کے طنز کا آرام سے جواب دیا۔

"ماما کو بھی الہام نہیں ہوا ہو گا۔ یقیناً تم نے ان کے سامنے بات کی ہو گی۔"

"میں نے ان سے کوئی بات نہیں کی۔ فاطمہ کال پر مجھے ریستوران میں گیٹ ٹو گیدر جا بتا رہی تھی۔ ماما میرے ساتھ بیٹھی تھی۔ انہوں نے میری بات سن لی اور موبائل میرے ہاتھ سے لے کر فاطمہ کو میرے آنے کا کہہ دیا۔"

www.novelsclubb.com

"تو تم کسی طرح انکار بھی کر سکتی تھی؟!" نمرہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے تو شایان نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو خاموش رہنے کا کہا اور اپنی بات جاری رکھی۔

"اب تم یہی کہو گی کہ میں نے کوشش کی لیکن وہ مانی نہیں۔ تمہیں ہر حال میں ماما کو منانا تھا۔ میں نے تمہیں کچھ دن امی کے ساتھ رہنے کی تاکید کی تھی۔ میری بات کی تمہارے نزدیک کیا کوئی اہمیت نہیں ہے۔ امی آج تھوڑا سنبھلی تو آپ کو باہر جانے کا موقع مل گیا۔"

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ اوور ری ایکٹ کر رہے ہیں۔ بات بہت چھوٹی سی ہے جس کا آپ نے اتنا بڑا ایشو بنا دیا ہے۔ جب تک آپ گھر نہیں آئے میں باہر نہیں گئی۔

آپ تو ایسے کہہ رہے ہے کہ میں امی کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی تھی۔"نمرہ کو اپنے بھائی کی بے تکی بحث کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"تمہارے لیے کیا یہ بات چھوٹی سی ہے؟کیا امی کی صحت تمہارے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہے؟تمہیں لگ رہا ہے میں اوورری ایکٹ کر رہا ہوں؟" شایان نے اپنے سینے پر اپنی انگلی رکھ کر اس سے سخت لہجے میں پوچھا۔

"بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہے۔"نمرہ اس بحث سے تنگ آگئی تھی

www.novelsclubb.com

"ہمیشہ میں ہی غلط نہیں سمجھتا ہوں۔"

شایان ایک دم سے اس پر دھاڑا۔ نمرہ سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

شایان نے کچھ پل لمبی لمبی سانسیں بھری۔ پھر نمرہ کی طرف دیکھے بغیر اپنے کمرے میں چلا گیا اور دروازہ زور سے بند کر دیا۔

نمرہ نے ایک نظر شایان کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا۔ اس نے کچھ ایسا بھی نہیں کہا تھا کہ اس کا بھائی اس پر چِلا کر گیا تھا اور پھر وہ بھی کمرے میں چلی گئی۔ اس کا موڈ بہت بری طرح خراب ہو چکا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

عیسیٰ نوال کی بہن ام ہانی کا اکلوتا بیٹا تھا۔ام ہانی کی فیملی امریکہ میں رہتی تھی۔ان کا سالوں بعد پاکستان آنا ہوتا تھا۔

عیسیٰ عمر میں عزاہ سے بس ایک مہینے چھوٹا تھا۔اس نے بہت کم عمری میں اپنے باپ کے کاروبار میں مدد کروانا شروع کر دی تھی۔وہ اکثر کاروباری سلسلے میں مختلف ملکوں میں گھومتا رہتا تھا۔اپنے کاروبار کی غرض سے ہی وہ اسلام آباد آیا تھا۔

اپنے بھانجے کو اتنے سال بعد اپنے گھر دیکھ کر نوال کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔وہ ابھی کچھ دیر پہلے گھر میں ہونے والی تلخ کلامی اور غصہ بھلا چکی تھی۔ اب نوال کے ذہن میں بس عیسیٰ تھا اور اس کا پاکستان آنا تھا۔

عزاہ اور جائی یانہ نے ڈائننگ ٹیبل پر پڑے کھانے کو دوبارہ گرم کیا۔ کچھ دیر بعد عالیہ کے سواسب ڈائننگ ٹیبل میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔عالیہ نے آرام کا کہہ کر کھانے سے منع کر دیا۔

ڈائننگ ٹیبل میں بیٹھی نوال عیسیٰ کی پلیٹ میں کبھی سالن ڈال رہی تھی تو کبھی چاول۔ عیسیٰ کے منع کرنے کا وہ کوئی اثر نہیں لے رہی تھی۔

عیسیٰ انہیں منع کرتا تو نوال اسے جھڑک دیتی۔

www.novelsclubb.com

" مجھے تو پتا نہیں تھا کہ تمہاری اتنی کم خوراک ہے۔ تمہاری ماں کی تو میں کل صبح کلاس لوں گی ان گوروں کے سوکھے کھانے کھلا کھلا کر دیکھو بچے کو کتنا کمزور کر لیا ہے۔ توانائی تو ہمارے دیسی کھانوں میں ہوتی ہے۔ اب تم آئے ہو نہ کچھ دنوں کے لیے تب تک میں خود تمہارے لیے کھانا پکاؤ گی۔ میں۔۔۔۔۔۔۔۔"

نوال عیسیٰ کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے ہوئے رکے بغیر بولے جا رہی تھی اور عیسیٰ مروتاً مسکراتا ہوا انہیں سن رہا تھا۔

جائی یانہ نے ایک نظر عیسیٰ کو دیکھا اور سوچا" ویسے یہ اتنا بھی کمزور نہیں ہے جتنا اماں نے اسے بول بول کر کر دیا ہے۔"

وہ اپنے باپ کے پاس قدرے جھکی اور سرگوشی میں کہا۔

"اپنی کمر کس لے آپ کی بیوی ایک سال میں ہونے والا خرچہ ایک دن میں کرنے کی تیاری میں لگ رہی ہے۔"

اشفاق نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور مصنوعی سخت لہجے میں جائی یانہ کو ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

"بری بات!! مہمان ہے وہ ہمارا۔ایسے نہیں کہتے۔"

جائی یانہ نے آنکھیں گھما کر کہا "میں نے تو آپ کو خبر دار کیا ہے کیونکہ پیسے تو آپ کے جائے گے، میرا کیا جا رہا ہے۔"

"مہمان اپنا رزق خود لے کر آتا ہے اسی لیے آپ مجھے خبر دار نہ کریں اور اپنے کھانے پر دھیان دے۔"

اشفاق کی بات کا جائی یانہ جواب دینے لگی تھی کہ اس کی ماں نے بلایا۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ بیٹا!"

جائی یانہ نے سر اٹھا کر حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا۔(میری ماں کو میرا نام یاد ہے۔)

"جی اماں!"

"ایسا کرو تم عیسیٰ کے لیے آملیٹ بنا دو۔مجھے لگ رہا ہے اسے سالن پسند نہیں آیا ہے۔کل میں خود اس کے لیے سالن پکاؤ گی۔"اپنی ماں کی بات سن کر جائی یانہ کا منہ کھلا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جی!"اس نے بڑی مشکل سے یہ لفظ ادا کیا اور اٹھ کر کچن کی جانب بڑھی۔

"ارے آنٹی آپ کیوں تکلیف کر رہی ہے۔میں کھا رہا ہوں نا۔"عیسیٰ نے بڑے تکلف سے کہا لیکن نوال نے اس کا ہاتھ دبا کر خاموش کروا دیا۔

عیسیٰ کی بات جائی یا نہ کے کانوں میں پڑی تو اسے مزید تپ چڑھ گئی۔

"آنٹی کیوں تکلیف کرنے لگی؟ان کی بیٹی ہے نا جو کھانا کھاتے کھاتے تکلیف اٹھا لیتی ہے۔"وہ جل کر بڑبڑائی اور کچن میں غائب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

****

نو سالہ زینب گھر کے برآمدے میں رکھی چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے لال رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی اور بالوں کی پونی بنا کر باندھا ہوا تھا۔اس کے ارد گرد مختلف کتابیں بکھری ہوئی تھی۔ان میں سے ایک کتاب اس کے سامنے کھلی ہوئی تھی اور اپنے ہاتھ میں اس نے کاپی پکڑی ہوئی تھی۔

وہ بار بار میتھ کا ایک سوال حل کرنے کی کوشش میں تھی لیکن اس کا جواب نہیں نکل رہا تھا۔اگر نوال گھر پر ہوتی تو وہ اس سے پوچھ سکتی تھی لیکن وہ تو مریم کے ساتھ بازار گئی تھی۔اشفاق گھر میں موجود تھے لیکن ان کے پاس جانا فضول تھا کیونکہ وہ زینب کو اپنے پاس آتا دیکھ کر اٹھ کر چلے جاتے۔

www.novelsclubb.com

پھر اس کے ذہن میں ام ہانی کا خیال آیا۔ وہ جانتی تھی کہ ام ہانی پڑھائی میں اتنی اچھی نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ اس سے سینئر ہے اس لیے کچھ نا کچھ تو مدد کر سکتی تھی۔

اس نے اپنی کاپی اٹھائی اور ام ہانی کے کمرے میں چلی گئی۔ زینب کمرے میں آئی تو اس کو ام ہانی اپنے بیڈ پر بیٹھی دکھائی دی۔ ام ہانی کی زینب کی جانب پشت تھی اس لیے اسے پتا نہ چل سکا کہ زینب اس کے کمرے میں آئی ہے۔ زینب ام ہانی کے قریب آئی تو اس نے دیکھا ام ہانی کے ہاتھ میں اسکول ڈائری تھی اور اس پر لال روشنائی سے کچھ لکھا ہوا تھا۔ اس نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس پر ام ہانی کی شکایت درج تھی کہ اس نے دو دن سے ہوم ورک نہیں کیا اور اب اس پر مریم کے سائن درکار تھے تاکہ سکول والے جان جائے کہ ام ہانی کی شکایت اس کی امی تک پہنچ چکی ہے کہ نہیں۔

www.novelsclubb.com

ام ہانی ہاتھ میں پین پکڑے اس جگہ سائن کر رہی تھی جس جگہ مریم کے سائن چاہیے تھے۔زینب کی سیاہ آنکھیں حیرت سے پھیل گئی کہ ام ہانی نے بلکل مریم جیسے سائن کیے تھے۔

اسی پل ام ہانی کو محسوس ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے،اس نے فوراً پیچھے دیکھا۔زینب کو دیکھ کر وہ گھبرا کر اٹھ گئی۔زینب کا حیران چہرہ دیکھ کر ام ہانی سمجھ چکی تھی کہ اس کی چوری پکڑی گئی ہے۔اس نے ڈائری بیڈ پر رکھی اور مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی"زینب تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

" یہ تم نے ابھی اپنی ڈائری پر چچی کے سائن کیے ہے نا!"اس نے بے یقینی سے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ایس۔۔سی۔۔تت۔۔تو۔۔ک۔۔۔وئی۔۔۔۔۔۔بات۔۔نی۔"ام ہانی نے ہکلاتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔

"اچھا تو دکھاؤ۔"وہ بیڈ پر رکھی ڈائری کی جانب بڑھی تو ام ہانی نے فوراً ڈائری پکڑ کر اپنے سینے سے لگالی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا مسئلہ ہے۔میں نے کہا نا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میرے معاملات سے دور رہو۔"ام ہانی نے اپنے گھبراہٹ پر قابو پالیا تھا۔اب وہ زینب کی آنکھوں میں دیکھ کر پورے اعتماد سے بات کر رہی تھی۔

"میں چچی کو بتاؤ گی کہ تم نے ان کی جگہ خود سائن کیے ہے!"زینب نے اسے دھمکی دی۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔"ام ہانی چلائی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو پھر مجھے ڈائری دکھاؤ"

یہ کہہ کر زینب ڈائری پر جھپٹ گئی۔ام ہانی کی ڈائری پر گرفت مزید سخت ہو گئی۔ان دونوں میں سے کوئی بھی پیچھے نہیں ہٹ رہا تھا۔

ان کی اس چھینا جھپٹی میں اچانک ام ہانی کو دھکا لگا۔ام ہانی کا توازن بگڑا اور اس کا سر بیڈ کی پائنتی پر جا لگا۔اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ام ہانی کو اپنے سر پر رکھا ہاتھ گیلا محسوس ہوا۔اس نے ہاتھ نیچے کر کے دیکھا تو اس پر خون لگا تھا۔خون دیکھ کر ام ہانی نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔

"زینب یہ تم نے کیا کیا؟! آہ میرے اللہ!" ام ہانی روتے ہوئے چلا رہی تھی۔

زینب اس کے پاس کھڑی تھی۔وہ خون نکلتا دیکھ کر بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔

اشفاق اپنے کمرے میں آرام کر رہے تھے۔ام ہانی کی چلاتی آواز سنی تو تقریباً بھاگتے ہوئے ان کے کمرے میں پہنچے۔ام ہانی کے سر سے خون نکلتا دیکھ کر ان کے بھی اوسان خطا ہو گئے۔وہ بھاگ کر ام ہانی کے پاس گئے اور اس کو پکڑا۔

"کیا ہوا ہانی؟ تمہیں چوٹ کیسے لگی؟"

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔۔وہ اشفاق۔۔۔بھائی۔۔۔۔زینب نے۔۔۔۔۔دھکا دیا۔۔۔تو۔۔۔۔گر گئی۔"ام ہانی نے روتے ہوئے اسے بتایا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا بھائی وہ تو۔۔۔۔" زینب اپنی صفائی میں کچھ بولنے لگی تو اشفاق کی تیز آواز نے اس کی بات کاٹی۔

"بس بہت ہو گیا۔ تمہاری وجہ سے دیکھو کیا ہو گیا ہے؟ کب تک ہماری زندگیوں کو یونہی برباد کرتی رہو گی۔"

"میں نے برباد کی؟!" زینب نے نا سمجھی اور بے یقینی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تم نے! تم نے ہماری زندگی برباد کی ہے۔ جب سے تم پیدا ہوئی ہو، ہماری زندگی خراب ہو گئی ہے۔ امی ابو تمہاری وجہ سے مرے۔ اب تم آہستہ

آہستہ ہم سب کو بھی مار دو گی۔اگر ہانی کو کچھ ہوا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"اشفاق اس پر پھنکارے اور ام ہانی کو اٹھا کر باہر لے گئے۔

پیچھے زینب کھڑی اپنے بھائی کے کہے الفاظ کو پراسس کر رہی تھی۔وہ تو جیسے سکتے کے عالم میں تھی۔

زینب کو لگا اگر وہ اس کمرے میں مزید رہی تو اس کا دم گھٹ جائے گا وہ باہر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

ام ہانی کو ہسپتال لے جاتے اشفاق اس بات سے بے خبر تھے کہ ان کے الفاظ زینب کی زندگی میں زہر گھول دے گے۔

****

کھانا کھانے کے بعد عزاہ اور جائی یانہ نے اپنی زیر نگرانی گیسٹ روم سیٹ کروایا۔ پھر بھی نوال نے ایک چکر لگایا تاکہ دیکھ سکے کہ کسی چیز کی کمی نہیں ہو۔

www.novelsclubb.com

جب عیسیٰ سونے کے لیے گیا تب جا کر عزاہ اور جائی یانہ کی جان چھٹی۔ وہ دونوں اپنے اپنے کمروں میں جا کر سو گئیں۔ انہیں پتا تھا کہ یہ مصروفیت تب تک جاری رہے گی جب تک عیسیٰ کا یہاں پر قیام ہے۔

اگلی صبح جائی یانہ جب کچن میں آئی تو کچن کی سلپ پر رکھے کھانوں کو دیکھ کر حیران ہوئی۔ سلپ پر نان چنے، حلوہ پوری اور پراٹھے رکھے ہوئے تھے۔ اس نے پہلے حیرانگی سے کھانوں کو اور پھر اپنی ماں کو دیکھا جو ملازمہ کے ساتھ مل کر مزید ناشتہ بنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اماں یہ کھانا کہاں سے آیا؟" اس نے حلوہ پوری اور نان چنے کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

"کہاں سے آنا ہے میں نے رشید (چوکیدار) سے منگوایا ہے۔" نوال نے مصروف انداز میں بتایا۔

"لیکن کیوں؟"

"کیوں کا کیا مطلب؟ عیسیٰ کے لیے منگوائی ہے۔ بچپن میں بڑے شوق سے کھاتا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"اب تو وہ شاید یہ چیزیں نہیں کھاتا ہو گا۔" اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"ایسے ہی نہیں کھاتا ہو گا۔اسے بچپن سے ایسے کھانے پسند تھے جب بھی آتا تھا حلوہ پوری سے ناشتہ کرتا تھا۔دیکھنا ان کھانوں کو دیکھ کر کتنا خوش ہو گا" جائی یانہ نے اپنی ماں کو دیکھا اور سر نفی میں ہلایا۔ان سے کچھ بھی کہنا فضول تھا اس لیے وہ چپ چاپ باہر چلی گئی۔

وہ کچن سے باہر نکل گئی اور ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئی۔ابھی ڈائننگ ہال میں اس کے علاوہ کوئی موجود نہ تھا۔وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ اس نے عیسیٰ کو ڈائننگ ہال میں آتے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

بلیک جینز پر اس نے براؤن جیکٹ زیب تن کی تھی۔ وہ جائی یانہ کی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور مسکرا کر جائی یانہ کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا۔

"گڈ مارننگ، کزن!"

"گڈ مارننگ" جائی یانہ نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

"اور سناؤ کیا حال چال ہے؟ کل تو بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملا؟

www.novelsclubb.com

"میں تو ٹھیک ہو۔ تم سناؤ تم کیسے ہو؟ ہانی خالہ ٹھیک ہے؟"

"میں بھی ٹھیک ہو اور تمہاری ہانی خالہ بھی ٹھیک۔" عیسیٰ نے جواب دیا۔ عیسیٰ کی بے ساختہ نظر جائی یانہ کے پاس پڑی بزنس اسٹیٹس کی کتاب پر پڑی۔

"تم بزنس پڑھ رہی ہو؟" اس کو خوش گوار حیرت ہوئی۔

"ہاں میں بی بی اے کے فرسٹ سمیسٹر میں ہوں!"

"چلو اچھی بات ہے۔ ہمارے خاندان میں کسی عورت نے اس فیلڈ کی طرف دھیان دیا ورنہ جس عورت کو دیکھو یا تو لٹریچر میں ہے یا ڈاکٹر بن رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا آپ کو بڑا پتا ہے خاندان کی لڑکیوں کے بارے میں۔" جائی یانہ کی بات میں طنز جھلکا۔

"جی آپ کی ہانی خالہ کی بدولت "عیسیٰ نے ہنستے ہوئے کہا جیسے اس کی بات پر محظوظ ہوئے ہو۔

جائی یانہ اب اپنی پڑھائی کے متعلق تفصیلات دینے لگی اور عیسیٰ اس کی بات دلچسپی سے سنے گیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد ڈائننگ ہال میں دوبارہ آؤ تو ان دونوں کے ساتھ اشفاق اور عالیہ بھی دکھائی دے رہے تھے۔اشفاق عیسیٰ سے بزنس کی باتوں میں مصروف

تھے۔ جائی یا نہ ان کی باتیں غور سے سن رہی تھی اور جہاں ضرورت سمجھتی اپنا پوائنٹ آف ویو بھی دے دیتی جبکہ عالیہ ان سب سے الگ ضرورت سے زیادہ خاموش تھی۔ اس نے شلوار قمیض پر بالوں کو جوڑے میں قید کیا ہوا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ میں لگی پٹی کو دیکھ رہی تھی جو اشفاق نے رات کو اس کے جلے ہاتھ پر لگائی تھی۔

وہ جب جب اپنے جلے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی اسے کل کا واقعہ یاد آ رہا تھا۔ ہاتھ پر کافی کا گرنا، اس کی سینڈل کی ہیل کا ٹوٹ جانا، اس کا بھرے ریسٹورنٹ میں گر جانا، پھر ایک عجیب انسان کی اسکی مدد کرنا، ننگے پاؤں گھر آنا، گھر میں عیسیٰ کی آمد اور نوال کی ڈانٹ۔ یہ سب باتیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھی۔ بلاشبہ کل کا دن اس کے لیے بہت برا تھا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نوال کے ساتھ ناشتہ میز پر لگا رہی تھی۔

جب عزاہ اور نوال کا کام ختم ہو گیا تو وہ اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ سب نے ناشتہ شروع کر دیا سوائے عیسیٰ کے۔ نوال نے عیسیٰ کی پلیٹ خالی دیکھی تو پیار سے پوچھا۔

"کیا ہوا عیسیٰ؟ کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟ شرماؤ نہیں اسے اپنا گھر سمجھو۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں آنٹی میں شرما نہیں رہا ہوں پر۔۔۔" عیسیٰ نے دانستہ طور پر بات کو ادھورا چھوڑا۔

"پر کیا؟"نوال نے پوچھا۔

"وہ میں اتنا ہیوی کھانا نہیں کھاتا ہوں اور ناشتہ تو بلکل بھی نہیں۔مجھے تو پاکستانی کھانوں کی عادت ہی نہیں ہے اور یہ تو بہت زیادہ آئلی ہے۔"اس نے ڈائننگ ٹیبل پر پڑے کھانوں کی طرف اشارہ کرتے بولا۔

جائی یانہ نے عیسیٰ کی بات سن کر اپنی مسکراہٹ دبائی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا، اتنا ہیوی کھانا نہیں کھائے گا آپ کا بھانجا۔ کل سادہ سالن اس کے گلے سے نہیں اتر رہا تھا۔ اس کھانے کو تو دیکھ کر ہی منع کر دیا ہے۔" جائی یانہ نے دل میں سوچا۔

نوال کی مسکراہٹ پھیکی ہو گئی۔ ان کو یہ امید نہیں تھی کہ عیسیٰ ان کے منہ پر صاف انکار کر دے گا۔

"اچھا بچپن میں تو تم یہ سب بڑے شوق سے کھاتے تھے!"

www.novelsclubb.com

"آنٹی بچپن میں تو کھا لیتا تھا لیکن اب اپنی صحت کا بھی تو خیال رکھنا ہے نا!"

نوال کا چہرہ مزید پھیکا ہوا۔

عزاہ نے فوراً بات سنبھالی۔ "تم مجھے بتاؤ تم کیا کھاؤ گے۔ میں وہی بنا دوں گی۔"

"نہیں عزاہ آپ بس مجھے جیم اور بریڈ دے دے میں وہی کھا لو گا۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ نے سر اثبات میں ہلایا اور جیم اور بریڈ اسے تھمائی۔

****

سورج کی چھن چھن کرتی کرنیں گلاس وال پر لگے پردوں سے نکلنے کی ناکام کوشش میں تھی۔ کرنوں کی ہلکی سی روشنی کمرے کے اندھیرے کو مکمل نہیں تو کچھ حد تک ختم کر چکا تھا۔ایسے میں کمرے کے درمیان میں رکھے بیڈ کو دیکھو تو اس پر کوئی لیٹا ہوا تھا۔ تکیہ پر شہد رنگی بال بکھرے ہوئے تھے۔بیڈ پر لیٹے انسان ک ان بالوں نے چھپایا ہوا تھا۔اس نے کروٹ بدلی تو اس کا چہرہ واضح ہوا۔ اس کی سیاہ آنکھیں شب بیداری کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی۔چہرے پر نیند نہ آنے کی وجہ سے بیزاریت پھیلی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

نمرہ نے تھوڑا سا سر اٹھا کر گھڑی میں دیکھا جو نو بجنے کا عندیہ دے رہی تھی۔ اس نے دوبارہ سر نیچے گرا دیا۔ وہ صبح جلد اٹھ جاتی تھی لیکن کل رات شایان اور اس کی تلخ کلامی کے بعد وہ اس وقت شایان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ خواہ مخواہ کوئی بدمزگی ہو۔

ایسے میں بیڈ کے ساتھ ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل بجا۔ اس کو میسج بھیجے گئے تھے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل پکڑا اور اپنے سامنے کیا۔

اسے عالیہ نے میسجز کیے تھے۔

"السلام علیکم!"

www.novelsclubb.com

"نمرہ گیس کرو ہمارے گھر کون آیا ہے؟"

نمرہ نے اس کے سوال پر لکھا۔

"وزیر اعظم۔"

تھوڑی دیر بعد اسے پیغام موصول ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ویری فنی۔ صحیح سے گیس کرو۔"

"میری بلا سے کوئی بھی ہو۔"

"ٹھیک ہے میں نہیں بتا رہی۔"

"عالیہ تم بتا رہی ہو یا میں ممانی کو کال کر کے پوچھو۔"

"بتا رہی ہوں۔ہانی خالہ کا بیٹا عیسیٰ آیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا!! ہانی خالہ بھی ساتھ آئی ہے؟"

"نہیں! وہ تو نہیں آئی۔ عیسیٰ کو اپنے کاروباری معاملات کے لیے آنا پڑا۔ وہ اکیلا آیا ہے۔"

کچھ مزید اِدھر اُدھر کی باتیں کر لینے کے بعد نمرہ نے بات ختم کر دی۔

اس نے موبائل پر دیکھا تو ساڑھے نو بج گئے تھے۔ شایان اس وقت تک آفس کے لیے نکل جاتا تھا۔ وہ بیڈ پر سے اٹھی اور واش روم کی جانب بڑھی۔ اس نے ابھی عیسیٰ کی آمد کی خبر اپنی ماں کو بھی دینی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

اشفاق ام ہانی کو ہسپتال لے کر جا رہے تھے کہ انہیں راستے میں حسن ملے۔ حسن ام ہانی کی چوٹ کو دیکھ کر پریشان ہوئے اور اشفاق سے وجہ پوچھی۔ اشفاق نے ان کو مختصر الفاظ میں بتایا کہ ام ہانی کو بیڈ کی پائنتی سے چوٹ لگی ہے۔

حسن نے اشفاق کے ساتھ ہسپتال جانا چاہا لیکن اشفاق نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ وہاں پر وقت لگ سکتا ہے اگر وہ دونوں چلے گئے تو دوکان کا کیا ہو گا۔ اس لیے حسن کا دوکان پر رہنا بہتر ہے۔

www.novelsclubb.com

حسن کو چار و ناچار رکنا ہی پڑا۔ وہ دوکان پر بیٹھے خیر و عافیت کی دعائیں مانگ رہے تھے کہ ان کی نظر ان کے سامنے سے گزرتی نوال اور مریم پر پڑی۔ ان

کے ہاتھوں میں شاپر تھے جو اس بات کی نشانی دے رہے تھے کہ وہ دونوں بازار گئے تھے۔ حسن مریم۔ کے پاس گئے اور انہیں ساری بات بتائی۔ جب حسن نے ان کو ام ہانی کی چوٹ کا بتایا تو مریم پریشان ہو گئی۔

گھر پہنچ کر مریم نے زینب سے اس متعلق پوچھنا چاہا لیکن زینب کسی سوال کا جواب نہیں دے رہی تھی بلکہ چپ چاپ بیٹھی تھی۔ شام کے قریب اشفاق ام ہانی کو لے کر گھر آئے تو حسن بھی دوکان بند کر کے ان کے پیچھے گھر پہنچ گئے۔ ام ہانی کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ام ہانی حسن کے پاس چارپائی پر بیٹھ گئی اور ان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ حسن اس کے بالوں پر ہاتھ پھیر کر اسے سہلا رہے تھے۔ جب ام ہانی تھوڑا سنبھلی تو مریم نے اس سے پوچھا۔

"ہانی بیٹا! ! آپ کو چوٹ کیسے لگی؟"

"امی زینب مجھ سے جھگڑ رہی تھی۔ جھگڑے کے دوران زینب نے مجھے دھکا دیا تو مجھے بیڈ کی پائنتی سے چوٹ لگ گئی۔" ام ہانی نے سب کے سامنے آدھا سچ رکھا۔

زینب پر اشفاق کے سوا سب کی نظریں اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"چچی اس نے پوری بات نہیں بتائی۔ ہانی یہ بات بھی تو بتاؤ کہ ہمارا جھگڑا کس بات پر ہوا تھا!"

"جھگڑا چاہے کسی بھی بات پر ہوا ہو۔اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ تم یوں کسی کو دھکا دو۔"ام ہانی کی بجائے مریم جواب دیا۔

"چچی میں نے ام ہانی کو جان بوجھ کر نہیں گرایا تھا۔"زینب نے صفائی دی۔

"لیکن ہانی کو تو چوٹ لگی ہے نا"پیچھے سے نوال نے بولا۔اسے ام ہانی کے سر پر پٹی بندھے دیکھ کر زینب پر غصہ آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگ میری بات تو سنے میں آپ کو سب بتاتی ہوں۔" زینب نے منت کرتے لہجے سے بولی۔اس نے ایک مدد طلب نگاہ اپنے بھائی پر ڈالی جو اس کو نہیں بلکہ نیچے زمین پر دیکھ رہا تھا۔

"ہم تمہاری کیا بات سنے؟اپنی صفائی کے لیے کوئی سچی جھوٹی کہانی سنا دو گی۔" اس دفعہ بولنے والے حسن تھے۔انہیں بچوں کی صفائی میں دی باتوں پر یقین نہیں تھا کیونکہ ان کے نزدیک بچے اپنے آپ کو بچانے کے لیے جھوٹ ہی کہتے ہے۔

www.novelsclubb.com

"چچا آپ میری بات تو سنے۔میں کبھی جھوٹ نہیں بولتی ہوں۔" اب کی دفعہ زینب کی آواز اونچی ہوئی تھی لیکن وہ ابھی بھی تمیز کے دائرے میں

تھی۔ وہ اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہی تھی، ہر کوئی اپنی کہے جا رہا تھا کوئی اس سے بھی تو پوچھتا۔

اچانک اس نے اشفاق کو اٹھتے اور اپنے پاس آتا دیکھا۔ ایک پل کے لیے اسے لگا کہ اس کا بھائی اس کی طرف داری کرے گا لیکن اگلے ہی پل اس کی یہ خوش فہمی دور ہو گئی جب اشفاق نے اپنے بھاری ہاتھ سے ایک تھپڑ زینب کے نازک گال پر جڑا۔

زینب ایک ہاتھ سے اپنا گال پکڑے اپنے بھائی کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی چچا سے اونچی آواز میں بات کرنے کی! ایک تو تم اپنی غلطی نہیں مان رہی ہو اوپر سے چچا چچی سے بحث کر رہی ہو۔ پتا نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب تم پیدا ہوئی تھی۔" آخری بات اشفاق نے اتنی آہستہ کی کہ برآمدے میں موجود کسی بھی شخص کو سنائی نہ دی ماسوائے زینب کے۔

زینب کی سیاہ آنکھوں میں ڈھیر سارا پانی جمع ہو گیا۔ اس نے کسی کو بھی نہ دیکھا اور بھاگتی ہوئی چھت پر چلی گئی۔

چھت پر ایک اسٹور روم تھا۔ زینب اس کے اندر چلی گئی اور دروازہ بند کر دیا۔ زینب دروازے سے ٹیک لگ اکر بیٹھ گئی۔ اس کے سیاہ کٹوروں میں بھرے پانی میں سے پہلے ایک آنسو نکلا، پھر دوسرا اور پھر ان گنت آنسو بہتے گئے۔

پہلے اتنے زہریلے الفاظ اور اب تھپڑ۔۔۔۔۔۔۔! وہ چاہتی تھی کہ اس کا بھائی اس سے بات کرے لیکن اس کو اگر پتا ہوتا کہ اس کے بھائی کی زبان میں اتنا زہر بھرا ہے تو شاید قیامت تک اس کی خاموشی کی دعائیں مانگتی۔

آہ! اس کے بھائی کے نزدیک تو اس کا پیدا ہونے کا وقت منحوس تھا۔ وہ اپنا اور اشفاق کا موازنہ کرنے لگی۔ پلڑا اشفاق کا بھاری تھا۔

اس کو تو اپنے ماں باپ کی شفقت بھری نگاہ بھی نہیں ملی تھی، اس کے بھائی نے تو ان کے ساتھ آٹھ سال گزارے تھے۔

اشفاق کے پاس سب موجود تھے۔اشفاق سے اگر ماں باپ چھینے گئے تھے تو انہیں حسن اور مریم کی محبت عطا کی گئی تھی لیکن زینب سے اگر چھینا گیا تھا تو اسے کوئی نہیں ملا تھا حسن اور مریم کے نزدیک دو بس ایک زمہ داری تھی اس سے زیادہ اس کا کوئی مقام نہ تھا۔

اشفاق کہہ رہے تھے کہ زینب نے ان کی زندگی برباد کی ہے لیکن زندگی برباد تو اس کی ہوئی تھی۔وہ کسی دوسرے کی زندگی کیسے خراب کر سکتی تھی۔

وہ صحیح معنوں میں جان گئی تھی کہ یتیم ہونا کسے کہتے ہے۔اس کے پاس اس کا باپ نہیں ہے جس کے سینے سے لگ کر وہ رو رہی بیٹھی ہوتی اور اس کا باپ اس کا دفاع کر رہا ہوتا۔اس کے پاس اس کی ماں نہیں تھی جو اس کے درد اور تکلیف پر تڑپ اٹھتی۔اس کا بھائی اس کے پاس ہو کر بھی کہیں نہیں تھا۔

نو سالہ زندگی میں اس نے یہ سبق وقت سے بڑے اچھے طریقے سے سیکھ لیا تھا کہ وہ اس دنیا کے ہجوم میں تنہا تھی اور اسے اب اپنی بقاء کی جنگ تنہا لڑنی تھی۔ جو جنگیں اس کے لیے لکھی گئی تھی اس میں اس کی روح تک زخمی ہو جائے گی۔

****

www.novelsclubb.com

کچھ دن یونہی مصروف گزرے۔ نوال اپنے بھانجے کی میزبانی میں لگی رہی۔ جائی یانہ کے معمول میں کوئی تبدیل نہ آئی۔ وہ گھر سے یونیورسٹی اور

یونیورسٹی سے گھر تک محدود رہی۔عالیہ اور عزاہ کی کلاسز سٹارٹ ہو گئی تھی سو وہ اس میں مگن ہو گئی۔

جائی یانہ یونیورسٹی کی سیڑھیوں پر بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔وہ مطالعے میں مکمل طور پر گم تھی۔کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ حیران ہوئی راہداری بلکل سنسان تھی۔اس نے گھڑی سے وقت دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ چھٹی کا وقت ہو چکا ہے۔اس نے جلدی سے کتاب اپنے بیگ میں رکھی اور جانے کے لیے کھڑی ہو گئی۔وہ ایک کلاس کے قریب گزری تو اچانک اس کو اس کلاس میں کسی چیز کو زمین پر بار بار مارنے کی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ ابھی یونیورسٹی کے پچھلے حصے میں تھی۔چھٹی ہو جانے کی وجہ سے وہاں پر کوئی موجود نہ تھا اور اسٹاف روم یہاں سے بہت دور تھا۔اسٹوڈنٹ

ہوتے بھی تو اس وقت آگے والے حصے میں موجود ہوتے۔اس نے کچھ سوچ کر کلاس کے اندر جھانکا تو اس نے ایک شخص کو بینچ زمین پر بار بار مارتے دیکھا۔

جائی یانہ کو وہ شخص ایسے کرتا ہوا وحشی لگ رہا تھا۔اچھا خاصا غصہ بینچ پر نکال لینے کے بعد اس نے بینچ کو ایک جھٹکے میں چھوڑا اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس شخص کی جائی یانہ کی جانب پشت تھی اس لیے جائی یانہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی۔اچانک اس شخص نے اپنا چہرہ موڑا۔جائی یانہ نے اس کو مڑتا دیکھ کر فوراً تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھی۔تیز چلنے کی وجہ سے اس کا ڈوپٹہ سر پر سے اتر گیا۔وہ شخص جائی یانہ کو دیکھ چکا تھا۔اس لیے کلاس سے نکل کر باہر نکلا اور جائی یانہ کو پیچھے سے آواز دی۔

www.novelsclubb.com

"رک جائیں!"

جائی یانہ کے قدم خوف سے تھم گئے۔وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی لیکن اس کی آواز سن کر ایک قدم تک نہ اٹھا پائی۔وہ یہاں پر تنہا تھی اس کی مدد کے لیے کوئی بھی نہ آتا۔اس نے چیخنے کی کوشش کی لیکن اس کی آواز خوف کی شدت سے نکل نہیں پا رہی تھی۔اسے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی۔جب قدموں کی آہٹ اسے قریب سے سنائی دینے لگی تو اس نے خوف سے آنکھیں بند کر لی۔

اب وہ جائی یانہ کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو مجھے جانے دو" جائی یانہ نے انتہائی آہستہ آواز میں کہا اور ڈرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولی۔

اس کے سامنے گھنگرالے بالوں والا لڑکا کھڑا تھا جس نے جائی یانہ کو اس کا موبائل واپس کیا تھا۔ وہ انتہائی نرمی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ کلاس میں کھڑے انسان سے بلکل مختلف انسان دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے پر سکون انداز میں جائی یانہ سے پوچھا۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہے؟ کلاسز کی ٹائمنگ تو ختم ہو چکی ہے۔" اس نے جائی یانہ سے ایسے پوچھا جیسے ان دونوں کے درمیان سالوں کی جان پہچان ہو۔

جائی یانہ کا خوف اب کم ہو چکا تھا۔ وہ واپس اپنے پرانے انداز میں آئی۔

"میں جو بھی کروں۔ آپ کو کیا مسئلہ ہے؟ اور آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ بینچ کو توڑے اور مجھے جاتے ہوئے پیچھے سے روکے۔"

"آپ کا یوں یونیورسٹی میں اس وقت اکیلے پھرنا ٹھیک نہیں ہے اور اس حصے میں ویسے بھی اسٹوڈنٹ بہت کم رخ کرتے ہے۔ آپ ادھر نہ آیا کریں۔" لڑکے نے جائی یانہ کی بات ان سنی کر دی اور اپنی بات کے آخر میں نصیحت بھی دی۔

www.novelsclubb.com

آپ ہوتے کون ہے مجھے نصیحت کرنے والے؟" جائی یانہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھا۔اس کی ایک آئی برو اوپر کی طرف اٹھ گئی۔

"کوئی بھی نہیں" سینے پر ہاتھ باندھے اس نے دوبارہ آرام سے کہا۔

جائی یانہ کا دل چاہا کہ سامنے کھڑے شخص کا منہ نوچ لے لیکن اس کا بینچ زمین پر مارنے والا منظر یاد آیا تو خود کو باز رکھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے راستے سے ہٹے۔" اس نے ضبط کر کے یہی بولا۔

لڑکا بغیر کچھ کہے ایک جانب ہو گیا۔ جائی یانہ آگے بڑھ گئی۔ ابھی وہ کچھ دور ہی گئی تھی کہ اسے اس لڑکے کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"سنے! آپ کا ڈوپٹہ؟"

اس نے اس کی بات سنی تو ٹھہری۔

"میرا ڈوپٹہ!" اس کے صرف ہونٹ ہلے

www.novelsclubb.com

اپنے ڈوپٹے پر دھیان دیا تو پتا چلا کہ اس کا دوپٹہ سر پر سے اتر گیا تھا۔ اس نے ڈوپٹہ سر پر لیا اور ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ لڑکا ابھی بھی اسے دیکھ رہا تھا۔ چند پل کے

لیے دونوں کی بھوری آنکھیں ایک دوسرے سے ٹکرائی۔لڑکا اس کو دیکھ کر واپس مڑ گیا۔جائی یانہ نے بھی جانے کے لیے قدم آگے بڑھائے۔

****

عالیہ اور عزاہ کی کلاسز کو شروع ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔وہ دونوں ریگولر کلاسز اٹینڈ کر رہی تھی۔عالیہ لٹریچر میں ایم اے کر رہی تھی جبکہ عزاہ میتھ میں۔عالیہ اور عزاہ میں گیارہ ماہ کا فرق تھا۔اس لیے دونوں کی تعلیم ایک ساتھ شروع ہوئی تھی۔ان کے ایم اے کے تین سمیسٹر گزر چکے تھے۔اب ان کا آخری سمیسٹر شروع ہوا تھا۔

عزاہ یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھی تھی۔اس کے آس پاس اس کے کلاس فیلوز گروپ کی صورت میں بیٹھی تھی۔آج ان کو گروپ اسائنمنٹ ملا تھا جن پر وہ سب ایک ساتھ کام کر رہے تھے۔

"فریحہ اس سوال کی مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی! تمہیں کچھ پتا چل رہا ہے؟"عزاہ نے جھنجھلا کر بولا۔

"نہیں۔ایک دفعہ فوکس سے کرو تو پتا چل جائے گا۔"اس کے ساتھ دودھیا رنگت والی لڑکی فریحہ نے بولا۔اس نے گلابی رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی

تھی۔اس کے دودھیار نگت پر گلابی رنگ دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے کچے دودھ میں گلاب کی پتیاں گری ہو۔

"آہ!! میرے تو سر میں درد ہو گیا ہے۔مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ کیا کرنا ہے۔"عزاہ نے اپنا رجسٹر اور کتابیں ایک جانب رکھ دی۔

"چلو ایسا کرتے ہے ایک بریک لے لیتے ہے۔"اس کے ساتھ بیٹھی ایک اور لڑکی نے بولا تو سب نے ہاں میں ہاں ملائی۔کچھ دیر بعد سب کسی نا کسی کام کی وجہ اٹھ کر چلے گئے۔اب گراؤنڈ میں صرف عزاہ اور فریحہ بیٹھیں تھیں۔فریحہ بڑے غور سے عزاہ کو دیکھا۔عزاہ نے بھورے رنگ کا ایک سادہ جوڑا پہنا ہوا تھا۔کالے بالوں کو سر پر دوپٹہ لے کر چھپایا ہوا تھا۔فریحہ کو آج عزاہ کچھ تھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"کیا ہوا عزاہ؟ کیا کوئی مسئلہ ہے؟" اس نے فکر مندی سے عزاہ سے پوچھا۔

"نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

"پھر آج اتنا تھکی ہوئی کیوں لگ رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"بس تم تو جانتی ہو ہمارا کزن امریکہ آیا ہوا ہے۔ اس کی مہمان نوازی میں ہی لگی ہو۔ کبھی امی کس کام کا کہہ رہی ہوتی ہے تو کبھی کس کام کا۔ اور کل رات مجھے نیند بھی نہیں آپائی تو بس یہی وجہ ہے۔"

"اپنے گھر میں کام کا کسی اور کو کہہ دیتی تمہاری دو بہنیں بھی تو ہے!"

"وہ لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے ویسے بھی ان کی گھر کے کاموں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔"

"اچھا"

www.novelsclubb.com

"اگر آج کام نہیں کرنا تو کل کر لے گے تم گھر جا کر ریسٹ کر لو۔"

فریحہ نے اسے پیش کش کی۔

"نہیں، آج ہی کام کریں گے۔" عزاہ نے تھکا سا مسکرا کر اس کی دی ہوئی پیش کش رد کی۔

"ایک بات کہوں؟!" فریحہ نے کچھ دیر بعد ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

عزاہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہیں نہیں لگتا کہ تم نے اپنے اوپر زیادہ بوجھ ڈالا ہوا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"مطلب؟" عزاہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"تم ہر کام کو ابھی ختم کرنے میں لگی رہتی ہو۔اس وقت تم تھکی ہوئی ہو لیکن اپنی اسائنمنٹ پوری کرو گی اور مجھے یقین ہے کہ گھر جا کر تم آرام کرنے کی بجائے گھر کے کاموں میں لگ جاؤ گی۔"

"تم مجھ پر اتنی نظر رکھتی ہو!"عزاہ نے بات مذاق کی طرف لے جانا چاہی۔

"میں انسان ہوں اور انسان اپنے ارد گرد کے انسانوں کو observe ضرور کرتے ہے۔تمہارے ساتھ اتنا وقت گزارا ہے۔یہ بات تو میں جان گئی ہوں کہ تم خود کے ساتھ ساتھ دوسروں کی ذمہ داریاں بھی خود پر لے لیتی ہو،یہ سوچ کر کہ تم ان کے لیے ضروری ہو۔تم تھکی ہوئی ہو گی لیکن ان کا کام ضرور کرو گی۔

تم سوچتی ہو کہ اگر تم نہیں ہو گی تو ان کے کام نہیں ہو پائے گے لیکن ایک بات بتاؤ؟"

اس نے ایک منٹ کا وقفہ لیا اور دوبارہ بولی۔

"ایک دن تمہیں پتا چلے گا کہ تم تو کبھی ضروری تھی ہی نہیں۔ لوگ تمہارے بغیر بھی کام کر سکتے تھے لیکن تم نے، خود تم نے انہیں ایسا کرنے سے روکا۔ تم نے اپنی انرجی بھی ویسٹ کی ہے اور ان کا بھی نقصان کیا جن کے کام تم پیار محبت سے کر دیتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"ان لوگوں کا نقصان کیسے ہوا؟" عزاہ کے پوچھنے پر فریحہ نے جواب دیا۔

"ان لوگوں کا نقصان ایسے ہوا کہ وہ تم پر انحصار کرنے لگ گئے ہے۔ ان کو کام کی عادت نہیں رہی۔ اگر تم نے ان کا ساتھ چھوڑا تو وہ ایک لمبے عرصے کے لیے مشکل کا شکار رہے گے۔ ان کو سہاروں کی عادت پر چکی ہے۔ ان کے لیے دوبارہ خود پر انحصار کرنا اب بہت مشکل ہے۔ ان لوگوں میں سے چند ہی دوبارہ خود انحصاری کی طرف بڑھے گے۔ باقی سب نئے سہاروں کو ڈھونڈنے میں اپنی طاقت ضائع کرے گے اور جب انسان اپنے سوا کسی دوسرے انسان پر انحصار کرنے لگ جائے تو اس کی بربادی کے لیے کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو جاتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"میں حیران ہو کہ تم نے خود کو میتھ جیسے خشک سبجیکٹ میں گھسیٹا۔ تمہیں تو نفسیات پڑھنی چاہیے تھی۔" عزاہ اس کی باتوں سے خاصی مرعوب ہوئی تھی۔

"پڑھنا تو میں بھی چاہتی تھی لیکن امی کو لگا کہ اگر میں نے نفسیات پڑھی تو میں بھی نفسیاتی ہو جاؤں گی۔" فریحہ اپنی ہی بات پر ہنسی مگر دور کہی اس ہنسی میں اداسی شامل تھی۔

دونوں کے درمیان ایک بار پھر خاموشی حائل ہوئی۔ دونوں ہی گراؤنڈ میں بیٹھے لوگوں کو تک رہے تھے۔ ایسے میں فریحہ کی نگاہوں نے ان سے کچھ دور بیٹھی عالیہ کا تعاقب کیا۔

عالیہ نمرہ کے ساتھ یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھی کام میں مشغول تھی۔ نمرہ بھی لٹریچر میں ایم فل کر رہی تھی۔اس لیے نمرہ اور عالیہ اکثر ایک ساتھ بیٹھ کر اسائنمنٹ بناتی تھی۔

عالیہ نے وائٹ کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔اس پر پیلے رنگ کا دوپٹہ مفلر کی طرح لیا ہوا تھا۔ بھورے کندھے پر ڈھلکے ہوئے تھے۔

فریحہ نے اپنے ساتھ بیٹھی عزاہ کو دیکھا جو کچھ دور اگے پودوں پر نظر جمائے فریحہ کی کہی باتیں سوچ رہی تھی۔

"عزاہ؟"فریحہ نے بولا۔

"ہمم"عزاہ نے بے خیالی میں کہا۔

"عالیہ اور تم دونوں کی کیا بنتی نہیں ہے؟"

عزاہ نے چونک کر فریحہ کو دیکھا۔اسے فریحہ سے اس بات کی امید ہر گز نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں ایسا کیوں لگا؟"عزاہ نے سوال کے بدلے سوال کیا۔

"بس یونہی، مجھے وائبز آتی ہے کہ تم دونوں کے درمیان بات چیت نہیں ہے۔"

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔بس ہم دونوں کو ایک دوسرے سے بات کرنے کا موقع نہیں ملتا ہے۔"عزاہ نے کمزور سی دلیل دی۔

فریحہ سمجھ گئی کہ عزاہ اس متعلق بات نہیں کرنا چاہتی اسی لیے اس نے بات بدل دی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تم نے بتایا تھا کہ تمہاری چھوٹی بہن بی بی اے کر رہی ہے۔کیسی جا رہی ہے اس کی پڑھائی؟"

"اس کا تو کہنا ہے کہ اچھی جا رہی ہے۔" عزاہ نے کہا۔

"اس نے اس یونیورسٹی ایڈمیشن کیوں نہیں لیا؟"

"اماں نے تو اسے کہا کہ ایک یونیورسٹی میں پڑھائی کر لو لیکن جائی یانہ نے کسی کی بھی نہیں مانی۔ بابا کو ساتھ ملا کر اپنی مرضی کی یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔"

www.novelsclubb.com

"چلو اس کو جہاں ایڈمیشن لینا تھا وہاں ہو گیا۔"

وہ دونوں اب گھریلو باتیں ڈسکس کرنے لگے۔

کچھ دیر بعد ان کے گروپ کے لوگ آنے لگے۔ان کا بریک ختم ہو چکا تھا۔اب وہ سب دوبارہ اپنی پڑھائی میں مشغول ہو گئے تھے۔

****

سورج اپنی روشنی کو ہر سو پھیلا کر اب اپنے غروب ہونے کی تیاری میں مصروف تھا۔اشفاق صاحب کے گھر کی جانب آؤ تو وہاں خوب رونق تھی۔

www.novelsclubb.com

اتوار کا دن تھا۔سب گھر پر موجود تھے۔ایسے میں زینب، نمرہ اور شایان بھی آئے ہوئے تھے جس سے گھر کی رونق کو مزید چار چاند لگ گئے۔

زینب لاؤنج میں بیٹھی نوال کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی جبکہ اشفاق، شایان اور عیسیٰ کے ساتھ ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔جائی یانہ بھی اشفاق کے ساتھ صوفے پر بیٹھی ان کی باتیں سن رہی تھی۔وہ سب کاروباری گفتگو کر رہے تھے۔جائی یانہ اپنا فیورٹ ٹاپک کیسے چھوڑ سکتی تھی۔

عالیہ نمرہ کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ عزاہ مہمانوں کی خاطر مدارت میں مصروف تھی۔فریحہ کی باتوں کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑا تھا۔

نوال صوفے پر اپنے ساتھ بیٹھی زینب سے پوچھ رہی تھی۔

"تم اتنے دنوں سے آئی نہیں تھی۔ خیریت تو تھی؟"

"بھابھی آپ تو جانتی ہے کہ سارا دن کام الجھا کر رکھتے ہے کسی دوسری چیز پر دھیان نہیں جاتا ہے۔" زینب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ان کاموں سے وقت نکال کر اپنوں سے ملنے آجانا چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

"بھابھی ساری بات وقت کی ہی تو ہے۔ کسی کام کو لے کر بیٹھوں تو دن سے رات ہو جاتی ہے۔ پتا ہی نہیں چلتا ہے۔ ایسے میں اب وقت نکالنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔"

"یہ بات تو تم نے بلکل ٹھیک کہی، زینب۔ ہمارے زمانے میں تو وقت میں بہت برکت تھی۔ گھر کے کام کر لینے کے باوجود بھی انسان کے پاس اتنا وقت بچ جایا کرتا تھا کہ اپنوں کے ساتھ گزار سکے لیکن اب تو ہم اس قدر مصروف ہو گئے ہے کہ گھر کے افراد کے لیے تو دور اپنے لیے ہی وقت نکالنا مشکل ہے۔"

www.novelsclubb.com

زینب ان کی بات پر فقط مسکرائی۔ ایسے میں عزاہ لاؤنج میں داخل ہوئی اس کے ہاتھوں میں ٹرے تھی جس میں چائے اور بسکٹ رکھے تھے۔ عزاہ جھک کر

بیٹھی اور ٹرے میز پر رکھ دی۔اس نے پہلے زینب کو چائے کا کپ تھمایا اور اس کے بعد نوال کو۔

وہ اٹھنے لگی تھی کہ اسے زینب کی آواز سنائی دی۔

"عزاہ میں جب بھی آتی ہو تم کاموں میں ہی لگی رہتی ہو۔ کبھی فرصت نکال کر پھپھو کے ساتھ بھی بیٹھ جایا کرو۔"

www.novelsclubb.com

زینب کا گلہ سن کر وہ مڑی اور مسکرا کر جواب دیا "نہیں پھپھو ایسی بات نہیں ہے۔بس میں نسرین کو ڈرائنگ روم میں چائے دینے کا کہہ دو پھر آپ کے پاس آ کر آرام سے بیٹھو گی۔"

یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ زینب کے پاس رکھے سنگل صوفے پر بیٹھی تھی۔

"اور سناؤ؟ کیسی چل رہی ہے پڑھائی؟"

"اچھی جا رہی ہے۔ اب تو بس لاسٹ سمیسٹر رہ گیا ہے۔" عزاہ نے مسکرا کر بتایا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم، تو مزید آگے پڑھو گی؟"

زینب کے سوال پر عزاہ نے ہاں کہنے کے لیے لب کھولے تھے کہ نوال نے جواب دے دیا۔

"نہیں اب بس۔اتنا پڑھا دیا ہے یہی بہت ہے۔میں تو ان دونوں کے ایم اے کے ہی خلاف تھی۔میں چاہتی تھی کہ یہ دونوں گھر داری سیکھے لیکن تم تو اپنے بھائی کو جانتی ہو میری ایک نہ سنی اور ان کا ایڈمیشن کروا دیا۔"

"ہمم بھائی کو تو میں واقعی بہت اچھے سے جانتی ہوں۔"زینب یہ بات بس سوچ سکی۔

www.novelsclubb.com

"خیر عزاہ تو سگھڑ ہے اس کو تو گھر داری بہت اچھے سے آتی ہے۔"

زینب نے اپنی سوچوں سے دھیان ہٹا کر عزاہ کی تعریف کی۔

"ہاں یہ تو ہے۔گھر داری تو تھوڑی بہت عالیہ کو بھی آتی ہے اسی لیے اب سوچ رہی ہوں ان کا ایم اے مکمل ہو تو ان کی شادی کروا دوں۔"

"ہمم صحیح سوچا آپ نے۔آپ کی نظر میں عالیہ اور عزاہ کے لیے کوئی رشتہ ہے؟"زینب کے سوال پر نوال کی مسکراہٹ پھیکی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ابھی تو کوئی نہیں ہے۔"نوال نے بمشکل مسکراتے ہوئے بولا۔

عزاہ کو اپنا وہاں بیٹھنا مناسب نہ لگا اس لیے وہ اٹھ کر باہر چلی گئی۔

"میں نے بھی سوچ لیا ہے اس سال شایان کی شادی کروا دوں گی۔ ماشاءاللہ سے اب وہ سیٹل بھی ہو چکا ہے اور شادی جیسی زمہ داری کو نبھانے کے لیے بھی تیار ہے۔ایک دو لڑکیاں دیکھ رکھی ہے میں نے۔بس شایان حامی بھر لے تو آپ اور میں رشتہ مانگنے چلے گے۔"

نوال کی مسکراہٹ زینب کی بات سن کر بلکل غائب ہو گئی۔زینب نے آخر میں ان کو ساتھ چلنے کی دعوت دی تو نوال نے زبردستی مسکرا کر جواب دیا۔

"بالکل، کیوں نہیں۔"

زینب اب ان سے شادی کی تیاریوں کے متعلق بات کر رہی تھی اور نوال گم سم سی ان کی باتیں سن رہی تھی۔

اسی وقت اگر دوسری منزل میں جاؤ تو عالیہ اور نمرہ کمرے میں بیٹھے باتوں میں مشغول تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا ہاتھ اب بہت حد تک ٹھیک ہو گیا ہے۔" نمرہ نے اس کا ہاتھ دیکھا تو تبصرا کر دیا۔ عالیہ نے بھی اپنا ہاتھ دیکھا۔ جلا ہوا نشان مندمل ہو رہا تھا۔

"ہاں،اس بات کو تو دو ہفتے گزر چکے ہے۔"

"ویسے سارا کریڈٹ اس شخص کو جاتا ہے۔اسی کی وجہ سے تمہارے ہاتھ پر چھالے نہیں بنے۔لیکن وہ تھا کتنا ہینڈسم۔اس نے اپنا کیا نام بتایا تھا؟!"

"آریان!"اس کو سوچ میں پڑا دیکھ عالیہ نے جواب دیا۔

"ہاں!آریان!"نمرہ کو بھی یاد آگیا۔پھر اس نے آنکھیں سکیڑ کر عالیہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں اس کا نام بڑا یاد ہے!"

"اس کی بات تم کر رہی ہو یا میں؟" اس نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"ہائے لیکن ایک بات تو ہے وہ تھا بڑا ہینڈسم!"

"کتنی دفعہ اس کو ہینڈسم کہو گی!" عالیہ نے اس کے بار بار ہینڈسم کہنے پر چوٹ کی۔

www.novelsclubb.com

"اب وہ ہے ہی اتنا ہینڈسم کے بار بار کہنے کو دل چاہتا ہے۔" نمرہ بیڈ پر لیٹ گئی اور ڈوپٹہ سے منہ چھپا لیا۔

"اپنے بھائی کے سامنے کہو اسے ہینڈسم، اگلے لمحے ہی تمہاری زبان ہاتھ میں پکڑا دے گا۔"

شایان کا ذکر سن کر اس کا حلق تک کڑوا ہوا۔

"تم تو جی بھر کر خوش بھی نہیں ہونے دیتی ہو۔" نمرہ نے منہ بنا کر کہا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے اس کے منہ بنانے پر مسکراہٹ دبائی۔

****

ایک گھنٹے بعد زینب اپنے گھر جانے کے لیے اٹھ گئی۔

"ایسی بھی کیا جلدی ہے زینب؟ آج رات کا کھانا ہم سب ساتھ کھا لیتے۔" نوال نے زینب کو جاتا دیکھ کر گلہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی کھانا کسی اور دن سہی۔ وہ تو اتنے دن ہو گئے تھے، آپ سے اور بچیوں سے نہیں ملی تھی۔ اسی لیے چلی آئی۔"

زینب نے عزاہ سے کہلوا کر نمرہ کو نیچے بلوا دیا تھا۔اشفاق ان کو خدا حافظ کہنے کے لیے ڈرائنگ روم سے نکل گئے۔ان کے پیچھے عیسیٰ اور شایان بھی نکلے۔

عیسیٰ کو دیکھ کر زینب رکی۔جب زینب آئی تھی تو عیسیٰ گھر پر نہیں تھا اور کچھ دیر بعد واپس آیا تو سیدھا ڈرائنگ روم میں چلا گیا تھا۔ان دونوں کی یہ پہلی ملاقات تھی۔

"تم ام ہانی کے بیٹے ہو نا؟"زینب نے مسکرا کر اس سے پوچھا۔

"ہاں یہ عیسیٰ ہے۔ام ہانی کا بیٹا۔"عیسیٰ کی بجائے نوال نے جواب دیا۔

"السلام علیکم "عیسیٰ کو سمجھ نہ آئی کہ کیا کہے سو سلام کر دیا۔ وہ غیر ارادی طور پر تھوڑا آگے ہوا تھا۔

"وعلیکم السلام! ماشاءاللہ تم تو بڑے ہو گئے ہو۔ جب ام ہانی امریکہ گئی تھی تب تو تم بہت چھوٹے تھے۔" زینب نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔ پھر اپنے ساتھ کھڑی نوال کی جانب متوجہ ہوئی۔

"نمرہ نے مجھے اس کے آنے کے بارے میں بتایا تھا۔ نمرہ کہہ رہی تھی کہ یہ کسی کاروباری سلسلے میں پاکستان آیا ہے۔"

نوال سے بات کرتے ہوئے زینب نے آخر میں عیسیٰ سے پوچھا۔

"تمہاری ماں کیسی ہے؟"

"ٹھیک ہے۔"

زینب نے سر ہلایا۔ نوال اور زینب نے ادھر ادھر کی کچھ مزید باتیں کی اور پھر وہ لوگ چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

****

اس کے سامنے کفن میں لپٹے دو وجود چارپائی پر لیٹے تھے۔وہ ان سے قدرے دور کھڑی تھی۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ جنازے قبر میں تبدیل ہو گئے۔اس نے ارد گرد دیکھا تو اس نے اپنے آپ کو قبرستان کے عین وسط میں پایا۔وہ خوف سے دو قدم پیچھے ہوئی تو اچانک کسی وجود سے ٹکرائی وہ دیکھے بنا جان چکی تھی کہ پیچھے اشفاق کھڑے تھے۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔تم ان سب کی ذمہ دار ہو۔وہ میرے ماں باپ کی قبریں ہے۔تم نے انہیں یہاں تک پہنچایا ہے۔"اشفاق کی دل دہلا دینے والی آواز اس کی سماعت میں اتری۔

"نہیں، میں نے ک۔۔۔کچھ ننن۔۔۔۔نہیں کیا۔"خوف سے بمشکل اس نے اپنا جملہ مکمل کیا۔اشفاق کی آواز اسے دوبارہ سنائی دینے لگی وہ اسے کسی بات کا الزام دے رہے تھے لیکن اس نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔اس نے آنکھیں سختی سے بند کر لی اور اندھا دھند بھاگنے لگی۔اسے دور جانا تھا، بہت دور۔ اسے اس قبرستان سے نکلنا تھا لیکن اس کو راستہ نہیں مل رہا تھا۔

وہ ہانپنے لگ گئی تھی لیکن رکی نہیں۔اچانک اس کو ٹھوکر لگی تو وہ گر گئی۔اس نے آنکھیں کھولی تو اس کے سامنے ام ہانی بیٹھی تھی۔اس کے سر سے خون نکل رہا تھا۔وہ درد سے بلبلا رہی تھی۔اس نے ام ہانی کے قریب جانا چاہا تو اچانک کسی نے اسے دھکا دے کر ام ہانی سے دور کیا۔

اس نے دوبارہ اس شخص کو نہ دیکھا۔وہ جان گئی تھی کہ وہ کون ہے۔

"تم ایک عذاب ہو جو ہم پر نازل ہوئی ہو۔پتا نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب تم ہماری زندگیوں میں آئی تھی۔"

اشفاق کی باتیں ابھی تک پس منظر میں ابھر رہی تھی۔وہ رو رہی تھی، اپنی بات کا یقین دلا رہی تھی کہ اس نے کچھ نہیں کیا۔لیکن اس کو آواز اشفاق کی آواز کے سامنے دب رہی تھی۔

زینب کرنٹ کھا کر اٹھی۔وہ پسینے سے نہا چکی تھی۔اس کا جسم ڈر سے ابھی تک کانپ رہا تھا۔اس نے ادھر ادھر دیکھا اس کا کمرہ اندھیرے میں نہایا ہوا تھا۔

اس نے اپنے پاؤں بیڈ سے نیچے اتارے اور کھڑی ہو گئی۔ کپکپاہٹ ابھی بھی اس کے جسم میں تھی۔ وہ تیز تیز قدم لیتی اپنے کمرے سے نکل کر ایک کمرے کے جانب بڑھی۔ وہ حسن اور مریم کا کمرہ تھا۔ دروازہ بند تھا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹانے کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے کہ اسے بے ساختہ ہوش آیا۔ اس کا ہاتھ ہوا میں معلق ہو گیا۔

اسے ایسے خواب تب سے آ رہے تھے جب سے اشفاق نے زینب پر ہاتھ اٹھایا تھا۔ وہ یوں ہی ڈرتے ہوئے مریم کے کمرے کی جانب بڑھ دیتی تھی لیکن کبھی بھی دروازہ کھٹکھٹا کر اندر جانے کی ہمت نہیں کر پاتی تھی بلکہ دوبارہ اپنے کمرے میں چلی جاتی تھی لیکن آج اسے گھٹن ہو رہی تھی۔ وہ اپنے اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں اس وقت ہر گز جانا نہیں چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ آہستہ آہستہ چلتی برآمدے کی جانب بڑھنے لگی۔اس نے ایک نگاہ ام ہانی اور نوال کے مشترکہ کمرے کو دیکھا۔ان کے کمرے کا بھی دروازہ بند تھا لیکن کمرے کے اندر موجود خاموشی بتاتی تھی کہ وہ دونوں سو رہی تھی۔

زینب نے اس واقعے کے بات سے کسی سے بات نہ کی تھی۔وہ اپنی ناراضی کا اظہار کرنا چاہتی تھی لیکن یہ دیکھ کر اس کا وہ دل دُکھا تھا کہ کسی کو اس کے بولنے یا نا بولنے سے کوئی فرق نہ پڑا تھا اور پڑتا بھی کیوں؟

آخر کو وہ زینب احمد تھی،اشفاق احمد نہیں جس کے آگے پیچھے سب لاڈ اٹھائے۔اس نے سر جھٹکا اور برآمدے کی جانب قدم بڑھائے۔

وہ اشفاق کے کمرے کے قریب سے گزری تو اس کی نگاہیں غیر ارادی طور پر اندر گئی۔ ان کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ صحن کے بلب کی مدھم روشنی اس کمرے کے اندر جا رہی تھی۔ اشفاق زینب کی طرف پشت کیے لیٹے ہوئے تھے۔ اسے پتا ہی نہیں چلا کہ وہ کب رک گئی تھی۔ اس نے اپنے بھائی کو بڑے غور سے دیکھا۔

"کیا کسی کے اندر اپنی بہن کے لیے اتنا زہر بھرا ہوا ہو سکتا ہے؟"

اس کے ذہن میں یہی سوال آیا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے اپنے بھائی کو لیٹے دیکھے گئی۔ جب اشفاق کروٹ بدلی تو وہ گھبرا کر سامنے سے ہٹ گئی۔

وہ قدم قدم چلتی برآمدے میں آئی اور ایک چارپائی پر گرنے والے انداز میں لیٹ گئی۔اس کو آسمان صاف دکھائی دے رہا تھا۔آسمان پر چاند اپنے جوبن پر تھا۔اس کے ارد گرد ستارے چمک رہے تھے۔وہ بے شک ایک خوبصورت چاندنی رات تھی۔

چاند نے اسے اپنے حسن سے سحر زدہ کر دیا تھا۔اس کی سیاہ آنکھیں چاند کی چاندنی سے چمک رہی تھی۔وہ بنا پلک جھپکے آسمان کو دیکھ رہی تھی کہ اس کی نگاہوں کے ہلنے سے آسمان کا پیش کرتا حسین منظر غائب نہ ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

اس کے اندر یہ خواہش جاگی کہ وہ ایک اس منظر کو قید کر لے۔وہ اسی سوچ میں مگن تھی کہ اس کو ایک خیال آیا۔وہ اوپر چھت پر گئی اور اسٹور روم میں گھس گئی۔اسٹور روم م ایک طرف ٹوٹی ہوئی الماری تھی۔زینب نے اس الماری کا ایک

پٹ کھولا تو اس میں لگی گرد و غبار پر اس کے کپڑوں پر لگ گئی لیکن وہ کسی چیز کی پروا کیے بغیر اپنی مطلوبہ شے ڈھونڈنے لگی۔

کچھ دیر کی محنت کے بعد آخر اس ایک ڈبہ مل گیا زینب نے ڈبہ نکالا اور اسے زمین پر رکھ کر کھولا۔ اس میں بہت سی چیزیں پڑی تھی لیکن زینب کی نظر اس میں موجود کیمرہ پر پڑی۔ یہ کیمرہ اشفاق کو حسن نے تحفے میں دیا تھا لیکن ان کو تصویریں کھینچنے کا شوق نہیں تھا اسی لیے دو تین بار استعمال کرنے کے بعد سے وہ اس الماری میں رکھ دیا گیا تھا۔ زینب نے کیمرہ نکالا۔

www.novelsclubb.com

جب اشفاق نے اس کے سامنے ایک دفعہ کیمرہ استعمال کیا تھا تب اس نے بڑے غور سے ان کی ایک ایک حرکت کو دیکھا تھا۔ اسی لیے اس کو کیمرے کا استعمال کرنا ایک حد تک آتا تھا۔

اس نے کیمرہ نکالا اور باہر آ گئی۔ چاند اپنا سحر ابھی بھی قائم کیے ہوئے تھا۔ زینب نے کیمرہ نکالا اور چاند کی تصویریں کھینچنے لگی۔ وہ بار بار تصویر کھینچنے کے لیے بٹن کلک کرتی رہی۔ کچھ دیر بعد وہ مسکرا کر اپنی کھینچی فوٹو دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ، کپڑے اور بال مٹی سے اٹے تھے لیکن اس کو کسی چیز کی پروانہ تھی۔ اس کو تو بس اپنی تصویر سے مطلب تھا جو کہ اس کی توقع کے عین مطابق تھی۔ حسین اور خوبصورت چاند!!!!

www.novelsclubb.com

****

"اچھا، اللہ حافظ!"

عالیہ، نوال کے کمرے میں داخل ہوئی تو بس یہ بات سن سکی۔ نوال کے کان کے ساتھ لگا فون اب نیچے ہو چکا تھا۔ نوال بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ عالیہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"کس کی کال تھی؟" عالیہ نے اپنے پاؤں بیڈ پر کر لیے اور نوال کے بلکل سامنے اپنے چہرے کا رخ کر لیا۔ اس کو اپنی ماں کا چہرہ اترا ہوا لگ رہی تھی۔

"ہانی نے کال کی تھی۔" نوال نے فون سائیڈ پر رکھ دیا۔

"اچھا! کس لیے کی تھی؟"

"بس خیریت پوچھنے کے لیے کی تھی۔" نوال نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

"آپ پریشان دکھ رہی ہے۔ کیا آپ کے اور خالہ کے درمیان کوئی بات ہوئی ہے؟"

www.novelsclubb.com

"میرے اور تمہاری خالہ کے درمیان میں کوئی بات نہیں ہوئی بس آج تمہاری پھپھو کی باتیں مجھے پریشان کر گئی ہے۔"

"کیوں؟انہوں نے ایسا کیا کہا؟"

نوال تذبذب کا شکار ہوئی کہ وہ عالیہ کو اپنا مسئلہ بتائے کہ نہیں۔عالیہ سمجھ گئی کہ اس کی ماں اسے بتانا نہیں چاہتی ہے اور اس میں اتنی ایتھکس تھی کہ اگر اس کی ماں نہیں بتانا چاہتی تو وہ انہیں فورس نہیں کریں گی۔اسی لیے وہ یہ کہتی اٹھ گئی۔

"اگر آپ مجھ سے اپنی پرابلم شئیر نہیں کرنا چاہتی تو ٹھیک ہے نا کریں"

وہ جانے لگی تو اسے اپنی ماں کی آواز سنائی دی۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ دراصل میں چاہتی تھی کہ تمہاری شادی شایان سے ہو جائے لیکن آج تمہاری پھپھو کی باتیں مجھے یہ باور کروا گئی ہے کہ ان کا تمہیں اپنی بہو بنانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ بس میں ہانی سے اسی موضوع پر گفتگو کر رہی تھی۔"

نوال عالیہ کو بات بتا کر اپنا دل ہلکا کر رہی تھی جبکہ عالیہ کو لگا کہ ایک بوجھ اس کے دل پر آ گیا ہے۔ اس کی ماں اس کے بارے میں کیا سوچ رہی تھی۔ وہ اور شایان؟ کبھی نہیں، ہرگز نہیں۔

اس نے تو کبھی شایان کو ایسی نظر سے دیکھا ہی نہیں تھا۔اس کو تو وہ ایک کزن کی حد تک بھی بس نارمل لگتا تھا۔اس کے لیے شایان کبھی بھی اہم نہیں رہا تھا۔

عالیہ نے لمحے کے ہزارویں حصے میں شکر ادا کیا کہ پھپھو نے اماں کی آس توڑ دی۔ورنہ مزید میس پھیل جاتا۔

"اس میں اداس ہونے کی کیا بات ہے۔اللہ نے میرے نصیب میں جو لکھا ہو گا وہ مل جائے گا۔"اس نے نوال کو تسلی دینا چاہی۔وہ چاہ کر بھی انہیں کچھ سخت نہ کہہ سکی۔

"نصیب میں جو لکھا ہوتا ہے وہ تو مل کر رہتا ہے لیکن اس کے لیے بھی ہاتھ پاؤں چلانے پڑتے ہے۔ایسے ہی بیٹھ کر سوچنے سے کچھ نہیں ملتا۔"نوال نے اس کی تصیح کی۔

"تم سب سے بڑی ہو۔تمہارے بعد دو اور ہے۔ان کی شادیاں بھی کرنی ہے۔"

عالیہ کے پاس بولنے کو ہزاروں الفاظ تھے لیکن اس کی ماں ابھی کچھ بھی سننے کے موڈ میں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس لیے وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔اپنے کمرے میں آ کر اس نے شایان کے بارے میں سوچا۔اسے شایان کے بارے میں سوچ کر ہی عجیب لگ رہا تھا۔اس نے دوبارہ اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس کی ماں نے جو سوچا تھا وہ پورا نا ہوا اور اطمینان سے اپنے بستر پر لیٹ گئی۔

****

*

www.novelsclubb.com

"آپ نے کل ماموں ممانی سے میرے اور عالیہ کے بارے میں بات کیوں نہیں کی؟"

صبح ناشتے کے وقت زینب بڑے غور سے اپنے سامنے بیٹھے شایان کو دیکھ رہی تھی جو ان سے جواب طلب کر رہا تھا۔ڈائننگ ہال میں اس وقت زینب اور شایان موجود تھے جبکہ نمرہ اپنے کمرے میں یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ ڈائننگ ہال میں تناؤ پھیلا ہوا تھا۔

"تھوڑا صبر رکھو۔ تمہیں آخر اتنی جلدی کس بات کی ہے؟"

www.novelsclubb.com

زینب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"آپ چاہتی ہی نہیں ہے کہ عالیہ اور میری شادی ہو۔"

"میں اگر یہی چاہتی تو کل تمہارے ساتھ نہیں جاتی بلکہ اسی وقت منع کر دیتی جب تم نے عالیہ سے شادی کی خواہش میرے سامنے رکھی تھی۔"

"پھر آپ نے ماموں سے ہمارے رشتے کی بات کیوں نہیں کی؟"

شایان کچھ نرم پڑا۔

www.novelsclubb.com

"تم اشفاق بھائی کو اتنا نہیں جانتے جتنا میں جانتی ہوں۔ میں اگر اس وقت تمہارے رشتے کی بات کرتی تو انہوں نے عالیہ کی پڑھائی کا کہہ کر صاف انکار کر دینا تھا۔"

"تو پھر کل ہم ان کے گھر کیوں گئے؟"

"میں بھابھی کو یہ بتانے گئی تھی کہ میں شایان کے لیے لڑکی تلاش کر رہی ہوں اور جلد از جلد اس کی شادی کروانا چاہتی ہوں۔ میں ان کی امید توڑ دی کہ میں شایان کی شادی ان کی بیٹیوں میں سے کسی ایک سے کرواؤ گی۔ آخر میرا بیٹا اتنا گرا پڑا نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں ریجیکٹ ہو"

"آپ نے یہ کیا کیا؟!" شایان نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا۔ "اگر انہوں نے عالیہ کے لیے دوسرے رشتے دیکھنے شروع کر دیے تو کیا ہو گا؟"

"نہیں نوال بھابھی ایسا کچھ نہیں کریں گی، بلکہ اب وہ خود مجھ سے تمہارے اور عالیہ کے رشتے کے متعلق بات کریں گی۔ میں نے جب ان سے تمہاری شادی سے متعلق بات کی تو ان کے چہرے پر کئی رنگ گزرے تھے اور مسکراہٹ بلکل غائب ہو چکی تھی۔ صاف ظاہر تھا انہیں مجھ سے بہت امید تھی۔"

"اور اگر آپ کی اسٹریٹیجی غلط ہو گئی تو؟" شایان نے اپنا خدشہ پیش کیا۔

"اوّل تو جیسا میں نے کہا ہے، وہی ہو گا لیکن اگر ایسا نہیں ہوا تو میں خود مناسب وقت میں تمہارا رشتہ مانگ لو گی۔"

"اور وہ مناسب وقت کب آئے گا؟" شایان نے کسی بچے کی طرح سوال کیا۔

"جب وہ وقت آئے گا۔ اپنے دل سے سارے خدشات نکال دو اور میرا یقین رکھو میں تمہاری شادی عالیہ سے کروا کر رہو گی۔ مجھے بھی عالیہ بہو کے روپ میں پسند ہے۔ اب تم چپ چاپ ناشتے پر دھیان دو۔"

زینب نے اتنا کہہ کر بات ختم کر دی۔ شایان خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا لیکن وہ ابھی بھی مطمئن نہیں تھا پتا نہیں کیوں اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اگر اس نے مزید دیر کی تو یقیناً کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔

****

یونیورسٹی میں آج معمول کے مطابق چہل پہل تھی۔سب اپنی اپنی سرگرمیوں میں مگن تھے۔جائی یانہ کلاس میں بیٹھی لیکچر اٹینڈ کر رہی تھی۔وہ پروفیسر کی ایک ایک بات کو غور اور توجہ سے سن رہی تھی اور ضروری بات کو اپنے رجسٹر میں نوٹ کر رہی تھی۔لیکچر ختم ہوا تو سب اسٹوڈنٹ اٹھ کر جانے لگے۔

جائی یانہ بھی اپنا سامان سمیٹنے لگی۔اس نے سارا سامان بیگ میں ڈالا اور کھڑی ہو گئی۔وہ جانے کے لیے بڑھی کہ اس کی نظر سب سے پیچھے رکھے بینچ پر بیٹھی لڑکی پر پڑی۔یہ وہی کالی چادر والی لڑکی جس کے ساتھ جائی یانہ پہلے دن بیٹھی تھی۔کسی خیال کے تحت جائی یانہ اس کے پاس جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"یہاں کیا کر رہی ہو؟" جائی یانہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس پہنچی۔ وہ لڑکی اپنے نوٹس کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے آج بھی اپنے آپ کو کالی چادر سے چھپایا ہوا تھا۔ جائی یانہ کی آواز پر اس نے چونک کر دیکھا۔ جائی یانہ کو دیکھ کر وہ دوبارہ نوٹس پڑھنے لگی۔

"پڑھائی کر رہی تھی بس!" اس نے مصروف انداز میں کہا۔

"اچھا!" جائی یانہ اس کے پاس رکھے بینچ پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر کے لیے ایک طویل خاموشی چھائی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا کیا نام ہے؟" جائی یانہ نے دوبارہ پوچھا۔

"نائلہ "اب کی دفعہ اکتائی آواز سے کہا گیا۔ جائی یا نہ جان گئی کہ نائلہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتی۔

اسی لیے وہ مزید کوئی بھی بات کیے بنا کلاس سے نکل گئی۔ اس کو سمجھ نہیں آیا کہ آخر نائلہ اس سے یوں روکھے انداز میں بات کیوں کر رہی تھی؟ پہلے دن بھی نائلہ نے اس سے بات نہیں کی تھی اور آج بھی مروتاً بات کر رہی تھی جبکہ وہ تو اس سے بڑی خوش اخلاقی سے ملتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسی متعلق سوچتے ہوئے کینٹین میں رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے لیے کافی منگوائی اور اپنے ارد گرد دیکھنے لگی۔ اس کو یونیورسٹی کا گراؤنڈ

صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ یونہی اسٹوڈنٹ کو آتا جاتا دیکھ رہی تھی کہ اس کی نظر درخت سے ٹیک لگائے گھنگرالے بالوں والے لڑکے پر پڑی۔

جائی یانہ کو دور بیٹھے بھی اس کے چہرے سے پریشانی صاف ظاہر تھی۔ وہ کسی غیر مرئی نقطے کو تک رہا تھا۔ جائی یانہ کو اس کا بینچ زمین پر مارنا اچھے سے یاد تھا۔ اس وقت وہ غصے میں بینچ کو زمین پر مار رہا تھا۔ شاید وہ اس دن بھی پریشان تھا اور اسی لیے غصے میں آکر بینچ توڑ رہا تھا اس وقت بھی وہ پریشان دکھ رہا تھا حد سے زیادہ پریشان۔ جائی یانہ کو اس پر ترس آیا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ اس کی پریشانی دور کرے۔"

اس کو دیکھتے ہوئے اس کے دل سے دعا نکلی۔اچانک لڑکے نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔وہ کسی کی اپنے اوپر نظر محسوس کر چکا تھا۔جائی یانہ نے فوراً نظریں پھیری وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسے دیکھتے ہوئے دوبارہ پکڑی جائے۔اتنے میں اس کی آرڈر کی کافی بھی آگئی۔جائی یانہ نے نوٹس نکالے اور اپنا دھیان بٹانے لگی۔

****

*

www.novelsclubb.com

اسلام آباد کا ایک شاپنگ مال شام کے وقت روشنی سے نہایا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ایسے میں اس کے اندر داخل ہو تو اس کی راہداریوں میں عالیہ اور نمرہ چلتی دکھائی دے گی۔

ان دونوں کے ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھے۔نمرہ کو کچھ سامان خریدنا تھا اسی لیے وہ عالیہ کے ساتھ آئی تھی۔وہ دونوں ساتھ شاپنگ کرنے جایا کرتی تھی۔

نمرہ کی نظر لسٹ پر تھی جس میں اس نے اپنے خریدنے کا سامان لکھا ہوا تھا جبکہ عالیہ اپنے آس پاس نگاہیں دوڑا رہی تھی۔اچانک عالیہ کی نظر ایک انگوٹھی پر پڑی تو وہ رک گئی اور اس کے قریب پہنچ گئی۔اس کے درمیان میں ایک بڑا ہیرا جڑا ہوا تھا اور اس کے آس پاس چھوٹے چھوٹے ہیروں سے ڈیزائن کیا ہوا تھا۔و

وہ اتنی حسین تھی کہ پل بھر کو کوئی بھی ٹھہر سکتا تھا۔اس کے اور انگھوٹھی کے درمیان گلاس وال حائل تھی۔اس نے گلاس وال کو چھوا۔اس کی نظریں نے انگوٹھی کے ساتھ درج قیمت پڑ گئی تو وہ انگوٹھی کے سحر سے ایک دم باہر نکلی۔اس کی قیمت اتنی تھی کہ اس کو خریدنے کا عالیہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

عالیہ نے دوبارہ انگوٹھی کو دیکھا تو اب کی بار سنہری آنکھوں میں حسرت صاف ظاہر تھی۔اس نے گلاس وال سے انگوٹھی کو چھوا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! آپ یہاں؟"

وہ انگوٹھی کو تکتی رہتی اگر جانی سی مردانہ گھمبیر آواز اس کے پاس سے نہ آتی۔اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کے عین سامنے آریان کھڑا تھا۔اس نے پیش قیمتی تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا،اس کی کلائی میں برانڈڈ گھڑی بندھی ہوئی تھی اور اس کے مہنگے پرفیوم کی خوشبو اس تک بآسانی پہنچ رہی تھی۔یہ بات تو طے تھی کہ اس کا تعلق کسی امیر گھرانے سے تھا۔آریان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جو اس کے وجیہہ نقوش پر جچ رہی تھی۔

"اوہ!آپ بھی یہاں!"

www.novelsclubb.com

عالیہ نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔آریان اس کی بات سن کر محظوظ ہوا۔

"آپ کا ہاتھ اب کیسا ہے؟" آریان نے اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔"

عالیہ نے ایک نظر اپنے ارد گرد دیکھا تو نمرہ اس کو نظر نہ آئی۔ عالیہ جب اس انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی تب نمرہ آگے نکل گئی ہو گی۔ اب نمرہ یقیناً اس کو ڈھونڈ رہی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے کسی کو ڈھونڈ رہی ہے؟!" عالیہ کو ارد گرد متلاشی نظروں سے دیکھتا پا کر آریان نے کہا۔

"جی، میری دوست میرے ساتھ آئی تھی لیکن اب پتا نہیں کہاں گئی ہے؟"

عالیہ کسی کے ساتھ مسئلہ ڈسکس نہیں کیا کرتی تھی لیکن وہ نمرہ کی گمشدگی پر پریشان تھی۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر پینک کر جایا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ اپنی اس دوست کے ساتھ تو نہیں آئی جو آپ کے ہاتھ پر دوائی لگا رہی تھی کیا نام تھا ان کا؟" آریان نے سوچتے ہوئے بولا۔

"نمرہ، نمرہ ہی نام تھا ان کا!" آریان کو ایک دم سے نام یاد آیا۔

"آپ کو میری دوست کا نام کیسے پتا چلا؟" عالیہ نے اپنی سنہری آنکھیں سکیڑ کر آریان کو دیکھا۔

"مجھے تو آپ کا نام بھی پتا ہے، مس عالیہ۔ آپ دونوں ریستوران میں ایک دوسرے کا نام لے رہے تھے تو میں نے اندازہ لگایا۔" آریان نے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں وہ کہاں ہو گی؟ میں اتنے بڑے مال میں اسے کہاں ڈھونڈو گی؟"
عالیہ اس کی وضاحت سن کر دوبارہ نمرہ کے لیے پریشان ہونے لگی۔

"آپ ان کو کال کر لے!" آریان نے اس کو مشورہ دیا۔

عالیہ کو اس کا مشورہ سمجھ آیا اس نے اپنے پرس میں سے موبائل نکالنا چاہا لیکن اسی وقت اس کو پتا چلا کہ اس کا پرس تو نمرہ کے پاس تھا۔ اس کے ہاتھ میں زیادہ سامان تھا اسی لیے اس نے پرس نمرہ کو پکڑا دیا تھا۔ اس کا دل چاہا کہ سر پیٹ لے۔ اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

"آخر میرا موبائل ضرورت کے وقت میرے کام کیوں نہیں آتا۔"

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا، اب آپ یہ نہ کہیے گا کہ آپ نے اپنا موبائل بھی گم کر دیا ہے؟" عالیہ کے چہرے کی اُڑی رنگ اور چہرے کے ایکسپریشن سے آریان بھانپ گیا تھا۔

"نہیں موبائل گم نہیں ہوا۔ میرا موبائل دراصل نمرہ کے پاس رہ گیا ہے۔" اس نے پریشانی سے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"شاباش!" آریان نے بنا آواز کیے تالی بجائی۔

"آپ کو اپنی دوست کا نمبر تو یاد ہو گا؟"

"نہیں مجھے تو صرف اپنا نمبر یاد ہے اور کسی کا یاد نہیں ہے!" عالیہ نے پریشانی سے کہا۔

"تو اپنے نمبر پر کال کر لے!" آریان کے اس مشورے پر عالیہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے۔

"میرا موبائل میرے پاس نہیں ہے تو میں کیسے کال کیسے کرو؟" ایک تو وہ اتنی پریشان اوپر سے آریان اسے کیسے مشورے دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے موبائل سے کر لیجیے!" آریان نے اسے پیشکش کی روہ جھجھکی۔

"اس کا موبائل لوکہ نہیں؟" اس نے سوچا۔

"اب آپ کو اپنا نمبر یاد نہیں ہو گا یقیناً!" آریان نے اس کو سوچتے دیکھا تو ایک اور طنز کیا۔ آخر یہ شخص اتنے طنز کیوں کرتا تھا؟

www.novelsclubb.com

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"اگر ایسی بات نہیں ہے تو پھر آپ سوچ کیوں رہی ہے مانگے مجھ سے موبائل!" آریان نے جیسے عالیہ کو چیلنج کیا۔

"اپنا موبائل دو!" عالیہ نے اس کی بات سن کر فوراً موبائل مانگا۔

آریان نے اپنا موبائل فون کچھ بھی کہے بنا اس کے سامنے کیا۔

اس نے موبائل اپنی گرفت میں لیا اور اپنا نمبر ڈائل کرنے لگی۔ پہلی دو کالز پر کوئی جواب نہ دیا گیا۔ تیسری دفعہ کال کی گئی تو اٹینڈ ہوئی۔

"نمرہ تم کہاں ہو؟" عالیہ نے کال اٹینڈ ہوتے ہی فوراً پوچھا۔

"میں تو دوسرے فلور رہو۔ کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔" نمرہ عالیہ کی آواز سے پہچان گئی تھی اسی لیے اس نے سیدھا جواب دیا۔

"جلدی فرسٹ فلور پر آؤ میں ادھر تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔"

"تم کس جگہ کھڑی ہو؟"

www.novelsclubb.com

نمرہ کے سوال پر عالیہ نے اپنے ارد گرد کی دکانوں کا حوالہ دیا۔

"میں سمجھ گئی ہوں تم اپنی جگہ سے ہلنا مت میں بس آ رہی ہوں۔۔"

یہ کہہ کر نمرہ نے کال کاٹ دی۔

عالیہ نے فون سامنے کھڑے آریان کی جانب بڑھایا۔

"موبائل دینے کا شکریہ۔"

"آپ کی دوست کہاں ہے؟"موبائل لیتے ہوئے آریان نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ دوسرے فلور پر تھی۔میں نے اسے بتا دیا ہے میں کہاں ہوں،اب وہ آتی ہو گی۔"

"اچھا!" اس نے یہ کہہ کر موبائل اپنی کوٹ کی جیب میں ڈالا۔

"نمرہ!" عالیہ کو دور سے نمرہ آتی دکھائی دی تو وہ آریان کو نظر انداز کر کے نمرہ کی جانب بڑھ گئی۔

اچانک عالیہ کے پکڑے شاپنگ بیگ میں سے ایک ڈبیہ گری لیکن عالیہ کو پتہ نہیں چلا۔ آریان نے ڈبیہ گری ہوئی دیکھی تو فوراً آگے بڑھ کر اٹھالی۔ آریان نے ایک نظر سامنے عالیہ کو دیکھا اور پھر ڈبیہ کو۔ اس نے ڈبیہ کو کھول کر دیکھ تو اس کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ ابھری۔

www.novelsclubb.com

"امید کرتا ہوں ہماری اگلی ملاقات اچھی گزرے گی، مس عالیہ" اس نے ہلکی آواز میں کہا اور واپسی کے لیے مڑ گیا۔ اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

دوسری طرف نمرہ نے آریان کو جاتا دیکھ لیا تھا وہ بھی لپک کر عالیہ کی جانب بڑھی۔

"یہ تو آریان تھا نا؟!" اس نے انگلی کے اشارے سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں!" عالیہ نے آرام سے کہا۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ تم نے اس سے موبائل لے کر کال کی تھی۔" نمرہ کا سانس پھولا ہوا تھا جو اس بات کا ثبوت دے رہی تھی کہ وہ عالیہ کی کال پر ڈوری چلی آئی تھی۔

"اس کے موبائل سے ہی کال کی تھی۔" عالیہ نے دوبارہ آرام سے کہا اور آگے بڑھنے لگی۔

"واٹ!" نمرہ نے اپنی جگہ کھڑی رہی۔ اس نے اتنا اونچا بولا تھا کہ تین چار لوگوں نے مڑ مڑ کر اسے دیکھا تھا۔ وہ فوراً عالیہ کے پاس پہنچی اور اس کے ساتھ چلنے لگی۔

"تم نے اس کے نمبر سے کال کی تھی یعنی تم نے آریان سے بات بھی کی ہو گی!"

"تم اتنا اوورری ایکٹ کیوں کر رہی ہو؟!" عالیہ نے چڑ کر کہا۔

"میں تو اوورری ایکٹ کر رہی ہوں اور تم تو پتہ نہیں کیا کر رہی ہو۔ پہلے ریستوران اور اب مال، کیا چل رہا ہے آخر؟!" آخر میں نمرہ کے لب شیطانی مسکراہٹ ڈھلے۔

www.novelsclubb.com

"بکواس بند کرو اپنی!" عالیہ نے اسے جھڑکا لیکن نمرہ اسے تنگ کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی۔

"ویسے ایک بات بتاؤ اب تو وہ تمہیں ہینڈسم لگا ہو گا۔" نمرہ نے آنکھیں ٹپٹپائی۔ عالیہ نے سر آہستہ سے نفی میں ہلایا جیسے کہنا چاہ رہی ہو تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا اور آگے بڑھ گئی۔ نمرہ مسکراتی ہوئی اس کے پیچھے گئی۔ یہ بات طے تھی نمرہ نے اب ایک ہفتے تک اس بات پر اسے تنگ کرتی رہے گی۔

****

*

www.novelsclubb.com

رات ہر سو پھیلی تھی۔اشفاق کے گھر میں رات کا کھانا کھالیا گیا تھا۔اب سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔ ایسے میں عالیہ کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی۔چائے پکنے کے بعد اس نے مگ میں ڈالی۔اسی وقت جائی یانہ کچن میں آئی۔اس کو پیاس لگی تھی اسی لیے پانی پینے کے لیے اس نے کچن کا رخ کیا تھا۔اس نے پانی کی بوتل نکالی اور ایک نظر عالیہ کو دیکھا۔

"آپی رات کے وقت چائے کیوں بنا رہی ہو؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"عیسیٰ کے لیے بنا رہی ہوں۔اس نے کہا تھا کہ سر میں درد ہے تو چائے بنا دو۔" جائی یانہ نے اس کی بات سن کر سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"اچھا سنو جائی یانہ! تم اوپر جا رہی ہو تو یہ چائے کا مگ بھی ساتھ لیتی جاؤ۔ عیسیٰ کمرے میں ہو گا تم دے دینا۔"

اچھا! دے دے" جائی یانہ نے احسان جتاتے کہا۔

عالیہ نے اسے مگ تھمایا اور کچن صاف کرنے میں لگ گئی۔ جائی یانہ آرام سے سیڑھیاں چڑھ کر عیسیٰ کے کمرے کے پاس پہنچی۔ عیسیٰ کے کمرے کا دروازہ آدھا ڈھلا ہوا تھا۔ عیسیٰ کسی سے کال پر بات کر رہا تھا۔ کمرے کے باہر اس کی آوازیں صاف سنائی دے۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ دروازے کو دستک دینے لگی تھی لیکن عیسیٰ کی بات سن کر ٹھٹھک گئی۔

"امی آپ نے مجھے اتنے بیک ورڈ لوگوں میں کیوں بھیج دیا ہے؟"

جائی یانہ کا ہاتھ ہوا میں معلق ہو گیا۔

"کیا عیسیٰ ہماری کی بات کر رہا ہے؟" جائی یانہ کے ذہن میں یہ بات آئی۔ عیسیٰ کی آوازیں ابھی تک سنائی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اشفاق انکل فجر کی نماز میں اٹھانے آجاتے ہے۔میں سارا دن کام کر کے اس وقت سوتا ہوں لیکن ان کے سر پر تو تبلیغ دین کا بھوت سوار ہے۔اوپر سے وہ گھر میں م نماز نہیں پڑھتے بلکہ اپنے ساتھ مسجد لے کر جاتے ہے۔مجھے ہر وقت نماز،روزے کی پابندی کا درس دیتے رہتے ہے۔"

کچھ دیر کے لیے وہ خاموش ہوا اور دوسری طرف کی بات سننے لگا۔

"اوہ پلیز آپ کم از کم ان کی سائیڈ تو لینا چھوڑ دے۔"

www.novelsclubb.com

دوبارہ خاموشی چھائی۔

"نوال آنٹی!!"عیسیٰ نوال کا نام سن کر تمسخر سے ہنسا۔

"نوال آنٹی کی تو بات ہی نا کریں۔ مجھ سے ایسے بات کرتی ہے جیسے کسی پانچ سالہ بچے سے بات کر رہی ہو۔اس گھر میں تو کوئی پرائویسی نہیں ہے۔ ہر وقت آنٹی یا ان کی بیٹیاں کمرے میں آکر پوچھتی رہتی ہے کہ یہ کھایا، کسی چیز کی ضرورت تو نہیں، یہ تو نہیں چاہیے، وہ تو نہیں چاہیے۔ان لوگوں نے تنگ کر کے رکھا ہوا ہے۔"

"اوپر سے نوال آنٹی پتا نہیں کیسے اور کس طرح کے کھانے کھلاتی رہتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد میری طبیعت اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ آپ نہ پوچھے۔اتنے آئلی کھانے! یہاں آکر تو میری ساری ڈائٹ خراب ہو گئی ہے۔ایک

دفعہ میں نے نوال آنٹی کو اپنی ڈائٹ کا بتایا تو کہنے لگی کہ یہ ڈائٹ صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہوتی اور پتا نہیں کون کون سی تقریریں جھاڑنے لگی۔"

جائی یانہ کی چائے کے مگ پر گرفت مضبوط تھی۔ جائی یانہ کو اپنا آپ ان دیکھی آگ میں جلتا محسوس ہوا۔ عیسیٰ کی باتوں سے کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ایک پڑھا لکھا مہذب انسان ہے۔

"جی اچھا مجھے کچھ کام ہے، بعد میں بات کرتا ہوں۔" یہ کہہ کر کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کا دل چاہا کہ عیسیٰ کو جا کر کھڑی کھڑی سنائے لیکن وہ اتنی کم ظرف نہیں تھی کہ گھر آئے مہمان کی بے عزتی کریں۔اس نے خود کو کمپوز کیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔

"آجائے۔"

جائی یانہ اجازت ملنے پر کمرے میں آگئی۔عیسیٰ سامنے بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔اس کے سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا اور لیپ ٹاپ کے آس پاس مختلف رنگوں کی فائلز بکھری ہوئی تھی۔جائی یانہ کا چہرہ سپاٹ تھا اس نے ایک نظر عیسیٰ پر ڈالی۔ عیسیٰ نے گرے کلر کی ٹی شرٹ اور سفید کلر کا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔عیسیٰ نے عینک لگایا ہوا تھا۔اس کے بال بکھرے ہوئے ماتھے پر آرہے تھے۔عیسیٰ اس کو دیکھ کر تھکا تھکا سا مسکرایا۔جائی یانہ نے مسکرانے کی بھی زحمت نہیں کی۔

"آجاؤ جائی یانہ، بیٹھ جاؤ" عیسیٰ نے بڑی خوش اخلاقی سے کہا لیکن جائی یانہ اس کی خوش اخلاقی کو کچھ دیر پہلے اچھے سے سن چکی تھی۔

"نہیں رہنے دے۔ آپ اپنا کام کر لے کہیں ہماری وجہ سے آپ کے کام پر نہ حرج پڑ جائے۔" جائی یانہ نے انتہائی روکھے لہجے میں کہا۔ اس نے بس ضبط کیا ہوا تھا ورنہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا عیسیٰ کی منافقت پر اس کا سر پھاڑ دے۔

"ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ تم بیٹھو گی تو مجھے اچھا لگے گا۔" عیسیٰ اپنے کام میں الجھا ہوا تھا اسی لیے اس نے جائی یانہ کا روکھا لہجہ محسوس نہیں کیا تھا۔

جائی یانہ نے کوئی جواب نہ دیا اور چپ چاپ کمرے سے نکل گئی۔ عیسیٰ کو اس کا یوں خاموش چلے جانا ٹھٹھکا۔

"اس نے میری اور امی کی باتیں تو نہیں سن لی؟" اس کے دل میں یہ خیال آیا لیکن اگلے ہی لمحے یہ سوچ کر خیال کو جھٹک دیا کہ اگر اس نے سنا ہوتا تو یوں خاموشی سے نا جاتی۔ خود کو تسلی دے کر وہ دوبارہ کام میں مصروف ہو گیا۔

دوسری طرف جائی یانہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ اس کا رخ کچن کی جانب تھا۔ وہ کچن کے پاس پہنچی تو عالیہ کو اس نے کچن سے نکلتا دیکھا۔ اس نے برتن دھوئے تھے اس لیے اس کے ہاتھ گیلے تھے جن کو وہ اپنے دوپٹے سے رگڑ رہی تھی۔

"عیسیٰ کو چائے دے کر آ گئی، جائی یانہ؟" اس نے بے دھیانی میں پوچھا۔ عالیہ نے سر اٹھا کر جائی یانہ کا چہرہ دیکھا تو رکی۔

"کیا ہوا ہے؟" اس نے بڑے غور سے جائی یانہ کا چہرہ دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

جائی یانہ کو کسی کو یہ بات بتانے کے لیے موقع تلاش تھا۔ وہ تو ایک دم پھٹ پڑی تھی۔ اس نے عیسیٰ اور ام ہانی کی ساری گفتگو عالیہ کو ایک سانس میں سنا دی۔ وہ جوں جوں عالیہ کو بتا رہی تھی عالیہ کے تاثرات سخت ہوتے جا رہے تھے۔ تیز تیز بولنے کی وجہ سے اس کا سانس پھول گیا تھا۔

جائی یانہ دوسری طرف رخ کر کے سانس لینے لگی۔اس کو پتہ تھا عالیہ آپی کو بھی اتنا ہی غصہ آیا ہو گا جتنا اسے یہ بات سن کر غصہ آیا تھا۔

"تمہیں ایک کام کرنے کو کیا دے دو۔تم کام سے جان چھڑانے کے لیے اپنی طرف سے کہانیاں بنانے لگ جاتی ہو۔"

جائی یانہ ایک طرف منہ کیے ہوئے تھی۔اپنی بہن کی بات سن کر فوراً اس کے چہرے کا رخ عالیہ کی جانب ہوا۔اسے لگا کہ اس نے سننے میں غلطی کی ہے۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے ابھی کیا کہا؟"

"وہی جو تم نے سنا! اب پلیز مجھے اس طرح مت دیکھو۔ میں کوئی بچی نہیں ہو، مجھے اچھے سے معلوم ہے کون کیسا ہے اور کون کیسا؟"

"آپ کا مطلب ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں؟" جائی یانہ نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"پہلی بات تو یہ ہے کہ عیسیٰ ایسا کہہ ہی نہیں سکتا ہے اور اگر اس نے کوئی بات کہی بھی ہو گی تو بات ایسے نہیں کہی ہو گی جیسے تم مجھے سنا رہی ہو۔ تمہاری رائی کا پہاڑ بنانے کی عادت سے سب واقف ہے۔"

"اچھا تو آپ کو عیسیٰ پر یقین ہے مجھ پر نہیں؟" اب کی دفعہ جائی یا نہ نے بھی غصے میں کہا۔

"ہاں مجھے یقین ہے کہ عیسیٰ نے بات ایسے نہیں کہی ہو گی جیسے تم بتا رہی ہو۔ وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔ میں اسے اچھے سے جانتی ہوں۔ میں تمہیں بھی جانتی ہوں۔ ایک کام تمہیں دے دو تو تم جب تک اس بات کا شور نہیں کرو گی کہ تم نے یہ کام کیا ہے تمہیں چین نہیں ملے گا۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ اس کو باتیں سنا کر اوپر چلی گئی۔ پیچھے جائی یا نہ ابھی تک حیران تھی۔ اس نے عیسیٰ کی بات بتائی تھی لیکن عالیہ کو اس کی بات سے زیادہ عیسیٰ پر

اعتبار تھا۔اس کی غلطی بھی نہیں تھی لیکن اس نے عالیہ کی ڈانٹ سن لی۔وہ پیر پٹختی اپنے کمرے میں گئی اور دروازہ زور سے بند کر دیا۔اپنے بیڈ پر لیٹ گئی اور چادر منہ تک اوڑھ لی۔اس رات اس کو بلکل بھی نیند نہ آئی۔

****

*

www.novelsclubb.com

کالج کی راہداریوں سے گزرتی ہوئی وہ اپنی کلاس کی جانب بڑھ تھی۔

اس نے سفید یونی فارم پہنی ہوئی تھی اور اس پر گلابی رنگ کا دوپٹہ لیا ہوا تھا۔اس

نے اپنے بالوں کی پونی اور کندھے پر بیگ لٹکایا ہوا تھا۔زینب تیز تیز چلتی ہوئی ایک بند کلاس روم کے سامنے کھڑی ہوئی۔اس نے دروازہ کھولا اور ٹیچر سے اجازت لی۔

لیکچر کچھ منٹ پہلے شروع ہو چکا تھا لیکن ٹیچر نے اس کو ڈانٹے بغیر اندر آنے کی اجازت دے دی۔زینب تیسری قطار میں رکھی کرسی کے قریب پہنچی۔ اس کرسی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی نازنین کا بیگ رکھا تھا۔زینب کو آتا دیکھ کر وہ مسکرائی۔اپنا بیگ اس نے اپنی کمر کے پیچھے رکھ دیا اور زینب کے لیے کرسی خالی کر دی۔زینب نازنین کے ساتھ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم لیٹ کیوں ہوئی؟"ساتھ بیٹھی نازنین نے اپنے سامنے بیٹھی ٹیچر پر نظر جمائے سرگوشی سے پوچھا۔

"میم آصفہ کو کام تھا اسی لیے مدد کے لیے روک لیا۔" زینب نے بھی آہستگی سے کہا۔

"یہ کسی بھی ٹیچر کو کام ہوتا ہے وہ صرف ہم ٹاپرز کو ہی کیوں دیتے ہے۔ کبھی کسی دوسرے اسٹوڈنٹ کو بھی تو کام دے سکتے ہے۔" نازنین نے اکتائی ہوئی آواز میں سرگوشی کی۔

اس کی بات پر زینب نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔ وہ دونوں اچھی اسٹوڈنٹس تھیں اسی لیے ٹیچرز کی فیورٹ تھیں۔ ٹیچرز انہیں ہر وقت کوئی نہ کوئی کام دیتی

رہتی تھی۔زینب کو اس بات پر کوئی اعتراض نہ تھا مگر نازنین کام کرتے کرتے تنگ آگئی تھی۔

"ویسے دوسری اسٹوڈنٹس ہمارے ٹیچر کے فیورٹ ہونے کی وجہ سے جلتی ہے۔"زینب نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔وہ جانتی تھی نازنین اس بات پر مزید تپ جائے گی۔

"اگر ایک دن کے لیے بھی یہ لوگ اتنے کام کرلے گی،جتنے ہم روز اپنے ٹیچرز کے لیے کرتیں ہے تو دیکھ لینا آئندہ کسی سے جلے گی نہیں!"اس کی بات پر زینب کے چہرے پر مسکراہٹ کھل گئی۔

دوسری طرف ٹیچر نے زینب کو یوں مسکراتے دیکھ تو فوراً کھڑا کیا۔

"اسٹینڈ اپ!"

ٹیچر نے ہاتھ کے اشارے سے کہا تو زینب فوراً کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر پہلے والی مسکراہٹ ہونٹوں سے غائب ہو چکی تھی۔

"بتائے یہ جو شعر میں نے پڑھا ہے یہ کس شاعر کا شعر ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس وقت اُردو کا لیکچر ہو رہا تھا اور ٹیچر نظم کی تشریح کر رہی تھی۔

"احمد ندیم قاسمی!" زینب نے فوراً نام بتایا۔

"شاباش!"

اس کے بعد ٹیچر نے ایک شعر پڑھا اور زینب کو تشریح کرنے کا کہا۔ زینب نے بغیر رکے متوازن لہجے میں شعر کی تشریح کی۔ اس نے تشریح میں وہ پوائنٹس بھی شامل کیے جس کو ٹیچر نے غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ ٹیچر کی آنکھوں میں ستائش چمکی۔

www.novelsclubb.com

پوری کلاس نے اس کے لیے تالیاں بجائی اور ٹیچر نے اس م کچھ کہے بغیر بٹھا دیا۔ نازنین فخریہ انداز میں مسکرائی۔ آخر وہ زینب کی دوست تھی، اس کی اسکول کی زمانے کی دوست۔

کلاس ختم ہوئی تو وہ دونوں باہر نکل آئے۔ ان دونوں کا رخ اب گراؤنڈ کی جانب تھا۔

"شاباش، میری شیرنی!" نازنین نے اس کی تعریف کی۔

www.novelsclubb.com

"تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے میں نے جنگ جیت لی ہو!"

"تم نے جس شعر کی تشریح کی ہے۔ ٹیچر نے اس کی تشریح تب کی تھی جب تم کلاس میں موجود نہیں تھی۔ اسی لیے تمہیں سراہنا تو بنتا ہے۔"

زینب نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا اور آگے چل دی۔ گراؤنڈ میں آ کر دونوں گھاس پر بیٹھ گئی۔ زینب اور نازنین دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی۔ تبھی نازنین کی نظر ان سے کچھ دور کھڑی ام ہانی پر پڑی۔ اس نے بھی ان دونوں کی طرح سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی مگر اس کا دوپٹہ بلو کلر کا تھا۔ وہ سیکنڈ ائیر میں تھی۔ اس کے ساتھ تین چار لڑکیاں اور تھی۔ وہ سب کسی بات پر قہقہے لگا رہیں تھیں۔ ان کے قہقہوں کی آواز پورے گراؤنڈ میں گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ام ہانی اور اس کے ساتھ کھڑی لڑکیوں کی کالج میں اچھی ریپوٹیشن نہیں تھیں۔ ان لوگوں کی سرگرمیاں بہت حد تک مشکوک تھیں۔ یہ لوگ سارا

سارا دن کلاسز بنک کیے کالج میں آوارہ گردیاں کرتیں تھیں۔ناز نین کو یہ لوگ ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔

"تم اپنی چچی کو بتاتی کیوں نہیں کہ ان کی بیٹی کی کیسی لڑکیوں سے دوستیاں ہے؟"ناز نین نے ام ہانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اب ام ہانی کسی فرسٹ ائیر کی لڑکی کے ساتھ الجھ رہی تھی۔

"ام ہانی کا ذکر یہاں کہاں سے آگیا؟"زینب اسے کسی اور موضوع پر بات کر رہی تھی۔اچانک ام ہانی کے ذکر پر اس کا حیران ہونا بنتا تھا۔ناز نین نے زینب کی بات کا جواب نہیں دیا بلکہ ام ہانی کو دیکھتی رہی۔زینب نے بھی اس جانب دیکھا جدھر ناز نین دیکھ رہی تھی۔

ام ہانی تیز تیز چلا رہی تھی۔ سامنے کھڑی لڑکی بھی اسے خوب سنا رہی تھی۔ اس شور پر گراؤنڈ میں موجود لڑکیوں نے اپنی گردن اٹھائی لیکن ام ہانی کو دیکھ کر سب دوبارہ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے۔ ان کے لیے یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ سب جانتے تھے ام ہانی کی عادت تھی پہلے خود ہی لوگوں کو تنگ کرتی تھی اور جب سامنے سے کوئی کچھ کہہ دیتا تو تماشہ لگانے لگ جاتی۔

"تم جانتی ہو کوئی میری بات پر اعتبار نہیں کریں گا بلکہ آخر میں ام ہانی مجھے کسی نا کسی طرح پھنسا لے گی۔ اس لیے میرا اس کے معاملوں میں نہ بولنا ہی اچھا ہے۔"

زینب ام ہانی کو دیکھتے ہوئے نازنین کی تھوڑی دیر پہلے کہی بات کا جواب دیا۔

"وہ آخر تمہارے ساتھ ایسا کیوں کرتی ہے؟" نازنین نے اس سے پوچھا۔ وہ زینب کی اکلوتی دوست تھی۔ زینب کی زندگی میں آئی سب سے مخلص انسان!

"وہ یہ بات اچھے سے جانتی ہے کہ میرے پیچھے کھڑے ہونے والا کوئی نہیں ہے۔ چچا، چچی، نوال اور یہاں تک کہ میرا اپنا سگا بھائی۔ کسی کو اس کے مقابلے میں میری بات کا یقین نہیں آئے گا۔"

"میرا بعض اوقات دل چاہتا ہے کہ تمہارے گھر آؤں اور تمہارے گھر والوں سے بات کروں۔" نازنین کی ہمدردی پر زینب اداس سا مسکرائی۔اس کی سیاہ آنکھیں میں اداسی بھری ہوئی تھی۔

"جب میں اپنے لیے لڑنا نہیں چاہتی تو تم میرے لیے کیوں لڑوں گی۔ میں نے اسے نصیب کا لکھا سمجھ لیا ہے۔میرے نصیب میں محبت لکھی ہی نہیں ہے۔ایسے لڑ جھگڑ کر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔چچا اور چچی کے لیے میں زمہ داری ہوں، نوال کے لیے ایک کزن، ام ہانی کے لیے قربانی کا بکرا اور بھائی۔۔۔!" اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

www.novelsclubb.com

"بھائی کے لیے میں ہمیشہ قابل نفرت ہوں اور دیکھنا ہمیشہ قابل نفرت رہو گی۔"

زینب کی آنکھیں نم ہو گئی۔ نازنین اس کو تسلی دینے کے لیے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"تم نے جھوٹ کیوں بولا؟" نازنین نے نروٹھے پن میں کہا۔ زینب نے اس کے چہرے پر دیکھا۔

"تم نے کہا تم سے کوئی محبت نہیں کرتا ہے۔ تم نے غلط کہا۔ میں تم سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں۔ کیا تمہارے نزدیک میری کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جاؤ اب تم مجھ سے بات نہ کرنا!"

یہ کہہ کر نازنین نے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔ زینب مسکرائی اور اس کو بلایا۔

"اوہ ہو نازو! تم تو میری اتنی اچھی دوست ہو۔ یہ تو ان کی فہرست تھی جن کے نزدیک میری کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس میں میں تم کو کیسے شامل کر سکتی تھی۔"

"بس اب یہ باتیں کم گھماؤ۔ میں جان گئی ہو کہ تمہارے نزدیک میرا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے"

www.novelsclubb.com

"سچ میں! میں باتیں نہیں گھمارہی ہو۔اچھا اگر تم ناراض ہوئی ہو تو ٹھیک ہے یہ لو میں نے کان پکڑ لیے ہے۔آئیندہ ایسی کوئی بات نہیں کرو گی جس سے میری پیاری سی دوست کو تکلیف پہنچے۔"زینب نے کان پکڑ کر اس سے معافی مانگی تو نازنین نے اس کی طرف چہرہ کیا اور اس کے ہاتھ کانوں پر سے ہٹائے۔

"تم ایک نمبر کی ڈرامہ باز ہو۔"

"صحبت کا اثر ہے!"زینب نے نازنین کے انداز میں جواب دیا۔ان دونوں نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور کھلکھلا کر ہنس دیے۔

کالج کی چھٹی ہوئی تو زینب گھر جانے لگی۔اس کے ساتھ ام ہانی بھی موجود تھی۔وہ دونوں ساتھ ہی گھر جاتی تھی۔

گھر پہنچ کر زینب نے اپنے کپڑے تبدیل کیے اور کھانا لینے کے لیے کچن میں چلی گئی۔ابھی وہ ہانڈی میں سے اپنے لیے سالن نکال رہی تھی کہ اس کو بر آمدے میں سے آواز سنائی دی۔

"چچی! چچی!"

www.novelsclubb.com

اشفاق مریم کو آواز دے رہے تھے۔اشفاق مریم کو ڈھونڈتے ہوئے کچن میں آئے تو انہوں نے اپنے سامنے زینب کو دیکھا۔زینب نے بھی سیاہ آنکھیں اشفاق کے وجود پر ٹکائی۔

اشفاق نے سفید رنگ کی شرٹ اور بلو کلر کی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ان کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی فائل تھی۔اشفاق اپنا ایم بی اے مکمل کر کے اب ایک فرم میں جاب کرنے لگے تھے۔اشفاق کی یہ آفس ٹائمنگ تھی۔اس وقت وہ گھر نہیں آتے تھے۔وہ ایک ضروری فائل لینے کے لیے گھر آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"چچی کہاں ہے؟"اشفاق نے انتہائی روکھے لہجے میں پوچھا۔

"بھائی مجھے نہیں پتہ۔۔"اشفاق اس کی پوری بات سنے بنا کچن سے نکل گئے۔زینب نے آسودگی سے سر جھٹکا اور اپنا کھانا لے کر کمرے میں بند ہو گئی۔

****

جائی یانہ نے عیسیٰ کی بات گھر میں کسی کو نہیں بتائی۔اس کا موڈ بہت خراب تھا۔وہ ناشتے کے دوران بھی بہت چپ تھی۔

www.novelsclubb.com

اشفاق کو آج جائی یانہ ضرورت سے زیادہ خاموش لگی تو انہوں نے پوچھا"جائی یانہ!طبیعت تو ٹھیک ہے؟آج اتنی خاموش کیوں ہو؟"

"بابا بس سر میں درد ہو رہا ہے۔" جائی یانہ نے سنجیدہ لہجے میں بہانہ بنایا۔

"اگر طبیعت خراب ہے تو آج یونیورسٹی مت جاؤ۔" اشفاق فکر مندی سے بولے۔

"نہیں بابا آج ایک اہم کلاس ہے۔ میں اسے چھوڑ نہیں سکتی ہوں۔ ویسے بھی میں نے سر درد کی گولی لے لی ہے۔ کچھ دیر میں بہتر ہو جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا چلو جیسے تمہاری مرضی! لیکن اگر طبیعت زیادہ خراب ہو تو گھر جلدی آ جانا" اشفاق نے اس کو تاکید کی۔

جائی یانہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ناشتہ ختم کر لینے کے بعد جائی یانہ اپنی کتابیں لینے کمرے میں آئی تو عالیہ بھی اس کے پیچھے آ گئی۔

"تمہارا مسئلہ کیا ہے آخر؟ ایسے ری ایکٹ کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کہ میں غلط ہوں اور تم صحیح! میں اگر تمہاری کل والی بات اماں کو بتا دوں تو تم اچھے سے جانتی ہو وہ تمہاری کھال ادھیڑ دے گی۔ میں بڑی بن کر تمہاری حرکتوں پر پردہ رکھ رہی ہوں اور تم ہو کہ اپنی غلطی کا احساس بھی نہیں کر رہی ہو بلکہ ڈھیٹ بن کر منہ پھلائے پھر رہی ہو!"

جائی یانہ کی اپنی پکڑی کتابوں پر گرفت مضبوط ہوئی۔وہ عالیہ کو کچھ کہے بنا جانے لگی تو عالیہ نے اسے کندھے سے پکڑ لیا۔

"کیا ہوا نہیں ہے نہ بولنے کو کچھ !" عالیہ طنزیہ مسکرائی۔

"میرے پاس کہنے کو تو بہت کچھ ہے لیکن کیا فائدہ۔جو لوگ آپ پر اعتبار کرنا چاہتے ہے وہ آپ کے ایک لفظ پر ایمان لے آتے ہے اور جنہوں نے آپ کا اعتبار نہیں کرنا ہوتا ان کے سامنے اگر آپ سو دلیلیں بھی دے دے تو بھی وہ ایک اور دلیل مانگے گے۔انسان جس پر بھروسہ کرنا چاہتا،اس پر کرتا ہے"

یہ کہہ کر جائی یانہ نے اس سے کندھا چھڑوایا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

عالیہ نے اس کو جاتا دیکھا اور سر جھٹکا۔

"یہ لڑکی اور اس کی کتابی باتیں!"

www.novelsclubb.com

****

*

شام کو اشفاق کے گھر میں سکون تھا۔اشفاق کے ساتھ والے گھر میں محفل میلاد تھی۔نوال اور عزاہ وہاں گئی تھی۔عیسیٰ اپنے دفتری کاموں سے باہر گیا ہوا تھا جبکہ جائی یانہ اپنے کسی ٹیسٹ کی تیاری میں تھی۔

عالیہ لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔کسی بھی ٹی وی چینل میں اس کے پسند کا شو نہیں آرہا تھا۔وہ بے دلی سے چینل چینج کر رہی تھی۔

اسی دوران اس کے پاس رکھا موبائل بجا۔اس نے ریموٹ ایک طرف رکھ کر موبائل اٹھایا۔کسی unknown نمبر سے کال آرہی تھی۔وہ unknown نمبر کی کالز اٹینڈ نہیں کرتی تھی۔اسی لیے اس نے کال نہیں اٹھائی ۔موبائل بجتے بجتے بند ہو گیا۔اس نے موبائل رکھ دیا اور ایک دفعہ دوبارہ ریموٹ

پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھانے لگی تو اسی وقت موبائل دوبارہ بجنے لگا۔کال دوبارہ اسی نمبر سے آرہی تھی۔عالیہ نے کال اٹھالی۔

"ہیلو!"مردانہ گھمبیر آواز اس کی کانوں میں گونجی۔لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ پہچان گئی کہ کون بات کر رہا ہے۔

"آریان!؟"وہ ایک دم سیدھی بیٹھ گئی اور غیر ارادی طور پر دروازے کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تھینک گاڈ! آپ نے مجھے پہچان لیا ورنہ میں کب سے یہی سوچتا کہ آپ سے اپنا تعارف کیسے کرواؤں گا۔" آریان اس قدر بے تکلف ہو رہا تھا جیسے عالیہ اور اس کے درمیان سالوں کی دوستی ہو۔

"آپ کے پاس میرا نمبر کیسے آیا؟" اس نے حیرانگی اور غصے دونوں کے ملے جلے انداز میں پوچھا۔

"آپ کی یاداشت اتنی کمزور ہے۔ آپ نے مال میں خود تو میرے موبائل سے اپنے نمبر پر کال کی تھی۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ اس کی بات سمجھ گئی۔اس کو اپنی کم عقلی پر غصہ آیا کہ اس نے اپنا نمبر آریان کے موبائل سے ڈیلیٹ کیوں نہیں کیا۔

"آپ نے کال کیوں کی ہے؟"اس نے غصے سے پوچھا۔

"آپ کی ایک چیز میرے پاس رکھی تھی تو سوچا کہ آپ کو بتادوں۔"

"کیا!آپ کے پاس میری کونسی چیز ہے؟"عالیہ نے ناسمجھی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"آپ کے ائیر رنگز میرے پاس رکھے ہے"آریان کی بات پر سنہری آنکھیں مزید الجھی۔

"میرے ائیر رنگز؟"اس نے جیسے خود کلامی کی۔

"رکے میں آپ کو تصویر سینڈ کرتا ہوں۔"

یہ کہہ کر آریان نے کال کاٹ دی۔کچھ دیر بعد عالیہ کو آریان کے نمبر سے ائیر رنگز کی فوٹو سینڈ کی گئی۔ائیر رنگز سفید رنگ کی ڈبیہ میں رکھے ہوئے تھے۔ائیر رنگز آنسو کی شکل کے تھے۔اس کے ارد گرد سفید چمکتے ہوئے نگینے جڑے ہوئے تھے جب کہ عین درمیان میں سبز رنگ کا نگینہ جڑا ہوا تھا۔اس کو دیکھنے میں ایسا لگتا تھا کہ یہ زمرد کے پتھر کا ٹکڑا ہو۔

www.novelsclubb.com

عالیہ اس تصویر کو دیکھ کر پہچان گئی۔ یہ عالیہ کے ائیر رنگز تھے۔ یہ ائیر رنگز عالیہ نے اس دن خریدے تھے جس دن اس کی شاپنگ مال میں آریان سے ملاقات ہوئی تھی۔ گھر آ کر اس نے اپنے سامان میں بہت ڈھونڈا لیکن اس کو یہ نہیں ملے۔ اس نے نمرہ سے ان کے متعلق پوچھا تو اس نے بھی اپنے سامان میں اسے ڈھونڈا لیکن اس کو بھی نہیں ملے۔

فوٹو بھیجنے کے دو منٹ بعد دوبارہ اسی نمبر سے کال آنے لگی۔ عالیہ نے کال ریسیو کی۔

www.novelsclubb.com

"اب تو آپ کو پتا چل گیا ہو گا نا کہ میں کونسے ائیر رنگز کی بات کر رہا ہوں۔" آریان نرم لہجے میں گویا ہوا۔

"آپ کے پاس یہ کہاں سے آئے؟" عالیہ کے سوال پر وہ ہنسا۔

"جب آپ اپنی دوست کو دیکھ کر سب کچھ بھولا کر ان کے لاس جا رہی تھی تب یہ آپ کے شاپنگ بیگ سے نکل گیا تھا۔ میں نے انہیں اٹھالیا۔ آپ کو یہ دینا چاہا لیکن دے نہ سکا۔ شاید دینا ہی نہیں چاہتا تھا۔"

عالیہ نے اس کی عجیب بات سن کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہنا کیا چاہتے ہے؟!"

"میں وہی کہنا چاہ رہا ہوں جو آپ کو سمجھ آ رہا ہے۔"

عالیہ سے کوئی جواب نہ بن پایا۔ آریان خاموشی سے اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔ عالیہ نے اپنی خاموشی برقرار رکھی تو آریان نے موضوع بدل لیا۔

"آپ مجھ سے اپنی چیز لینے کب آئے گی؟"

"میں اسے لینے نہیں آؤ گی۔ آپ اسے پھینک دے" عالیہ نے اتنا کہہ کر کال کاٹنے کا ارادہ کیا کہ دوسری طرف آریان کی آواز ابھری۔

www.novelsclubb.com

"پرسوں شام پانچ بجے میں آپ کا اسی ریستوران میں انتظار کروں گا جس ریستوران میں ہم پہلی دفعہ ملے تھے۔آپ ادھر آجایئے گا اور اپنی امانت لے لیجیے گا۔"

عالیہ اسے منع کرنا چاہتی تھی لیکن آریان نے اسے موقع دیے بغیر کال کاٹ دی۔عالیہ نے موبائل کان پر سے ہٹایا۔وہ ایک عجیب سی کشمکش کا شکار ہو گئی تھی۔

اتنے میں گھر کا داخلی دروازہ کھلا اور نوال اور عزاہ گھر میں داخل ہوئے۔نوال سیدھا لاؤنج میں آئی جبکہ عزاہ کپڑے چینج کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

نوال ساتھ والے صوفے میں بیٹھی عالیہ کو میلاد کی تفصیلات بتا رہی تھی اور وہ غائب دماغی سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔

****

شایان آرام سے اپنی گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔اس کے ساتھ اس کے بچپن کا دوست رضا بیٹھا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے سے ہر بات شئیر کرتے تھے۔اس وقت بھی وہ اپنے دوستوں کی گیدرنگ میں اکھٹے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم کہہ رہے تھے کہ تم نے امی کو اپنے رشتے کے لیے ماموں کے گھر بھیجا تھا۔ پھر کیا بنا؟"

رضا نے سلام دعا کے بعد اس سے یہ بات کی۔

"ماما نے ماموں سے بات نہیں کی۔" شایان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں؟ کیا آنٹی اس رشتے پر راضی نہیں ہے؟" رضا نے حیرانگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ماما راضی ہے لیکن ان کا خیال ہے کہ اگر ہم ابھی رشتہ لے کر جائے گے تو ماموں انکار کر دے گے۔اسی لیے ماما نے کچھ وقت مانگا ہے۔یو نو فیملی پولیٹکس!"

"تم فکر نہ کرو، آنٹی بڑی ہے۔وہ جانتی ہے کہ ایسے معاملات کو کس طرح ہینڈل کرنا ہے۔آنٹی پر بھروسہ رکھو۔"رضا نے اسے حوصلہ دیا۔

"مجھے ماما پر بھروسہ ہے لیکن مجھے ڈر ہے اگر عالیہ کا رشتہ میرے ماموں نے کسی اور جگہ طے کر دی تو میرا کیا ہو گا۔میں تو اس کے بغیر مر جاؤ گا۔" شایان کے چہرے پر بہت سے خدشات رقم تھے۔

"اوہ پلیز یار ایک تو تم جیسے لوگ محبت کو اتنا سیریس پتا نہیں کیوں لے لیتے ہو؟ محبوب مل گیا تو اسے آسمان پر چڑھا دو گے اور اگر نہ ملا تو خود پر جینا حرام کر دو گے۔ میرا ماننا ہے کہ اگر انسان کو محبوب مل گیا سو مل گیا اور اگر نہیں ملا تو موو آن کرو۔ یہ میں مر جا۔۔۔۔" رضا کی چلتی زبان شایان کے گھورنے سے رکی۔

"تم کہہ سکتے ہو کیونکہ تم نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی۔ میں عالیہ سے بچپن سے محبت کرتا ہوں۔ اس کے اندر ہر وہ خوبی ہے جو کسی کو بھی ایک لائف پارٹنر میں چاہیے ہوتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ کے ذکر پر شایان کے چہرے پر اپنے آپ مسکراہٹ سج گئی تھی۔ پھر اچانک اس کا چہرہ مرجھایا۔ رضا اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا بڑے غور سے مشاہدہ کر رہا تھا۔

"مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اگر ماموں نے اس کے رشتہ کسی اور جگہ کر دیا تو میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پاؤں گا۔ میرے ماموں ایک ضدی انسان ہے، ایک دفعہ اگر وہ کوئی فیصلہ کر لے تو وہ پتھر پر لکیر ہوتا ہے۔ ان کے سامنے کسی کی ایک نہیں چلتی ہے۔"

"میں تمہیں بتا نہیں سکتا ہوں کہ عالیہ میرے لیے کیا ہے؟ اس کا بولنا، مسکرانا، چہچہانا اور ہسنا۔ مجھے اس سے محبت ہے رضا، شدید محبت۔ بس یہ ایک خیال کہ اس کی شادی میرے سے نہیں ہو پائے گے، مجھے اندر ہی اندر مار دیتی ہے۔ اگر یہ حقیقت میں ہوا تو میں تو جیتے جی مر جاؤں گا۔"

شایان کے لہجے میں بے بسی تھی۔ایسا لگ رہا تھا کہ وہ رضا کو ٹھیک سے اپنے دل کی بات بتا نہیں پا رہا تھا۔وہ بار بار بس ایک یہی خدشہ ظاہر کر رہا تھا کہ عالیہ کا رشتہ کسی اور جگہ طے نہ ہو جائے۔

"مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اتنا سیریس ہو۔"رضا نے آنکھوں میں فکر مندی لیے شایان کو دیکھا۔

"تمہارا جذبہ سچا ہے۔اللہ نے تمہارے نصیب میں عالیہ بھابھی کو ضرور لکھا ہو گا۔"رضا نے جیسے دلاسہ دینا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ کرے ایسے ہی ہو جیسے تم نے کہا ہے۔" شایان کے چہرے پر آسودہ مسکراہٹ ابھری۔

باقی کا سفر خاموشی سے طے پایا۔

****

**

www.novelsclubb.com

"کیا!!!!!!!!"

نمرہ اتنے زور سے چلائی کہ عالیہ کو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنے پڑے۔

"تم سچ کہہ رہی ہو؟" نمرہ نے عالیہ سے بے یقینی سے پوچھا۔اس کی آواز اونچی تھی۔

"بے وقوف لڑکی، آہستہ بولو! تم نے پورے شہر میں یہ بات پھیلانی ہے؟" عالیہ نے اس کو ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کل سے اس کے اور آریان کے درمیان ہوئی گفتگو پر پریشان تھی۔وہ اس معاملے کو نمرہ کے ساتھ ڈسکس کرنا چاہتی تھی لیکن آج صبح نمرہ

یونیورسٹی نہیں آئی تھی،اس لیے عالیہ شام میں نمرہ کے گھر پہنچ گئی۔عالیہ نے اسے ساری بات بتادی تھی اور اب وہ اسی بات پر اتنا اوورری ایکٹ کر رہی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم کل اس سے ملنے جاؤ گی!"نمرہ بچوں کی طرح ایکسائٹڈ ہو رہی تھی۔

"بکل نہیں!میں ہرگز اس شخص سے ملنے نہیں جاؤں گی"عالیہ نے دوٹوک انکار کیا۔نمرہ کا سارا جوش جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟تم اس سے ملنے کیوں نہیں جا رہی ہو؟"نمرہ نے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کے پوچھا۔

"میرے خیال سے تم بھول گئی ہو کہ گھر میں کسی کو بھی پتا چلا کہ میں، عالیہ اشفاق، ایک ایسا انسان جس کو میں صحیح سے جانتی بھی نہیں ہوں، سے ملنے ریستوران گئی ہوں تو بابا اور اماں دونوں میری ٹانگیں توڑ ڈالیں گے۔"

"تو تم اپنی ٹانگیں ٹوٹنے کے ڈر سے آریان سے ملنے نہیں جاؤ گی!؟"

"میں ڈر نہیں رہی ہوں۔ تم خود بتاؤ ایسے کسی لڑکے سے ریستوران میں ملنا اچھا لگتا ہے۔ اگر کسی رشتہ دار نے دیکھ لیا تو وہ میرے بارے میں کیا سوچے گا؟" عالیہ نے اسے سمجھانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"اگر اس سے ملنے نہیں جاؤ گی تو اپنے ائیر رنگز کیسے واپس لو گی؟"

"بھاڑ میں گئے ائیر رنگز! چند ہزار کے ائیر رنگز کے پیچھے میں اتنا بڑا رسک تو نہیں لے سکتی ہوں"

"قدرت تم دونوں کو بار بار ملانے کے موقع دے رہی ہے اور تم خود اس موقع کو ضائع کر رہی ہو۔ اگر وہ مجھے ملنے کے لیے بلاتا تو میں سوچنے میں ایک منٹ ضائع نہ کرتی اور اس کے ساتھ جانے کے لیے راضی ہو جاتی۔" آخری بات نمرہ نے سوچتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"اگر تمہارا اس سے ملنے کا اتنا دل چاہ رہا ہے تو تم چلی جاؤ"

"ایڈیٹ! میں کس خوشی میں جاؤ؟ تمہارے ائیر رنگز ہے، اس نے تمہیں ملنے بلایا ہے۔ میں جاتی ہوئی اچھی لگوں گی۔ یہ تو مان نہ مان میں تیرا مہمان والی کہانی ہو جائے گی" نمرہ نے منہ بنا کر کہا۔

نمرہ بیڈ پر عالیہ کے برابر میں بیٹھ گئی۔ کچھ دیر کے لیے وہ چپ رہی اس کے بعد جب وہ بولی تو اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔ تھوڑی دیر پہلے والی شوخی ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو عالیہ! تمہیں اس سے ملنے جانا پڑے گا۔ وہ اب جب تک تم سے نہیں ملے گا یونہی تم سے ملنے کے بہانے تلاش کرے گا۔ کل اس سے ملنے جاؤ

اور دوٹوک انداز میں اس سے بات کرو۔اگر گھر میں کسی کو پتا چل کہ ایک لڑکا تم سے ملنا چاہتا ہے تو تم خود اچھے سے جانتی ہو کہ کیا ہو گا۔"

"میرے خیال سے وہ تم سے محبت کرتا ہے اسی لیے تم سے ملنا چاہتا ہے۔اس سے ایک دفعہ ملو اور بات کرو۔اس سے ساری بات کلئیر کرو کہ آخر وہ تم سے کیا چاہتا ہے۔وہ اگر اپنی بات کہے تو تم اپنا مدعا پیش کرنا۔میرے خیال سے جن باتوں کو تم سمجھ نہیں پا رہی ہو اس ملاقات کے بعد تم سمجھ جاؤ گی۔تم جو بھی کرنا چاہتی ہو تمہاری اپنی مرضی ہے۔میں تمہیں فورس نہیں کر رہی ہون کہ تم آریان سے ملو۔تم نے مجھ سے مشورہ مانگا اور میں نے تمہیں دے دیا ہے کہ تمہیں اس سے ملنے جانا چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

نمرہ کی باتوں نے اسے مزید الجھا دیا۔اس کا فیصلہ لینا مزید کٹھن ہو گیا۔

وہ کچھ دیر بعد اپنے گھر چلی گئی۔

****

زینب گراؤنڈ میں اکیلی بیٹھی سبق یاد کر رہی تھی۔آج نازنین نے چھٹی کی تھی اسی لیے وہ بہت زیادہ بور ہو رہی تھی۔کالج میں اس نے کسی اور کے ساتھ دوستی نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں ام ہانی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ زینب اس کو اپنے ساتھ بیٹھتے دیکھ لیا مگر اس نے نظر انداز کیا۔

"زینب آج نازنین نہیں آئی؟" ام ہانی نے بڑی خوش اخلاقی سے کہا۔

"نہیں" اس نے کتاب کے صفحات کو الٹتے ہوئے مصروف انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا وہ میں تمہیں یہ بتانے آئی تھی کہ آج کالج سے چھٹی کے بعد میں اپنی دوست کے گھر چلی جاؤ گی۔ تم آج اکیلے گھر چلی جانا۔ میں چھٹی کے فوراً

بعد اپنی دوست کے گھر جاؤ گی اس لیے اس وقت مجھے بتانے کا موقع نہیں ملے گا اس لیے میں نے اس وقت بتا دیا۔"

"اچھا!" زینب نے ساری گفتگو میں پہلی بار ام ہانی کو دیکھا۔اس کی سیاہ آنکھوں میں طنز صاف تھا اور لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ام ہانی گڑبڑا گئی۔

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔میں سچ کہہ رہی ہوں!"

www.novelsclubb.com

زینب اسی طرح مسکراتی رہی۔

"ام ہانی میں نے تو صرف اچھا کہاں ہے۔ تم مجھے صفائیاں کیوں پیش کرنے لگی ہو؟"

ام ہانی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"امی کو بتا دینا وہ بلاوجہ پریشان ہو گی" ام ہانی نے بے نیاز انداز اپنانے کی بھرپور کوشش کی۔ زینب نے اسے طنزیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔ ام ہانی اپنی دوستوں کے پاس واپس چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

زینب نے ایک نظر ام ہانی کو جاتے دیکھا اور پھر سر جھٹک کر دوبارہ اپنے کاموں میں مشغول ہو گئی۔ چھٹی ٹائم زینب جانے لگی تو اسے ام ہانی کہیں نظر نہیں آئی۔

وہ چپ چاپ گھر چلی گئی۔ گھر آ کر اس نے مریم کو ام ہانی کی بات بتائی تو وہ آگ بگولہ ہو گئی۔

"ایسے کیسے وہ بغیر اجازت کے جا سکتی ہے تم نے اسے روکا کیوں نہیں!" مریم نے آخر میں اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"چچی اس نے مجھے بس یہی کہا تھا کہ آپ کو اس کے جانے کا بتا دوں۔"

زینب نے کوئی جواب نہ بن سکا تو یہہ کہہ دیا۔ وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بند کر دیا۔ مریم کی ام ہانی کو ملامت کرتی آواز اسے دروازہ بند ہونے کے باوجود بآسانی سنائی دے رہی تھی۔

وہ بغیر یونیفارم چینج کیے اپنے بیڈ پر دھم سے لیٹ گئی۔ اس کو نیند آ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔ اس کے اندر اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ اٹھ کر کھانا کھا سکے۔ کچھ لمحات بعد وہ گہری نیند سو گئی تھی۔

دو گھنٹے بعد دروازہ کھٹکھٹانے پر اس کی آنکھ کھلی۔ کوئی اس کے دروازے کو بری طرح پیٹ رہا تھا جیسے اگر اس نے دروازہ نہ کھولا تو دروازہ ٹوٹ ہی جائے گا۔

اس نے آنکھیں رگڑی اور اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ ابھی اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ کسی نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔ اس کا سر دوسری جانب مڑ گیا اور چہرے کو بالوں نے چھپا لیا۔

اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا۔ گال پر اس کا ہاتھ ٹکا ہوا تھا اور سیاہ آنکھوں میں بے تحاشا حیرت سمائی ہوئی تھی۔

****

*

رات کے بارہ بج رہے تھے۔عالیہ کے کمرے میں روشنی نہ ہونے کے برابر تھی۔دیوار پر لگی گھڑی کی ٹک ٹک پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔ایسے میں عالیہ بیڈ پر چت لیٹی ہوئی تھی۔اس کی نظریں خلا کو گھور رہی تھی۔وہ اب تک فیصلہ نہیں لے پائی تھی کہ اسے کل جانا چاہیے یا نہیں۔اس کے کانوں میں بار بار نمرہ کی باتیں گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ اب جب تک تم سے نہیں ملے گا یونہی تم سے ملنے کے بہانے تلاش کرے گا"

عالیہ نے سیدھے ہاتھ کی کروٹ لی۔

"کل اس سے ملنے جاؤ اور دو ٹوک انداز میں اس سے بات کرو۔"

"میرے خیال سے وہ تم سے محبت کرتا ہے اسی لیے تم سے ملنا چاہتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے دوسری طرف کروٹ لی۔

"میں تمہیں فورس نہیں کر رہی ہو کہ تم آریان سے ملو۔ تم نے مجھ سے مشورہ مانگا اور میں نے تمہیں دے دیا ہے کہ تمہیں اس سے ملنے جانا چاہیے۔"

اس نے تکیہ اٹھا کر اپنے سر کے اوپر رکھ دیا۔

"پرسوں شام پانچ بجے میں آپ کا اسی ریستوران میں انتظار کروں گا جس ریستوران میں ہم پہلی دفعہ ملے تھے۔ آپ ادھر آجایئے گا اور اپنی امانت لے لیجیے گا۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ نے تکیہ نوچ کر خود سے دور پھینکا اور بیٹھ گئی۔اس نے اپنے بالوں پر انگلیاں پھیری اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا اور ایک نمبر پر میسج ٹائپ کرنے لگی۔اس نے میسج لکھ دیا اور سینڈ کے بٹن کی طرف انگلی بڑھانے لگی۔

کچھ ایسا تھا کہ اس کا دل اسے روک رہا تھا،اسے باز رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ایک لمحے کے لیے اس کا ہاتھ کانپے لیکن اس نے اپنے دل کی آواز کا گلا گھونٹ دیا اور میسج سینڈ کر دیا۔

اس نے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور خود کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کا موقع دیے بغیر آنکھیں بند کر لی۔وہ اس متعلق اب کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی۔

اس کے موبائل کی اسکرین روشن تھی اور ٹائپ کیا ہوا میسج دکھائی دے رہا تھا اگر غور سے دیکھو تو اس میسج میں یہ لکھا ہوا تھا۔

"آریان میرا کل انتظار کرنا میں تم سے ملنے آؤں گی"

گھڑی کی آواز پس منظر میں ابھی تک سنائی دے رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

****

صبح ویسی ہی تھی جیسی ہونی چاہیے تھی۔ جائی یانہ کچھ دن کی ناراضگی دکھا کر واپس نارمل ہو چکی تھی۔ وہ سب سے آرام سے بات کر رہی تھی۔

عالیہ کی سنہری آنکھیں سرخ تھی جو اس کی ساری رات جاگنے کی گواہی دے رہی تھی۔ وہ بے دلی سے نوالہ حلق سے اتار رہی تھی۔ عیسیٰ اور اشفاق ہمیشہ کی طرح کاروباری گفتگو میں مگن تھے۔ نوال اور عزاہ سب کو ناشتہ دے کر اب اپنا ناشتہ کھانے میں مگن تھیں۔ ناشتہ کے بعد جائی یانہ ڈائننگ ہال سے جانے لگی تو اچانک اسے ایک بات یاد آئی۔

"اماں آج ایکسٹرا کلاسز ہے تو دیر ہو جائے گی۔"

"اچھا، ٹھیک ہے" نوال نے اس کی بات سن کر سر اثبات میں ہلایا۔

جائی یانہ نے پورچ کی طرف قدم بڑھائے۔

یونیورسٹی آکر جائی یانہ کا سارا دن کلاسز لینے میں گزرا۔ان کے مڈٹرمز کچھ ہفتوں میں شروع ہونے والے تھے تھے اسی لیے اب پڑھائی کا بوجھ بڑھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی کلاسز تین بجے جا کر ختم ہوئی۔ ساڑھے تین بجے وہ یونیورسٹی سے نکل گئی۔ جائی یانہ کو یونیورسٹی چھوڑنے اشفاق آتے تھے اور گھر بس سے جاتی تھی۔ دوسری گاڑی عالیہ اور عزاہ کے زیر استعمال تھی۔ ویسے بھی جائی یانہ کو ڈرائیونگ نہیں آتی تھی۔

بس مین روڈ میں آتی تھی اسی لیے اسے مین روڈ تک پیدل چلنا ہوتا تھا۔

وہ یونیورسٹی کی روڈ سے پیدل جا رہی تھی کہ اسے کسی کے سسکنے کی آواز آئی۔ وہ رک گئی اس وقت مین روڈ دور تھا اور جس سڑک پر وہ کھڑی تھی وہاں دور دور تک کوئی انسان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ارد گرد درخت لگے ہوئے تھے۔

اس کی اپنے بیگ پر گرفت مضبوط ہو گئی۔اس نے ان آواز کو اپنا وہم کو سمجھا اور آگے جانے لگی۔ایک اور دفعہ سسکنے کی آواز آئی۔اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا اور تقریباً بھاگنے لگی۔

"ممممم۔۔۔۔۔۔ مممدد۔۔۔۔۔۔ ککککر۔۔۔رررووو" وہ جو کوئی بھی تھا اس کی آواز میں اتنی ازیت اور تکلیف تھی کہ جائی یانہ نہ چاہتے ہوئے بھی رک گئی۔آواز مردانہ تھی۔اس نے اب اپنے ارد گرد اچھے سے جائزہ لیا۔

اسے کوئی بھی دکھائی نہ دیا۔ایک دم سے دوبارہ سسکنے کی آواز سنائی دی۔جائی یانہ نے اس جانب رخ کیا جہاں سے آواز آئی تھی۔اس کے سامنے برگد کا درخت اپنی شاخیں پھیلائے کھڑا تھا۔آواز اس کے پیچھے سے آرہی تھی۔

اس نے آہستہ آہستہ قدم آگے بڑھائے۔جب فاصلہ بس چند قدم کا رہ گیا تو ایک دم سے اسے خوف نے جکڑ لیا۔

"اگر میں کسی مسئلہ میں پھنس گئی تو؟ پتہ نہیں وہ کون ہے اور اس کے ساتھ کیا ہوا؟ اس کی مدد کہیں میرے گلے نہ پڑ جائے؟"

لمحے بھر کو اس کا ارادہ کمزور ہوا تھا کہ سڑک پر دوبارہ کراہنے کی آواز ابھری۔اس کی آواز میں اتنا درد تھا کہ جائی یا نہ کو اپنی سوچ پر شرمندگی ہوئی۔وہ کسی انسان کو اس طرح چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی۔اس نے ہمت کی اور چند قدم کا یہ فاصلہ عبور کیا۔

درخت کے پیچھے کا منظر دیکھ کر اس کی بھوری آنکھیں خوف اور حیرانگی سے پھیل گئی۔

****

*

www.novelsclubb.com

عالیہ نے گھڑی پر دیکھا ساڑھے چار بج چکے تھے۔وہ جانے کے لیے تیار تھی۔اس نے ایک سادہ پیلے رنگ کا جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا۔اس کا چہرہ میک

اپ سے عاری تھا۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ آریان سمجھے کہ وہ اس کے لیے تیار ہو کر آئی ہے۔اس نے بھورے رنگ کے پرس میں اس نے اپنا موبائل ڈالا۔

اس کو جاتے ہوئے خیال آیا کہ وہ اپنے ساتھ نمرہ کو لے جائے لیکن پھر خود ہی اپنے خیال کو جھٹک دیا۔وہ بس ایک شخص سے مختصر سی ملاقات کے لیے جا رہی تھی جنگ لڑنے نہیں کہ ہر کسی کو ساتھ لے جاتی۔

وہ اپنا پرس لیے نیچے اترنے لگی کہ اسے سیڑھیوں کی دائیں جانب نوال اور عزاہ بات کرتی دکھائی دی۔

www.novelsclubb.com

"اماں میں نے جائی یانہ کو کال کی ہے۔وہ کال اٹینڈ نہیں کر رہی ہے۔"

"یہ لڑکی ابھی تک کیوں نہیں آئی ہے۔اسے اتنی دیر تو کبھی بھی نہیں ہوئی۔"

"اس کی ایکسٹرا کلاس ہے،اماں۔اس لیے دیر ہو گئی ہو گی۔ویسے بھی ابھی وہ پڑھ رہی ہو گی اور پڑھتے وقت آپ ہی کہتی ہے کہ وہ اپنے آس پاس کے جہان سے بلکل بے خبر ہو جاتی ہے۔ہم چھ بجے تک انتظار کر لیتے ہے۔اگر وہ چھ بجے نہ آئی تو میں بابا کو کال کر دوں گی۔"

عزاہ کی بات سن کر نوال نیم راضی ہو گئی لیکن ان کی بے چینی ابھی تک ختم نہیں ہوئی۔عالیہ باہر جانے کے لیے دروازہ کھولنے لگی تو نوال نے پوچھا۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"کام سے جا رہی ہوں۔"

"جلدی آ جانا۔"

www.novelsclubb.com

نوال جائی یانہ کی وجہ سے پریشان تھی اسی لیے دھیان نہ دے پائی۔ عالیہ نے سع اثبات میں ہلایا اور چلی گئی۔

****

سوا پانچ بجے عالیہ کی گاڑی ریستوران کے سامنے کھڑی تھی۔اس نے سارے راستے گاڑی آہستہ چلائی تھی۔اس نے دل ہی دل میں دعائیں کی تھی کہ کسی طرح آریان نہ آئے لیکن ریستوران میں داخل ہوتے ہی اس کی پہلی نظر آریان پر پڑی۔اس نے ٹو پیس سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔بالوں کو جیل سے ٹکائے وہ ہمیشہ کی طرح وجیہہ لگ رہا تھا۔وہ کرسی پر بیٹھا پانی کے گلاس پر انگلی پھیر رہا تھا۔میز پر ایک طرف ایک بوکے بھی رکھا ہوا تھا۔

اس نے گہرا سانس لے کر خود کو کمپوز کیا اور اس کی طرف قدم بڑھائے۔اپنی طرف کسی کو آتا دیکھ کر آریان نے سر اٹھایا اور عالیہ کو دیکھ کر اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔آریان اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔عالیہ بھی بلکل اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔دونوں کی آنکھیں ایک پل کے لیے ٹکرائی۔

****

**

(باقی آئیندہ)

www.novelsclubb.com